ترجمہ اسد الغابہ

یہ وہی مقدس کتاب ہی جسمین (۷۵۰۰) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے حالات ہین اردو زبان مین آجتک کوئی کتاب ایسی نہ تھی جسمین تمام صحابہ کا تذکرہ ہو خدا کا شکر ہی کہ النجم نے اس کمی کو پورا کر دیا تین جلدین اس کتاب کی تیار ہین شائقین جلد طلب کرین ورنہ اس کتاب کا دوبارہ چھپنا دشوار ہی پہلی جلد جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات اور نہایت جامع تذکرہ کے بعد (۲۶۴) صحابہ کا تذکرہ ہی قیمت عہ دوسری جلد جسمین (۲۶۶۳) صحابہ کا تذکرہ ہی قیمت عہ تیسری جلد جسمین (۲۵۰۸) صحابہ کا تذکرہ ہی قیمت عہ

ترجمہ تاریخ طبری

عربی کی یہ قدیم و مستند تاریخ اتبک اردو مین نہ تھی اسکے ترجمہ کا تو کبھی خیال بھی نہ آتا تھا النجم کی برکت سے اس نایاب کتاب کا ترجمہ شروع ہو گیا حق یہ ہی کہ تاریخی معلومات کا صحیح ذریعہ اس سے بہتر نہین ہو سکتا پہلی جلد کامل موجود ہی جسمین ابتدائے آفرینش سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے حالات ہین قیمت سے

اس مختصر اور جامع رسالہ مین منطق کے اہم اور ضروری مسائل سلیس اردو زبان مین اس خوبی سے درج ہین کہ اسمین چند دن کی محنت سالہا سال کی تضیع اوقات سے بچا سکتی ہی پھر نہ کبری کی ضرورت رہتی ہی نہ میزان منطق قال اقول تہذیب شرح تہذیب وغیرہ کی پھر یہ خاص جدت ہی کہ اکثر مثالین فقہ اور کلام کے مسائل سے دیگئی ہین قیمت ۳ر

الفلسفہ

اس رسالہ مین قدیم یونانی فلاسفہ کے خیالات انکے فلسفہ کے مسائل مصطلحات انکی تعریفین صاف اردو مین بیان کی گئی ہین ابتدائی فلسفہ پڑھنے والون کیلئے یہ کتاب بہت مفید ہی عربی سے ناواقف حضرات اگر فلسفہ قدیم سے واقف ہونا چاہین تو اس سے بہتر دوسرا ذریعہ نہین ہو سکتا قیمت ۳ر

فارسی زبان مین ایک ولایتی بزرگ کا قدیم رسالہ ہی ذکر بالجہر کی تائید کی ہی اور عقلی و نقلی دلائل سے اس کا حسن ثابت کیا ہی اہل ذوق کے لئے اچھی چیز ہے قیمت ۴ر

یہ وہ نایاب مضامین ہین جو النجم کے ساتھ شائع ہوئے ان مضامین کا لطف بغیر دیکھے معلوم نہین ہو سکتا صاف اور سلیس دلچسپ اردو عبارت مین علمی تحقیقات اور فن حدیث کے معرکۃ الآرا مسائل شیعون کے امام مولوی حامد حسین کے کتاب استقصا کی عجیب و غریب لطیفے شیعون کے عقاید کی تنقید غرض جو بحث ہی وہ عجیب لطیف اور دلچسپ قیمت بارہ آنہ ۱۲ر شیعون سے اور طلبہ سے ۸ر

ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ

الحمد للہ کہ تحفہ اثنا عشریہ کا ترجمہ سلیس اردو مین چھپ گیا تحفہ اثنا عشریہ کے نام سے کون واقف نہین ہے یہ کون نہین جانتا کہ شیعہ سنی کے مناظرہ مین ایسی دلچسپ و بے نظیر کتاب آجتک نہین لکھی گئی یہ کون نہین جانتا کہ تحفہ اثنا عشریہ مین شیعہ مذہب کے تمام اصول و فروع کو ایسے محققانہ دلائل سے باطل کیا ہی کہ کسی شیعہ کو سر اٹھانے کی ہمت نہین باقی رہی۔ تمام شیعون نے اپنی متفقہ کوشش اسکے جواب لکھنے مین ختم کر دی مگر کچھ نہو سکا جس کتاب کے مصنف حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ ہون اسکی حسن و خوبی کا کیا پوچھنا۔ حق یہ ہی کہ اس کتاب کے دیکھنے سے آدمی ایک متبحر مناظر بن سکتا ہی اور شیعہ مذہب کی اصل حقیقت معلوم کرنے کے لئے دوسری کتاب کا محتاج نہین ہو سکتا نام اس ترجمہ کا ہدیہ مجیدیہ ہی حجم (۸۱۲) صفحہ لکھائی چھپائی۔ کاغذ قابل دید ہی باوجود اسکے قیمت صرف عہ علاوہ محصولڈاک

یہ سب کتابین النجم سے طلب کرو شہر لکھنؤ محلہ قاق المطابع جناب مولوی محمد عبد الشکور صاحب مدیر النجم

ایک مفید اور ضروری مشورہ

غالباً اِس کو تمام مسلمان خوب اچھی طرح جانتے ہین کہ نجات آخرت اور خوشنودی حضرت رب العزت اتباع شریعت پر موقوف ہی جو شخص اتباع شریعت سے محروم ہی رضامندی آلٰہی اسکے حق مین معدوم ہی یہ بھی ظاہر ہی کہ اتباع شریعت بغیر علم کے ممکن نہین لہذا تمام مسلمانون کو چاہیئے کہ علوم دینیہ کے حاصل کرنے اور انکے رواج دینے مین دل وجان سے کوشش کرین اور اسکو بڑی خدمت دین کی سمجھین۔ خدا کا شکر ہی کہ ہمارے علماے دین نے بہت سی کتابین علوم دینیہ کی اُردو زبان مین تصنیف کردی ہین جس سے اردوخوان صاحبون کیلئے بھی مسائل دینیہ کا معلوم کرنا بہت آسان ہوگیا۔ اِسوقت خاصکر مین آپ حضرات کی توجہ ایک دینی مذہبی علمی اخبار کیطرف مبذول کرنا چاہتا ہون جسکا نام نامی النجم ہی۔ یہ اخبار مہینہ مین چار بار یعنی ہر ہجری مہینہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ کو شہر لکھنؤ مین عمدۃ المطابع سے شائع ہوتا ہی عالیجناب مولوی محمد عبد الشکور صاحب اسکے ایڈیٹر ہین اِس اخبار کے ساتھ علاوہ صفحات اخبار کے ۸ صفحہ ترجمہ اسد الغابہ کے بھی شائع ہوتے ہین جسمین (۷۵۰۰) صحابہ کے حالات ہین مقصد اصلی اِس اخبار کا اشاعت اسلام وحمایت مسلمین اور علوم دینیہ کی تعلیم و ترویج ہی سالانہ چندہ معہ محصولڈاک للعہ اگر آپ اس اخبار کو طلب کرین تو ہر ہفتہ گھر بیٹھے ایک دینی معلم آپ کے پاس پہونچا کریگا جس سے آپ کو دینی مسائل اخلاقی وعلمی مضامین مخالفین اسلام کے حملون کا جواب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات اِس آسانی سے معلوم ہوتے رہینگے کہ دوسرا ذریعہ اِس سے بہتر ہو نہین سکتا علاوہ اسکے چند اور نہایت مفید وضروری کتابین بھی دفتر النجم مین موجود ہین فہرست درج ذیل ہے

مفید اور ضروری کتابون کی فہرست

یہ وہی فقہی مقدس رسالہ ہی جو سات برس سے ماہوار شایع ہو رہا ہی جسمین حنفی فقہ کی مستند کتابون سے مفتی بہ مسائل منتخب کرکے لکھے جاتے ہین تعریف کی اب بالکل ضرورت نہین تمام ملک نے اسبات اتفاق کرلیا ہی کہ فقہی مسائل کی تعلیم کے لیئے اس سے بہتر آجتک کوئی کتاب اردو زبان مین شایع نہین ہوئی۔ چھ جلد مین اس رسالہ کی اسوقت تیار موجود ہین جلد اول طہارت کا بیان قیمت ۸/ جلد دوم نماز کا بیان عہ/ جلد سوم روزہ کا بیان ۸/ جلد چہارم زکوۃ وعشر کا بیان قیمت ۸/ جلد پنجم حج وزیارت کا بیان ۸/ جلد ششم نکاح کا بیان قیمت ۸/

چھُپا ہی بھید حق تجھمین تنا مین کیا کرون تیری
نبۓ احمد کی تم صورت سنو لیا آرزو دارم

حمید اتنی عرض تم سے کرے سنئے ولی مینا
کرو رحمت کی تم مجھپر نجریا آرزو دارم

ٹھمری

سیان مکھ سے چادر اُٹھیو کہ ناہین
اتنی عرض موری تم سے ہی بالم
کلپت ہون دن رین درش بن
تھری دہریا پہ مکت ہے موہن
حمید کی آس ہی ہر کے موہن سے

وہ مد بھری انکھیان دکھیو کہ ناہین
گردا سے اپنے لگیہو کہ ناہین
سُپنے مین جھلک دکھیو کہ ناہین
سبز امند روا دکھیو کہ ناہین
مدینے مین اپنے بُلھیو کہ ناہین

ایضاً

مورے جیرا کو ہر دم آس رہت ہے شاہد تھرے آون کو
مورے نینن کا بس عید یہی ہے شاہد تھرے پاؤن کو
مورے سگرے تن مان بروگ بھیو اب بن دنا نہین بھاون کو
نت اوٹھ دکھیا یہ حمید جپت ہے شاہد تھرے ناون کو

رُباعی

محبوب کے محبوب کا ہوتا ہی اب بیان
شیخ عبد القادر محبوب سُبحانی یہان
آپکی مدحت کیا کرتے تھے ہر دم انبیا
ہذا قدمی شان مین آیا ہی اونکی بیگیان
ہوئینگے سرشار دل کل مومنون کے سبر
ہے حمید اب رحمت محبوب سبحانی یہان

تمام شد

پاؤن اپنے پیا کو مین اوری سکھی
پیا آوت ناہین ہو دیر بھئی

گرے ڈال کے بھیان لپٹ جاؤنگی
موری سونی سیجر یا ہو ڈر جاؤنگی

شاہداب تو حمید کی اٹیس یہی
تورے نام سے ایکدن ترجاؤنگی

غزل

بطحی کے بسیّا من موہن اک آن ادھر بھی آجانا
کرتارن ہاتھ لے مورے پیا یہ نگری سونی بساجانا
تو ہے راج ملا کل راجن کا سردار بنا دو عالم کا
کچھ دیر نہ کیجیے اسمین شہا موری بگڑی بات بناجانا
مین اچرج سپنا دیکھت تھی نندلال کی چوکھٹ چومت تھی
گئی نیند اچٹ ایسے سُکھ مان دُکھ آن کے میرا مٹاجانا
نہین بھولت ہے موہے تھری جھلک سُن کالی کملیا والے پیا
توحید کا جامہ سراپا بنا موہے کلمہ اپنا پڑھاجانا
جو ہند سے عرب کو جاوت ہین وہی درشن تھرا پاوت ہین
لگی آس حمید کی تم سے پیارے مدین مین آناجانا

غزل

توچل ای شوق دل بینا گریا آرزو دارم
مزار پاک پر جاؤن مراد یہ دل کی مین پاؤن
پری جن و ملک تیرے ولی آئے زیارت کو

مین جھاڑون اپنی پلکون سے گریا آرزو دارم
چڑھاؤن اونکی تربت پر چدریا آرزو دارم
مین دیکھون نین بھر پیاری صورتیا آرزو دارم

توری چتون عجب ہے نرالی سُن بانکی پگڑیا والے
سُن کاری کمریا والے مورے برج کے راج دُولارے
توری بنسی بجے متوارے جیا کیسے حمید اسنبھالے

بھجن

ہر بن کوئی نہین ہمرا سنگھاتی
آس نہین کچھ سانس کی جانو
جب یہ تن سے پران نکس گئے
مات پتا تورے لوگ کٹم سب

ہر ہی کا بھج من یہی سدہ باتی
جات نپٹ جیسے دنیا کی باتی
یہو چولا سب تھروہے مائی
یکھو نہ جیھین جیا یہ تورے ساتھی

رین دنا یہ حمید رٹت ہی
مرت کی بیرا بیر بھو کیو ہو نجاتی

غزل

تھارو دھوم مچی ہی احمد تھرا نام جپے سنسارا
تھری نبی صورتیا پیاری تھری نینون بجے متوارا
پل جھین مین اکاس گیو ہی یک چھن مین معراج ابھیو
وہ بھید نہین کوئی ابتک پایو جو رب نے تمکو بتلایو

پیارو دیس ہی مدینہ جہان امت کو نستارا
تھارو نام ہے محمدؐ تھرے چمکے نوری ستارا
حور و ملک کہت ہین آئیو نبیون کا من پیارا
انی انا کی پگیا دھرایو سب کے ہو سرد ارا

تم سے عرض حمید کرت ہی سیس دھری کر جورے
نکیرین سے ہمین بچایو رب کے ہو دلدارا

ٹھمری

تورے پریم کی بتیان جو سُن پاؤنگی

تورے نس دن سجنا مین بل جاؤنگی

آج ہولی مین کھیلونگی ہر کے سنگن
ہر مورے گھر آوین رنگ لیون چھین
دو دو گلے ڈار بہیان اور جور کنگن
تن من دہن رنگجائے انگن

صبغۃ اللہ سے رنگ رنگو شاہد
رنگیا حمید کی رب کے رنگن

ٹھمری

مورے نینن بیچ اندھیر بھیو نہین سوجھ پڑت دن اور رتیان
مورے ہرنے بیچ مان ہوک اوٹھت جب یاد کرت تمھری بتیان
تورے ایسے لچھن جتھے منموہن مورا سگرا بروگ بھیو تن من
اب نیند نہین آوت پل چھن کہو کیسے جیونگی مین سیان
تم دیو درس ہم کا بالم بھکسیار حمید کی ہے تم سے رٹن
کرتار دولارے شیام پیا اب لیو پکڑ ہمری بھیان

غزل معرفت

لیلائے عشق مجنون کیسا نباہ رہا ہے
خود آپ بن کے لیلا جلوہ دکھا رہا ہے
درپردہ عاشقی مین سہتے ہین دیکھو کیا کیا
صدمہ تمھارا پیارے تن من جلا رہا ہے
خار فراق ایسا دل پر چبھا ہے میرے
رگ رگ کے کوئی جیسے نشتر لگا رہا ہے
یہ قول نحن اقرب تیرا ہی قول پیارے
پھر کیون جہان مین مجھکو در در پھرا رہا ہے
بس عشق معرفت کا کھل جائے اسپہ پیارے
موتو عمل ہوا وسکا جو رب سنا رہا ہے
رسوا ہوا ن عاشقو نین ملنے کی ہے تمنا
اے باوفا تو ہم سے منہ کیون چھپا رہا ہے
مشتاق حمید ہتا دیدار کا تمھارے
شب روز آہ و نالے یہ دل لگا رہا ہے

ٹھمری

خواجہ کی پھلواری ہند مان پھولی پھول رہے گلزار
مہک بسی چودیسوا مان اُن کی اندر سبھئے سرشار
رنگ رنگے پیر عثمان رنگیلا اجمیری بنرے کو آج
دھوم مچی سب عرش برین پر حور و ملک ہین نثار
پیر رنگے تو رنگ جاے تن من جان و جگروا ہمار
حمید رنگے شاہد تمرے رنگن مان چونر نئی گلنار

ایضاً

خواجہ کھولو کوڑیا رس بوند گرے
تن مورا بوڑا پیا جیا گھبرانا

موری نہ بھیجی چنرا و ر د برا گھرے
کٹھن الیسو برکھا نہ کہو گھرے

کانپے حمید سہے تھرے ڈوروا
میکا لگا وُ سیان چھتیان گرے

ایضاً

توری سبد سُنی جب سے بالم نہین نینن نیند سہاوت ہے
بن کنتھ کے میکا ای سجنی نہین آنگن بہتیر بھاوت سہے
موری آس مراد لگی اون سے گئے کنتھ بچھڑ مجھ برہن سے
تن جوگ رمائے بھبھوت ملے جوگن متھری کہلاوت ہے
مہراج دیا کیجیو مجھپر دھری پاپ کی گٹھری موڑے پر
پیا شاہد پکڑو حمید کی بانہہ نہین جنم اکارت جاوت ہے

رتبے مین نہین کوئی نبی اُن سا ہوا ہے | نبیون مین نبی ہین مرے یکتاے محمدؐ

دارین کے مقصد ترے بر آئین حمید
اگر لطف و کرم اپنا وہ فرمائے محمدؐ

ایضاً

محبوب ہو خدا کے دونون جہانمین شاہ | مخدوم ہو ہمارے دونون جہانمین شاہ
عارف تھے عارفون مین مثل منیر روشن | وہ نور پر ضیا تھے دونون جہانمین شاہ
معمور تھا وہ سینہ اسرار احمدی سے | انوار سرمدی تھے دونون جہانمین شاہ
رمز خفی جلی سے واقف تھے پیر و مرشد | اسرار شان حق تھے دونون جہانمین شاہ

ہے جان نثار تیرا خادم حمید دل سے
تم پیشوا ہو میرے دونون جہانمین شاہ

ایضاً

عاشق خدا کے پڑھتے ہین ہردم نماز کو | دل سے عزیز رکھتے ہین ہردم نماز کو
افسوس ہے جو لوگ نہین پڑھتے ہین نماز | سب پڑھتے نبی آئے ہین برحق نماز کو
ہر چند ظلم کرتے تھے اعدا حسینؑ پر | پر یاد حق مین تھے نہین چھوڑا نماز کو
کیا خوب پڑھی نماز حسین ابن علی نے | گھوڑے سے ہوئے خم تو ادا کی نماز کو
غفلت مین عمر کھوتے ہو ای غافلو سُنو | محشر مین رب تو پوچھیگا پہلے نماز کو
آخر پھر آگ تمکو جلائے گی سر بسر | اور یون کہیگی تم نے کیون چھوڑا نماز کو
ڈرتے رہو خدا کے غضب سے ای مومنو | ہر وقت پر ادا کرو دل سے نماز کو

ہے التجا حمید کی یارب مرے رحیم | وقت نزع تو رکھ مرے لب پر نماز کو

غضب کی چلبلی چتون نگاہ یار ہوتی ہے
نظر ملتے ہی دل مین عاشقون کے پار ہوتی ہے

کیا بسمل ہزارون کو تمھاری تیغ ابرو نے
غضب معشوق کی چتون مین ترچھی ادا ہوتی ہے

ہزارون دل ہوے بیمار ایجان تیری الفت مین
طبیبون کی دوا انکے لیے بیکار ہوتی ہے

مریض عشق کا نسخہ تو محبوبون سے ملتا ہے
دوا ان کے لیے یارو نگاہ یار ہوتی ہے

یہ پہونچا فیض مرشد کا حمید اللہ کے سینے مین
رگ و تن گوشت مین ہوے تری جھنکار ہوتی ہے

ایضاً

ہمارے دل کا نہ وہ مدعا کبھی سمجھے
شب فراق کے صدمہ کو دل لگی سمجھے

نہ آکے پھر عیادت نہ حال دل پوچھا
مریض ہجر کی حالت کو دل لگی سمجھے

شب فراق کے صدمے اٹھاکے دھیان آیا
دل انسے پہلے لگانیکو دل لگی سمجھے

ہمارے مرنیکی قاصد گیا جو لیکے خبر
انھین یقین نہ آیا وہ دل لگی سمجھے

سوال وصل کیا ہمنے جب بصد منت
تو ہنسکے بولے وہ خوب آپ دل لگی سمجھے

ہوا یہ اور بھی صدمہ کہ دلکو پہلو سے
نکالا دل کو مری کیا وہ دل لگی سمجھے

حمید مٹ گیا اس بے وفا کی الفت مین
کسی سے دل کے لگانیکو دل لگی سمجھے

ایضاً

ہون روز ازل سے تو مین شیدائے محمدؐ
بس مجھکو رخ پاک وہ دکھلائے محمدؐ

قرآن مین صفت آئی تری زلف دوتا کی
واللیل مین رب کیون نہ قسم کھائے محمدؐ

والشمس سے ضحے اشان ہین محبوب خدا کی
ہین شمس و قمر گرد فدا پائے محمدؐ

غزلہای چند نتیجہ طبع عالی جناب حمید اللہ شاہ صاحب

خلیفہ اجل حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دنیا سے حب احمد مختار لیچلے
محشر مین مصطفے کو مددگار لیچلے

سب تو طواف کعبہ سے ہوتے ہین فیضیاب
ہم بدنصیب حسرت دیدار لیچلے

برگشتہ و آوارہ گناہو مین سراسر
ہم نامۂ اعمال یہ ناچار لیچلے

بیٹھا رہونمین ہند مین کبتک کہ اے جناب
ہے آرزو مدینے کی سرکار لیچلے

اب ہجر مین احمد کے نہین نیند ہی ذرا
آنکھو نمین تیرے عشق کا خمار لیچلے

بخشش کی شرم تجکو ہی اے میرے پیشوا
ہم نامہ گناہون کا گنہگار لیچلے

کسکو پکارون کون سوا تیرے ہی مرا
فرمان تیرا اسے سید ابرار لیچلے

ڈرتے نہین ہین قبر کی دہشت سے ہم ذرا
تیرے جو نام پاک کی تلوار لیچلے

منکر نکیر کچھ نہین کر سکتے ہین مرا
اللہ کے نبی کو مددگار لیچلے

زردار تو لٹائینگے زر مال و زر حضور
ہم کلمہ تیرا احمد مختار لیچلے

زاہد و عابد کو بھروسا ہی زہد کا
ہم الف لام میم کی للکار لیچلے

دوزخ سے ہی نہ خوف نہ جنت کی آرزو
نظارہ دیدہ بازی کا سرکار لیچلے

ہو عاشقون کا ساتھ بھی روز جزا وہان
ہم غمزدہ ہین اپنا دل زار لیچلے

یہ مدعا حمید کا بر لا مہے خدا
طیبہ کی زیارت کو مجھے یار لیچلے

ایضا

دیکھکر انوار اوسکے ذی سیر
جب پڑھین اخلاص کو باصدق دل
یعنی ہستی نیست کرتے ہین عزیز
کیا لکھا ہو دیکھہ تو ای بے نصیب
چونکہ با تکبیر ہا مقرون شوند
تا منی سازی زخون دل وضو
جسکی ہستی نیست ہو پیش خدا
خوب پہچانا خدا کو اے بشر
ای کہ ترک تن بود اصل نماز
می نیرزد آن نماز او دو جو
صاحب ایمان ہمان باشد ہمان
پس ترا باید کنی ہر دم سجود
ہر سری کو سجدۂ سبحان نکرد

سوختہ ہوتے ہین عاشق سر بسر
نور وحدت سے وہین جلتے ہین ہل
ماسوا حق کے نہین رکھتے تمیز
مولوی نے جو کہ دین کا ہو طبیب
ہمچو قربان از جہان بیرون شوند
کی نماز عاشقان آید ز تو
اوسکو کہتے ہین ملائک مرحبا
ماسوا حق کے گیا سب سے گذر
ترک خویش و ترک فرزندان و آز
آنکہ با اغیار دارد دل گرو
کو نباشد غافل از وی یکزمان
عارف از وی یکزمان غافل نبود
حق مر او را حاجت ایمان نکرد

تمت

الحمد للہ تعالی والصلوۃ والسلام علی رسولہ ذی المناقب العلی کہ کلیات حضرت شاہ علیہ الرحمۃ بانجام رسید

کیا ہوا اگر پڑھ لیے حرف کتاب / بے وسیلے کے نہو تو کامیاب

جسکا ظاہر ہو مگر باطن نہ ہو / رہزن باطن ہے وہ ای نیکخو

یعنے فرماتے ہین مولانائے روم / مثنوی مین دیکھ لے یہ ہے عموم

علم رسمی رہزن ہر سالک ست / این عقیدہ حنبل و ہم مالک ست

ہر کہ او در بند قال وقیل شد / ہمچو فرعون غرق اندر نیل شد

لوح دل از فضلۂ شیطان شوی / ای مدرس درس عشق ہم بگوی

چند چند از حکمت یومانیان / حکمت ایمانیان را ہم بخوان

دل منور کن بانوار جلی / چند باشی کاسہ لیس بو علی

علم باطن خاص ہے علم خدا / غیر کی شرکت نہین اسمین ذرا

یہ ہے بس تعلیم حق ای بے خبر / مولوی کے قول پر کر تو نظر

این ہمہ علمی ز تعلیم حق ست / نی ز جد وجہد نی از بق بق ست

علم حق وہ ہے کرے حق پر فدا / ماسوا حق کے کرے سب کو فنا

علم جسکو ہے یہ حاصل ای جوان / یعنی مومن خاص ہو وہ بیگمان

دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باخدا / مولوی معنوی با صفا

صاحب ایمان ہمان باشد ہمان / کو نباشد غافل از وی یکزمان

نماز عاشقان

دیکھ تو اونکی نماز ای ذی سیر / حق سے واصل غیر سے ہین بیخبر

جب کرین تکبیر ادا وہ تمام / نور وحدت دیکھ لین ای نیکنام

بعد اسکے جب پڑھین ام الکتاب / جلوہ گر ہو معرفت کا آفتاب

پوس و ماہ کے کٹھن ہین جاڑے
ماہ گئے جب پھاگن آئے
لاگے چیت جب پھاگن گذرے
چیت گئے بیساکھ جب آئے

اپنے پیا سنگہ سوون لاگے
پریم کی ہوری جراون لاگے
مرے جیا سب چیتن لاگے
دُکھ سُکھ اپنا سوچن لاگے

جیٹھ مہینہ جب آیا شاہد
پپیہا پیو پیو بولن لاگے

الحمد للہ کہ دیوان شریف تمام ہوگیا دیوان کے آخر مین حضرت سے اور کلام بھی ہین جنمین سے
دو ایک نظمین مناسب حال و مفید وقت بیان کی جاتی ہین۔

حدیث شریف عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِعَائَیْنِ فَاَمَّا اَحَدُھُمَا فَبَثَثْتُہٗ فِیْکُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُہٗ قُطِعَ ھٰذَا الْحُلْقُوْمُ یَعْنِیْ مَجْرَی الطَّعَامِ رواہ البخاری بروایت بخاری بو ہریرہ فرماتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو یادگار یاد کیے ہین ایک تو تم مین پھیلا دیا ہے اور دوسری گو اگر تم مین منتشر کرون تو نرخرا پھٹ جاوے مثنوی

جو ہریرہ کی روایت دیکھہ تو
پائے مین نے علم دو حضرت سے یار
یعنے وہ ہے علم ظاہر سر بسر
دوسرے کا گر کرون کچھ بیان
یعنی وہ ہے علم خاصان خدا

دیکھ کر خاموش ہوا ی زشت خو
ایک انمین سے کرون مین آشکار
جو ہدایت تمکو کرتا ہون پسر
نرخرا اکا ٹو مرا تم ای جوان
فہم مین کب غیر کے ہوا ی فتا

کہت شاہد سُنو مورے بھائی
ہر ہر گھٹ ما آپ سمانا

الیضًا

نام اللہ کا دل مین دھرکے
یہ دنیا ہیگی دھوکے کی
من مٹکا جا کو دیدہا ہین
بن ما ایکدن بسنا ہوی ہے
کوئی نہ رہا کوئی نہ رہیہے
کرنا ہو سو کر لو لوگو

من سے من نو بہلاؤ جی
ہر سے دہیان لگاؤ جی
کبھون نہ ہر کا پاؤ جی
بھلا کون رہے بتلاؤ جی
بھلا کون رہے بتلاؤ جی
پھر آخر وان مرماؤ جی

کہت شاہد اپنے پیا سون
موہے ایک جھلک د کھلاؤ جی

بارہ ماسہ

جات اساڑہ تب ساون لاگے
تال تلیان بھر گئین ندیان
چو اورسے آئے بادر کارے
جاتے ہی ساون بھادون آئے
آئے کنوار جب بھادون گرجے
جات کنوار جب کاتک آئے
کاتک بعد جب اگہن آئے

جھر جھر بوندین برسن لاگے
گھر گھر مینڈہک بولن لاگے
چمکت بجلی ---- گرجن لاگے
بالم ہمرے جھولن لاگے
ہری بھری رنگ دیکھن لاگے
مدھوا پی پی جھومن لاگے
پیا بن جیرا تڑپن لاگے

چمن مین بلبل پڑھین یہ گل پر — سہے نور محمد صلے اللہ
بالی بورو رنگ اللہ جی لائے — بسنت مین کھیلے رسول اللہ
حسن حسین رض علی جی بھی کھیلے — عالم مین کھیلے ولی اللہ

مدینہ مین شاہد رنگ ریچو ہے
سہے روضہ بسنتی رسول اللہ

بھجن

اب ہم جانا اپنے موہن کو — ہر ہر رنگ ماروپ سمانا
جات گذر ہج جیسے اچ سون — ہر ہر گھٹ باھسم پہچانا
جب لگ دبدہا من کے بنہ چھے — ہر ملنے کا کون ٹھکانا
سبھی جپت ہین نام رام کا — بن گرو کوئی ہو بھید نجانا

کہت شاہد اپنے پیا سون
احد احمد کا ایک ہی مانا

ایضاً

جات بجریا سودارے کرے — نا ہین تو جات ہر سوت بکانا
تن کارے تانا من کارے بانا — تار ہے آنا رہے جانا
پائی جگت مین کیسے پھیلائی — تار ہی تار ہے نور دکھانا
رنگ لے سوت کو یکہی رنگ مانا — نا ہین تو جی سہے اکارت تانا
پورا تھان نہو مورے بھائی — واکو ادھر مین چھوڑ نجانا
آپ ہی توڑے آپہی جوڑے — آپ ہی آپ کرت بہانا

نہین بھائے بسنت موہے بن بالم ۔ رہت نظام الدین گنجشکر ما

کہت شاہد اپنے پیا سون
کھیلین بسنت مل چشت نگر ما

ایضا

آج بسنت ہے مینا نگریا ۔ رنگ دے بسنتی موری چنریا
انبہ بورے ٹیسو بھی پھولے ۔ پھول رہی ہے چشت نگریا
کوئل کوکے مور ہے بن ما ۔ من ماہے بولے یار سنولیا
شیخ سارنگ کا رنگ رچو ہے ۔ کردے بسنتی ہمری پگریا

کہت ہے شاہد اپنے پیاسون
دکھلا دے ہمکا ایک نجریا

ایضا

بسنت باری جبرئیل لائے ہین احمد جیو دوار ۔ صبغۃ اللہ سے بھر پچکاری کھیلین نبی مختار
لا الٰہ کا رنگ ہو ہے الا اللہ کی دار ۔ بھر بھر مار رنگ چھڑکن لاگے تن من دیو رنگ ڈار
چار و یار مل خوب رنگ کھیلے ہے سب شمار ۔ رنگ نبی کا علی جی نے پایو رنگ دیو کرتار
ایسا حسن کو ہرا رنگ بھایا کین ہو جان نثار ۔ حسین سرخ کے رنگ ما کھیلے جانت ہو سنسار

غوث و قطب سب ولی بھی کھیلے دیکھت جو بن آئے
اب تو بسنت تم کھیل لو شاہد نہین ہو جات بہائے

ایضا

کھیلون بسنت سنگ کے بسم اللہ ۔ لا الٰہ الا اللہ

تمھری موہن ہم بھنک سُنی ہے
ڈھونڈ پھری مین بن بن جا کو

رات دنن موہے نیند نہ آئی
گھٹ ہی مین بوے مورا گنھائی

کہت شاہد اپنے پیا سون
تمری صورت موسے من مان سمائی

ایضاً

جب سے جھلک توری دیکھ لیے تب سے پھرت متوار
ہوری دنن مان آ گئے موہن نے کیسو دیو رنگ ڈار
کون جگت سیّان ہمکو ملو گے تم تو بست بر جنار
شاہد پیا مورے ہری بست ہین ڈھونڈ پھری سنسار

ایضاً

آؤ پیا مورے ہوری دنن مان ہم تم کھیلین ہوری
پریم کی ہوری تمھرے کارن من مان آن دھر دوری
تم تو رنگیلے چھیل چھبیلے تن من ہمرا رنگو رے
ہمری اور تم چتوت ناہین یہی سے جات ہے مروری
کہت ہے شاہد اپنے پیا سون ہمری بات یہ سُنوری
تمھری پریت مان ایسو جرت ہون جیسے جرت ہی ہوری

بسنت

دیکھو بسنت ہے چشت نگر ما
جت دیکھو اُت پھولا بسنت ہی

دھوم مچی ہے ہر ہر گھر ما
برست نور ہے بحر او ر بر ما

ایضاً

آج پیا سنگ کھیلو نین ہوری
ہنسی کرت ہون بیان پڑت ہون
اورن سے سیان ہوری کھلت ہو
پلیت سکیے سے تن پیار آنا

تمہرے ہاتھ اب ہی پت موری
آو سیان تم ہمری اوری
ہم سے کرت ہو تم چیت جوری
اب تو بھئی ہے یہ گت موری

کہت شاہد سنو موری سجنی
بہیان پکر کاہے جھکوری

ایضاً

سیان ہوری کھلن آؤ موری تلک
رہ رہ لپک موری ہرداو ٹھت ہی
پیا کے کارن پھری مین بن بن
جب سے موہن تم دیس ہارے

نکس جائے ساری جیا کی کسک
دیکھلیے ہم توری جھلک
اب تو موہن موری آؤ لپک
تب سے موری نہین لاگی پلک

کہت ہاین شاہد سنو موری سجنی
اب آو سیان تن مورے تلک

ایضاً

جب سے موہن مہے چھب دکھلائی
چھل بل کر مورا من بس لینا
پیت لگائے کے پت موری اکھو
جائے کے کرم مین رام لکھو ہے

تب سے بھیو مورا من بورائی
دیکھ لیے ہم توری چترائی
دو جگ ہمری نہ ہو رسوائی
واکے لکھے کو کون مٹائی

اس کلمے کو مت بسریو
شاہد ہے یہ کلمہ ہمارا
یہی سے ہر سب پار اتارا

ایضاً

دیس مدینہ دیکھہ جو پاتی
خواجہ عرب سنگ ہوری مچاتی
سولہو سنگھار اپنا جو کرتی
سیان کو اپنے خوب رجھاتی
ساری کسک موری پیا سنگ جی ہر
نیہہ سے اپنے گروا لگاتی
سونی پڑی ہی ہمری اٹریا
پیا کو اپنے سیج بچھاتی

کہت شاہد اپنے پیا سون
ہیم نگر مین ہوری جراتی

ایضاً

رنگ دے ہمارے چونر ساری
تھرے ہاتھ پچکاری رہت ہی
تھوڑی عمر مان او منگے جبنوان
توری چال چھب نیاری رہت ہی
کاہو سے دھوم پھاگ کھلت ہی
کاہو سے سیان اناری رہت ہی

کہت شاہد اپنے پیا سون
توری صورت موہی پیاری لگت ہی

ایضا

لعل تم کاہے نہ کھیلو سے ہوری
تھین سے لاگی ہے ڈوری
اورن سنگھ تم ہوری کھیلت ہو
ہم سے کرت چت جوری
مین شاہد ہون بھکیا درس کی
تمہین سے دھیان دہر وری

جھولہ

حسنینؑ جھولیں پالنا — بی فاطمہؓ کے لالنا
حضرت نبی کے نورِ عین — مولیٰ علی کے لالنا
جنت سے آئے جبرئیل — جنکو جھلاویں پالنا
اے شاہ دشتِ کربلا — مقبول کر دے قالنا

ترٹپے ہے شاہد ہند مین
تمکو سُنا دے حالنا

ھولی

محمدؐ ہے سرتاج ہمارا

احد مین بنا میم احمدؐ کو — جی سے بھیو سنسارا
دال سے بنی صورت آدم کی — واہی سے بھیو اوجیارا

ایہ نور ہے پروردگارا

ایسو نبی کو مت بسریو — دین کا کھمب تمھارا
روز حشر کو کام نہ آئے ہر — ہمین تو او نکا سہارا

جنکا نام محمدؐ پیارا

نبی کی راہ پہ جو کوئی چلی ہر — واکا ہوی ہے چھٹکارا
دین دہرم سب بن جی ہو — اکرو روزہ نماز کرتارا

یہی ہے قول و قرارا

جو کلمہ نبی کا جی سے دہست ہر — وہ امت کے نیرے ہی پیارا

کاسے کہون مین آپن بیتی
اس گھاٹ باٹ کا چھور نہین ہی
گنی گنی سب پار اوترگئے

ترے سوا موری کون سنئیا
تمھین توہو مورے پار لگئیا
ہم نرگن کیسے پار رہوّیا

کہت شاہد اپنے پیا سون
تمھین توہو موری لاج رکھیّا

ساون

سیان من ہمرا نا بھٹکاؤ ہو
بند کوٹھریا رین اندھیاری ہو
سیّان کے کارن باغ لگایون
برست نکسی سیّان کو ڈھونڈن

تمھین سے دھیان لگائے
جیا جات ہے گھبرائے
سیّان بن ناسو ہائے
نینن نیر بہائے

کہت شاہد اپنے پیا سون
تمھین سے آس لگائے

ایضاً

آؤ سکھی مل جھلوا جھولین ہو
کہان گئے سیّان جھولن بریا
ہمرے بگیچہ مین بیلہ چمیلی
ساونی کپڑے ہری ہری چرلہ

ساون کی آئی بہار
گندہ لائی مالن ہار
پھول رہی کچنار
پہنے ہے گوریا ہار

کہت ہین شاہد ساون گاؤ
سنو مورے راجہ کنوار

ناہم سو گھر ناگُن مورے | ہم پیا سنگ سوہے کون گنا
جب میکے سے ہم سُسرے جیبے | ہم بے گن رہے ہیے کون گنا
ناموہے دان و دھجو اموئے | ہاتھ لیپارے ہم جیبے کون گنا
ساس نند موہے طعنہ دین ہین | ہم دُکھ رنج سہے کون گنا

شاہد پیا مورے جب رسیے ہین
ھم راغنی کر بے کون گُن

ایضا

کیسی پیت لگائے گیو ہو بدسیا | ایک جھلک دکھلاکے چنچل
باورا ہمکا بنائے گیو ہو بدسیا
موہنی صورتیا نین رسیلے | تم پر جیرا لبھائے گیو بدسیا
پریم کی بان لگی تن مورے | روپ رنگ کھلائے گیو ہو بدسیا

کہت شاہد اپنے پیا سون
میٹھی بتیان سنائے گیو ہو بدسیا

ملار

ناؤ بچن کی کیسی کرب ہم آن پڑی مجدھار | گئی اٹک موری ناؤ بھونرمان کیسے ہو تم جبتار
تھین بھنور سے موہے پار لگاؤ ہمری ہو تم کرتار | ہمری موہن نے سدھ بسرائی بیٹھے ہون من مار

کہت شاہد اپنے پیا سون ہم لگاؤ بیڑا پار

ایضا

پڑی بھنور مان موری لمبے نیا | بچاؤ محمد جگ ہے کھویا

شاہدا جائے کہان تیرے تو در سے ابتو
جلوہ حسن دکھا کر مری رنگ دے گاگر

ایضا

گاگر مجھے بھر دے مرے محبوب سبحانی
خود مست بنا دے مرے محبوب سبحانی

بیشک تو ترا فیض ہے اس عالم مین ہی پھیلا
مے وحدت کی پلا دے مرے محبوب سبحانی

تم مین تو شان حیدری ہے شان احمدی
وہ جلوہ دکھا دے مرے محبوب سبحانی

باغ حسن حسینؑ کے تم ہو گل یکتا
بلبل تو بنا دے مرے محبوب سبحانی

تم تو ہو شمع محفل خاصان خدا کے
خود پروانہ بنا دے مرے محبوب سبحانی

شاہد کو رنگ عشق کا درکار تمھین سے
تن من ہرا رنگمے مرے محبوب سبحانی

دادرا

برج کے لعل آؤ مرے انگنا
کھول گھونگٹ دیکھون تورے جُبنا

ایسے پیا کے مین تن من وارون
ہر دے کی داگ چھڑائے مورے دھبنا

مین تو نظام کی بھئی ہون چیری
گنجشکر کے تم ہو برنا

کہت شاہد اپنے پیا سون
تن من مورا کر تو اپنا

ایضاً

ہم پیا گھر سب جیسے کون گونہ
نا مورے گن کوئی نا مورے جبنا

ہم پیا کو رجھیے کون گُنا

چشت نگر سے گاگر لاکے — عشق کنوے پر آن دھری رے
پیر نصیر کے بل بل جاؤن — جن موری گاگر آن بھری رے
ہمرسے پیا کی آنکھ رسیلی — چتون پیاری لاج بھری رے

کہت **شاہد** با صر پیا سون
چلین گئی موری نیند ہری رے

ایضاً

خواجہ عالم کے لیے خلد سے آئی گاگر — واہ کیا صل علی خوب بنائی گاگر
آب زمزم ہے یہی اہل یقین سے پوچھو — اہل مستون کو جہانمین یہی بھائی گاگر
دیکھو گاگر کو کہ ہے نور کے سانچے مین ڈھلی — زاہد و نکی تو ہے آنکھون مین سمائی گاگر
حور و غلمان و ملک سب ہین ہوتے شامل — عاشقون نے جبھی جانان کی اوٹھائی گاگر
گاگر آدم کے لیے خاص اوتاری حق نے — خاک جنت سے تو حورون نے بنائی گاگر
آکے اوس باد صبا نے یہ خبر دی مجھکو — گل رعنا کے پسینے مین بسائی گاگر

تیری درگاہ سے محروم نہ جائے **شاہد**
اسی امید پہ ہے ہمنے چڑھائی گاگر

ایضاً

آب کوثر سے مجھے ساقیا بھردے گاگر — نور وحدت سے سراسر مری بھردے گاگر
یا رسول عربی لطف و کرم ہو مجھ پر — بحر رحمت سے لبالب مجھے دیدے گاگر
چھاپے صندل کے لگین اوسمین پڑا ہو سہرا — شربت وصل صنم سے مری بھردے گاگر
فیض مرشد کا جہانمین تو ہے پھیلا دیکھو — اپنی رحمت سے مرے سر پہ تو رکھدے گاگر

کہت شاہد اپنے نبی سون
تمہین کہت ہین سب جگت اری

ایضاً

غوث پیا موری بھر دیو گاگر
تن کیون گاگر من کیون کروا
الا اللہ کہکر جھوکن کھینچون
انی انا کا پیالہ پی کر
عشق کنوے پر گھول کے شربت

خالی ہاتھ پیارے آئی
لاآلہ ڈور سنوارے آئی
محمد نام کنارے آئی
جامہ دوئی ہم اُتارے آئی
لیکر تھرے دوارے آئی

بھر بھر جام پیو مورے سکھیان
شاہد پی متواری آئی

ایضاً

گاگر خالی بھردے ہماری
شیخ سارنگ کے بل بل جاؤن
نظام و فرید کی دھوم مچی ہے
صبغۃ اللہ سے بھر موری گاگر

شاہ صفی سعد مینا ئے
ایسو دیو رنگ بھینا ئے
خواجہ قطب رنگ دینا ئے
اور رنگ سب ہینا ئے

کہت شاہد باصر پیا سون
ایک جھلک من چھینا ئے

ایضاً

سر پہ گاگر ہاتہ مین کروا
پیا کے دوارے آن کھڑی ئے

نور ظہور کی بنی ہے گاگر
دیکھن پہ چلے سنسار
ایسے کلار کے بل بل جاؤن
گاگر رنگی گلنار
آؤ سکھی مل دیکھن چلیین
مورا رنگیلا یار

کہت شاہد باصر پیا سون
اب تو ملین دیدار

ایضاً

محی الدین ہمری بھردے گگریا
احمد جو کے تم پہلے رے
ایسی بھرو موری گاگر چھلکے
مولی علی کے تم دولارے
نہ مورے رسری نہ مورے ڈول
کیسے بھرون پنیاں مورے پیارے
لاج رکھو موری بانہہ گہے کی
غوث پیا تم جگ اوجیارے

کہت شاہد غوث پیا سون
ھم تہرے اور تم ہو ہمارے

ایضاً

گاگر ہمری اوتارو رے بالم
کاپن لاگی دیہیان ہماری
چنچل چال چل چھب دکھلاکے
ایک نجر مورے ماری کٹاری
چشت نگر سے مدہوا پی پی
غوث پیا کی بھٹی متوا اری
تم تو بست ہو دیس مدینے
ہم سے ہو بچھڑے سیام بہاری
تم تو مولے کے راج دولارے
تہرے ہاتھ ہے لاج ہماری
نوازش پیا کے آئی ہون دوارے
دھری ہے سر پر گاگر بھاری

دیگر

چھپاؤن کیسے اپنے موہن کو
لوگن سے مین کیسے چھپاؤن
اب تو مو سے رہا نہین جات
اب ہمری تھری کھل گئی بات

کہت شاہد باصر پیا سون
اب لاج ہماری تھرے ہاتھ

دیگر

ہمرا کاج سب بن جاے
کانن مان مورے بھنک پڑی ہی
جب یتیم ہوی ہین مورے بس مان
بانسری بجائے ٹھاڑی بن مان

کہت شاہد باصر پیا سون
اب تو بھئی مین تورے رنگ مان

گاگر

محمد ہماری بھر دے گگریا
تمرے کنوے کا نرجل پانی
تم مولے کے پنہار
جو پیے بنے متوار

کہت شاہد باصر پیا سون
مو سے ملین کرتار

دیگر

روح الامین بھر گاگر لائے
حسن علے کی دھوم مچی ہے
پیم نگر مان چاہ کی ماری
احمد جو کے دوار
رنگ دیو کرتار
مست بھئی پنہار

تورے کارن ہم یہ جوگ لیو سب چھوٹ گئین سنگ کی سکھیان

متھرا بند۔ابن ڈھونڈ پھری کاشی پراگ سب ہیر پھری

ناہین ملت مورا نر موہی سب ڈھونڈ پھری گلین گلیان

دکھ مان ناہین دن رین کٹت موسے ایک گھڑی نہین چین پڑت

ہردے مین مورے ہوک اوٹھت جب یاد کرت توری بتیان

موری صورت مان توری صورت ہے موری مورت مان توری مورت ہے

شاہد تو اونکے رنگ مین رہت ہے جن لین پکڑ موری بہیان

دیگر

من چھین لیو ہمارا آج
جگسہ مین پیا تم کرپا کرت ہو

مین تو بھئی ہون بروگن تمرے کاج
ہم تو بست ہین تمرے راج

کہت شاہد با صر پیا سون
بانہہ گئے کی رکھیو لاج

دیگر

کیسے موہن کو اب ہم پیان
راہ کٹھن کی کیسے چلب ہم
خواجہ معین الدین خواجہ قطب الدین
بل بل جاؤن نظام و فرید کے

چشت نگر کی سانکر گلیان
کوؤ چترسے پوچھ نہ لینان
مین ایسے پیر کے بل بل جیان
دو جگ ہمری لاج رکھیان

کہت شاہد با صر پیا سون
جور پکڑے اب موری بہیان

ٹھمری

اب کا رے کرون گہری ندیا موری ناو پرانی جھانجریا
تم پار کرو موری نیا موہے اور نہ آوت ناجریا
روز حشر نا احمد پیارا جو امت کو بخشاو ن ھارا
تاج شفاعت سیس دھرے وہ اوڑھن والا کامریا
ہند سے بغداد چلی مین نیہہ لگائے سیس نوائے
غوث پیا تورے دوارے آئی بھرد موری گاگریا
نظام و فرید کی گلیین مان خواجہ قطب کی نگری مان
اجمیری خواجہ کے دوارے چشت کی برست بادریا
کوئی تیرتہ کاشی جانت ہے کوئی کعبہ یثرب مانت ہی
ہمرا تیرتہ گلیان پیتم چلے نین بنا کر کانوریا
ذرا بولدے ہم سے اب موہن تورے بول کے واری سب تن من
من چھین لیت میٹھی بتیان جب بولت تری بانسریا
ہیم نگر مان ٹھگ بہتیر سے بچادے او نسے مولیٰ میرے
شاہد پہ اپنے کرپا کیجیو موہے بتلا دیجیو ناگریا

دیگر

تورے جوبن نے من چھین لیو اب کا رے کرونگی مین گوئیان
دیکھت چھب بکہ بوئے دیو اب کیسے جیونگی مین سیان
تورے نینن نے من چھین لیو تن مان مورے بروگ پیو

سہرا گوندھا تھا جو حوروں نے وہاں ٹھکے ودد
کلیاں سہرے کی کھلیں رات کو حوریں بولیں
شب معراج نبی کے لیے آیا سہرا
میری آنکھوں میں مرے دل میں سمایا سہرا

بنرا بنری کو مبارک ہو یہ سہرا شاہد
واہ کیا صل علے خوب بنایا سہرا

بدہاوا

آج بدہاوا بجن گھر باجے میں واری میں واری
نبی و علی دو دُجھ مست آویں شاہ من کی باری
نبی کی منڈہیا پان چھاؤں پھولوں سیج بچھاؤں
حسن وحسین دو لعل علی کے اُن پر میں بلہاری
گاؤں بجاؤں پیا کو رِجھاؤں جگ میں دھوم مچاؤں
شاہد احمد باجن لاگی اب تو ملیں گرد ہاری

ٹھمری

محبوب خدا کا لاڈلا من پیارو لاگو جی
غوث پیا کی دھوم مچی ہے فیض دیو سنسار
وہ نور علی مرتضےٰ من پیارو لاگو جی
جن و بشر اور حور ملک سب کرین دیدار

دو جگ کے سرتاج امن پیارو لاگو جی

احمد جی کا پاک قدم ہے وا کی گردن پہ
غوث پیا کا پاک قدم ہے سب کے ولیوں
کیا رتبہ اعلیٰ ہے اونکا من پیارو لاگو جی

شاہد جا بغداد کو دیکھے روضہ پیر
بل بل جاؤں اس نام کے وہ میرے دستگیر
توری تربت پہ نور سہاونا من پیارو لاگو جی

لوگو خریدو آکر بازار عاشقی مین
کیا حُسن معرفت کی دوکان ہی علی کی

ہر اک ولی نے پائی نعمت علی کے در سے
جو لباس فقر پہنے پہچان ہی علی کی

شاہد قرآن نازل بزبان مصطفائی
جو ہے حدیث نبوی وہ زبان ہی علی کی

متفرقات بزبان ہندی و اُردو سہرا و بدہاوا ڈھمری و گاگرو ہولی و بھجن و بارہ ماسہ وغیرہ

وہ پھل کھائے چمن مین جو لگائے ہی شجر پہلے
مجازی سے حقیقی ہو لگائے دل اگر پہلے

سجن درس دکھلاے کہ ہر مورا من لین
کرپا کرت نادیر بھئی پھر ہمکا دکھ دین

تمھارے عشق مین پیارے نفع پیچھے ضرر پہلے

ہمری ہیگی ناؤ پرانی آن پڑی مجدہار
کون جگت اب پار کرو کہ تم ہوگے جگتار

جو اندر نوح کشتی تھی گئی کیسی اوتر پہلے

تن من واروں پیا پہ اپنے کہ ڈھونڈت ہون در در
کہ جیسے مکھڑا چاند پر ہے جات وار چکور

نہین وہ بات تم مین ہے جو تھی ہم پر نظر پہلے

کیسو پیا نے ہر لینا کہ سدہ بدہ گئی بھلائے
دل پین موہے اب چین نہین تڑپ تڑپ جی جائے

تمھارے عشق مین شاہد ہوے ٹکڑے جگر پہلے

سہرا

دولہہ دولہن کو مبارک ہو خدایا سہرا
ساری محفل کی نگاہون مین لبھایا سہرا

ایسے پھولوں سے سما پر جو ہی خوشبو نہ چھپی
باغ فردوس مین رضوان کو بھی بھایا سہرا

کیونکر قرار آئے دل عاشق کو بے گمان — للہ خبر لیجیے اے میرے مہربان

دزدیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

باغ جہان مین کوئی نہ تمنا ہی ناز مین — گل کے لیے تو رہتی ہی بلبل دل حزین
جسکو تو ڈھونڈھتا ہی رہتا ہی وہ قرین — شاہد بشوق پڑہ تو یہی شعر آخرین

دزدیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

مے جام وحدت کا جب سے پیا ہی — مرے دل مین آنکھونمین تو ہی بسا ہے
سوئے چشت پیتے ہوئے مست تیرا — شرابا طہورا کا پایا مزا ہے
گئے بھول اکبار دنیا و دین ہم — کہ باقی ہوس دل مین جوش خدا ہے
کیا چاک جسنے لباس دوئی کو — اوسی نے تو وحدت کی پہنی قبا ہے
تجھے ہمنے جانا چھپا میرے دلمین — کہ پردے سے آتی یہ کسکی صدا ہے
کھنچے ایسے کیون ہمسے رہتے ہو دلبر — دل و جان تم پر تو میرا فدا ہے

اے شاہد جہان مین ہوا وہ شہید
ترے ناز کا جو کہ کشتہ ہوا ہے

کہتے نبی تو یون تھے کیا شان ہی علی کی — جو شان مجھ مین آئی وہ شان ہی علی کی
روز ازل سے ہم نور نبی علی کا — بس پنجتن مین آئی وہ جان ہی علی کی
آدم سے تابہ عیسی مداح سب علی کے — عرش برین کو اعلی کیا شان ہی علی کی
کیا پوچھتے ہو مجھسے وصف علی کا لوگو — ہر شان مین سمائی بس شان ہی علی کی

دزدیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

اے ماہ جبین میری طرف ہو تیرا گذر
برلا مرے دل کی یہ تمنا مرے دلبر
گر آئین قدم تجھپہ کرون دل کو نچھاور
رحمت سے نگہ کیجیو اک بار تو مجھپر

دزدیدہ فگندی بمن از ناز نگاہی
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

اے جان جہان رخسے ترے مہر درخشان
شرمندہ ترے لب سے تو ہی لعل بدخشان
تیرے خم ابرو سے ہلال مہ تابان
غالب رگنون پہ ہین تیرے دُر دندان

دزدیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

جھلکی دکھاکے موسی کو بیہوش کر دیا
معراج مین نبی کو وہ جلوہ دکھا دیا
ایکہی جھلک سے طور کو بالکل جلا دیا
پھر اپنا نور ذات مین اونکی ملا دیا

دزدیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

ارض و سما مین کسطرح پھیلا وہ نور ہی
کیا خوش نصیب اوسکے جو قرب حضور ہی
دیکھو اوسی کے نور سے سارا ظہور ہی
کہتا ہر ایک دل سے یہی گرچہ دور ہی

دزدیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

شیدا ترے فراق مین رہتا ہی نیمجان
اوٹھتا ہی درد سینہ مین دل سے تو ہی فغان

کردور اس بلا کو جو نازل یہان پہ ہے — یعنی حبیب خالق اکبر کے واسطے
جو این مریض ان دونون انکو شفا تو دے — محمد علی و آل پیمبر کے واسطے
اولاد و مال و دین و ایمان کر عطا — حسنین و فاطمہ علی حیدر کے واسطے
افلاس مومنون کا خدایا تو دور کر — زین العبا و باقر و جعفر کے واسطے
کاظم علی موسی رضا حضرت تقی نقی — ہم عسکری و مہدی رہبر کے واسطے
یارب تو کل بلاؤن سے محفوظ رکھ مجھے — پشت پناہ شافع محشر کے واسطے
دونون جہان مین خاتمہ بالخیر کر مرا — شیر خدا علی شہ خیبر کے واسطے

شاہد کے ہون خدایا مطالب دلی حصول
جملہ امام آل پیمبر کے واسطے

زجلوہ خود مرا دیوانہ کردی — کہ مستان بر در خمخانہ کردی
گہی مومن گہی صورت برہمن — گہی کعبہ گہی بتخانہ کردی
گہی مجنون گہے لیلی نمودی — گہی صوفی گہی رندانہ کردی
زابروے کمان تیر نگاہی — بسینۂ من نہان نشانہ کردی
گہی یوسف گہی مصری زلیخا — گہی احمد گہی حنانہ کردی
زخاک پاک چشتم من سرشتم — بمیخانہ مرا مستانہ کردی

عنادل بر گل خوشبوے شاہد
کہ شیدا بر شمع پروانہ کردی

ای قبلۂ کونین باندازنگاہی — ایک بار سوے عاشق جانباز نگاہی
ازدست دلم بردی بانازنگاہی — مشتاق دلم باز باعجاز نگاہی

مرا باغ تازہ رہے تا قیام | نہالون مین میرے ثمر ہو الٰہی
طفیل محمد و آل رسول | کہ جنت مین میرا تو گھر ہو الٰہی
تری بارگہ مین یہ میری دعا ہے | کہ نیکون مین میرا حشر ہو الٰہی
بنین کام سارے یہ میری تو اُس دم | جو رحمت کی مجھ پر نظر ہو الٰہی
تہی دست رہتا تو ہون ہند مین | مدینے مین کیسے گذر ہو الٰہی
ہین اوسکے بلاشک نہی خوش نصیب | مدینے مین جسکی قبر ہو الٰہی
تری راہ مین ہے مری آرزو | جُدا تن سے میری تو سر ہو الٰہی
کہ دنیا مین یارب نہون خوار مین | اور عقبی مین میری قدر ہو الٰہی
بآسان میری ہون طی منزلین | جب عالم سے میرا سفر ہو الٰہی
جہانین تو کر میری توبہ قبول | تو دوزخ مین توبہ سپر ہو الٰہی
جو امت محمد کے ہین کلمہ گو | حرام اونپہ نار سقر ہو الٰہی

نہ کر غیر کی بندگی شاہدا
مرا سر ہو تیرا تو در ہو الٰہی

مناجات

برائے دفع وبا

یارب دفع وبا ہو پیمبر کے واسطے | اوس عالی جناب ساقی کوثر کے واسطے

فوج اعدا کی علمدار پہ آ ٹوٹ پڑی
آپ تو قتل ہوئے سب مشک سے ڈھلا پانی

بلک رہی تھی سکینہ کہان پانی کے لیے
پھر غم عباس مین چھوٹا سبھی دانا پانی

کہا امام نے بھائی کو میرے قتل کیا
اے ابن سعد تجھے کیا ہوا ارو کا پانی

پیاسے علی اکبر علی اصغر گئے مارے
ہوئے کیونکر نہ مرا ہاسے کلیجا پانی

میرے نانا کی تو امت مین ہر کلمہ پڑہتا
میرے بچون کو نہ دیا ایک بھی قطرا پانی

سر حُسین جو کاٹا تھا آب خنجر سے
شمر و خولی کو ملا نار مین جلتا پانی

شریک قتل جو قاتل ہوے امام حسین
اُن پہ دنیا مین غضب قہر کا برسا پانی

ہوے شہید کہ جب دشت کربلا مین حسین
لے آئین خلد سے بی فاطمہ زہرا پانی

آب کوثر کی رکھی خلد مین رضوان نے سبیل
حور و غلمان نے سبھی خلد مین چھڑکا پانی

صبر کرتے نہ اگر آپ تو پھٹ پڑتا فلک
شق زمین ہوتی تلاطم سے اوبلتا پانی

بوسہ گاہ نبوی آپ کو سب جانتے تھے
مگر لعینونکی آنکھون کا تھا سوکھا پانی

حر کی ہمت کو تو دیکھو ہوا فدائی حسین
بر آئی دل کی تمنا نہ تھی پروا پانی

دوات روتی ہے شاہد قلم بھی روتا ہے
غم حسین مین اب تک تو ہے روتا پانی

مناجات بدرگاہ باری تعالی

مری آہ مین گر اثر ہو الٰہی
تو دلبر کو میرے خبر ہو الٰہی

کہ رہتا ہے ہر شب مشتاق دل
مجھے دید خیر البشر ہو الٰہی

تو عسرت کو میری دفع جلد کر
بایمان و خرم بسر ہو الٰہی

کعبہ کاشی سب ہیر پھر ی
دیکھ ملین تب درس پیا کے
ناؤ کھویا اب سُدھ لیے
بل بل جاؤن انجام پیا کے
موہن ہمکا مت بسراؤ
نئے سنئے جوبن چھب دکھلا کے
تم ایسے چھپے ہم سے موہن
ہر رنگ مین تم توآن ملے

موہے نا ہین ملت جان و جگر ہی
جب میم کی اوڑھے توکمر ہی
مجد ہار پڑہی نیّا ہمری
موری لال چنگٹ نگد سے چنری
موری معاف کرو بھولی بسری
من موہے لیو ہمرا کبری
جیسے چاند چھپے اندر بدری
تم حور و پری جن و بشری

کاہت شاہد سوچو من مانہ
یہ دنیا جانو گھر مکری

مجرئی شاہ کو تھی رحمت مولا پانی
ترک دنیا کو کیا آپ نے بہر مولا
عمر سعد کے قبضے مین اودہر نہر فرات
پانی پینے کو اگر آپ اشارہ کرتے
اپنے انصار سے یہ کہتے تھے شاہ کونین
مومنین رکتے ہین اللہ پہ بھروسا یارو
یزید لعین کی بیعت بھلا وہ کیا کرتے
دیکھا عباس نے کہ بیتاب ہی سکینہ پیاسی
گھاٹ دریا کے چھٹے پڑ گئی کھل بل رنئین

اس سے دنیا مین نہین آپ نے چاہا پانی
رکھا یا دین کو نہ مائل ہوے صلا پانی
آب کوثر تھا برائے شہ شہدا پانی
جلد لاتے وہان خضر اور مسیحا پانی
ہم پلادینگے تمھین نعمت عقبے پانی
تمھین جنت مین سراسر ہے مہیا پانی
تھا عجب معاملہ کیا راز تھا کیسا پانی
مشک بھرنے کو چلے جانب دریا پانی
دل اعدا کے ہوے خوف سے پتّا پانی

آؤ چلو ہمارے تم ساتھ میکدے مین
ساقی شراب وحدت مجکو پلا رہا ہے

ڈھونڈو صنم کو اپنے مرشد سے راہ پوچھو
منزل فنا بقا کی وہ تو بتا رہا ہے

عاشق وہی ہے کامل ہستی کو اپنی بیٹھے
وہ عشق مین تمھارے سبکو بھلا رہا ہے

دیکھی جہان مین ہمنے تیری ہی شان عالی
ایک عالم ہی تیرے در پر سر کو جھکا رہا ہے

دنیا مین ہمنے آکر دیکھا عجب تماشا
کوئی تو آرہا ہے اور کوئی جا رہا ہے

مرشد نے خود بتائی شاہد کو ہے یہ برزخ
وہ شکل تیری دل مین اپنے جما رہا ہے

ترا راز مجھپر کھُلا چاہتا ہے
کہ پردہ دوئی کا اوٹھا چاہتا ہی

مین قطرہ تو دریا مین ذرہ تو خورشید
کہ دل سے من و تو مٹا چاہتا ہی

بھڑکتی ہی دلمین مرے نار عشق
مرا جان و تن اب جلا چاہتا ہی

مین پیتے چھکا ہون مئے جام الفت
صنم ابتو ہم سے ملا چاہتا ہی

مرا دل دُکھاتا ہی کیون بیرحم تو
کہ عرش معلے ہلا چاہتا ہی

شب وصل مین کیا کرون پیش یار
یہی لفت دل اب دیا چاہتا ہی

کب انسان کے کہنے سے ہوتا ہی شاہد
بس ہوتا وہی جو خدا چاہتا ہے

کرتار دولارے بے خبری
تم لاج رکھو دو جگ ہمری

مین دُکھیا رہی تمرے کارن
اب کاسے کہون اپنی گجری

اب رحم کرو مجھپر شاہا
مین دیکھون تو ہے بھر کر نگری

تم روز حشر مان کرپا کیجیو
کرو معاف گنہ ہمرے سگری

خواہش ہمارے دلکی نکالو ابای صنم　　صدمے تمھارے ہجر مین ہم تو اوٹھا چکے
دن رات مست رہتے ہین بدمست ہوگئے　　جب سے شراب عشق کی مرشد پلا چکے

جلوہ دکھا کے آپہی شیدا کیا مجھے
شاہد قتیل ناز کا اپنے بنا چکے

دکھادے جلوہ ربانی محی الدین جیلانی　　کہ جس سے دل ہو نورانی محی الدین جیلانی
کرونمین کیا صفت تیری جہانمین دھوم ہی تیری　　ملک کرتے ثنا خوانی محی الدین جیلانی
دم عیسی مسیحا ہو ید بیضای موسے ہو　　ہے تجھ مین شان ہمانی محی الدین جیلانی
جمال یوسفی تم مین کمال عاشقی تم مین　　ہے تمسے علم عرفانی محی الدین جیلانی
تمھین روح پیمبر ہو تمھین تو جان حیدر ہو　　تمھین زہرا کے ہو جانی محی الدین جیلانی

تمھین حسنی حسینی ہو تمھین مکی و مدنی ہو
تمھین شاہد کے ایمانی محی الدین جیلانی

حبیب مصطفے تم ہو تمھین محبوب سبحانی　　فلک پر ہو قطب تارا تمھین ہو قطب ربانی
گل باغ حسن تم ہو تمھین بلبل حسینی ہو　　بہار باغ احمد ہو کہ تم ہو غوث صمدانی
تمھاری شان مین آئی سراسر ہذا قدمی ہی　　صفت تیری تو ہی ایسی کہ جیسے شیر یزدانی
تمھاری ذات ہی عالی تمام عالم مین ہی روشن　　کہ تم آل پیمبر ہو ہی تم مین شان رحمانی

مطالب دین و دنیا کے ہوے حاصل ترے شاہد
عجب یہ اسم اعظم ہے محی الدین جیلانی

کیسا جہان مین تیرا جلوہ سما رہا ہے　　ہر سو جمال اپنا مجھکو دکھا رہا ہے
ارض و سما مین کیسا پھیلا ہے نور تیرا　　آنکھون مین دل مین میرے وہ نو چھپا رہا ہی

اشرف خلق جہان فخر رسولان مددے
دین و ایمان مددے ای شہ خوبان مددے

شان احمد بخدا شان نبی را بسیتی
مظہر خلق جہان صورت رحمان مددے

فگندہ زلف تو بر دوش برنگ لیلی
ہمچو مجنون بدلم حال پریشان مددے

سرد شد آتش نمرود ہماندم بخلیل
بہ کشتی نوح تو کردی پئے طوفان مددے

بہ ملک ہند فتادم چہ روم سوی مدینہ
نیست سامان سفر بے سروسامان مددے

پاک سازی دل ما راز ہمہ حرص و ہوا
دل غنی کن بہ تصدق شہ گیلان مددے

شاہد امید ہمین در شست ز الطاف و کرم
روز محشر کف دستم تبہ دامان مددے

بنور خود جہان روشن تو کردی
برای بلبلان گلشن تو کردی

بغمزۂ و ناز با شیرین نگاہے
دلم بردی ز من بر من تو کردی

بہر صورت عیان جلوہ نمائی
بچشم عاشقان دیدن تو کردی

چو صورت ساختی باز آن شکستی
بزیر خاک این مدفن تو کردی

نہ گنجی در زمین و آسمانہا
بقلب مومنین مسکن تو کردی

چہ گویم راز شاہد امر ربی
کہ جان پوشیدہ اندر تن تو کردی

ہم تو چراغ عشق کا دل مین جلا چکے
پروانے سیکڑون رخ روشن پہ آ چکے

ممکن نہین جو گل کرے روشن چراغ عشق
خانہ خدا مین جو کوئی عاشق جلا چکے

دست جنون نے کر دیا دامن کو میرے چاک
وحشت سے خاک دشت کی سر پر اڑا چکے

بدنام اب تو ہوگئے سارے جہان مین ہم
جب سے تمہارے عشق کے کوچے مین آ چکے

توکر مشکل کو آسانی محی الدین جیلانی

مے عشق پلادو مجھے محبوب الٰہی — خود مست بنادو مجھے محبوب الٰہی
کہتے ہین تمھین خلق مین سلطان مشائخ — راہ حق کی بتادو مجھے محبوب الٰہی
ہمتو تمھارے در کے کہلاتے فقیر ہین — گر خسرو بنادو مجھے محبوب الٰہی
تم مین تو نشان حیدری ہی شان حسینی — وہ شکل دکھادو مجھے محبوب الٰہی
جاری جہان مین فیض ہی میخانہ چشت کا — وہ مے تو چکھادو مجھے محبوب الٰہی
موج غم دریا مین پڑی ہی مری کشتی — اوس پار لگادو مجھے محبوب الٰہی

شاہد تمھارے عشق مین رہتا ہی سوز دل
خود جلوہ دکھادو مجھے محبوب الٰہی

نہ طفلی مین وہ مصطفےٰ کھیلتے تھے — جہان مین وہ راہ خدا کھیلتے تھے
بتون سے کیا پاک کعبے کے گھر کو — یہی کام وہ جابجا کھیلتے تھے
ہوا کفر کا فور ملک عرب سے — وہ عالم مین نور صفا کھیلتے تھے
مٹایا عرب سے تو کل مشرکون کو — یہی کھیل خیر الوریٰ کھیلتے تھے
خدا کو بھی بھائین ادائین تھین اونکی — وہ جسدم بناز و ادا کھیلتے تھے
جہان مین بجادین محمد کا ڈنکا — تمازو نہین صل علی کھیلتے تھے
ابو بکر و فاروق و عثمان و حیدر — یہ چارون بھی راہ خدا کھیلتے تھے
کھلاتے تھے طفلی مین آ جبرئیل ؑ — وہ جسدم شہ کربلا کھیلتے تھے

اے شاہد نبی کو کھلاتا خدا تھا
یہ کلمہ نفی لا الٰہ کھیلتے تھے

موسیٰ نے جلوہ دیکھتے یہ طور پر کہا
معراج مین یہ کہتے تھے جبریل برملا

اُمی لقب نبی ہاشمی افسر کی روشنی
یثرب سے تا بہ عرش ہی رہبر کی روشنی

شاہد بروز حشر کہ امت پہ ہو کرم
دیکھین گے سب وہ ساقی کوثر کی روشنی

اہی خوبی حسن دلربا تازہ جوان ہاشمی
اہی جان جان کہان تو اپنا بتا نشان تو
کہتا ہے دل یہی مرا تیرا ظہور سب جگہ
تیرا ہی نام عرش پر جنت کے ہر درخت پہ
بازار حسن مین گیا متاع دل تو بک گیا
مجکو ہو حشر مین پناہ زیر لوائے احمد کے

اہی ماہ لقا ستمگرا تازہ جوان ہاشمی
کونسی شی مین ہی چھپا تازہ جوان ہاشمی
آنکھو نمین دلمین بس گیا تازہ جوان ہاشمی
دلمین تو میرے ہی لکھا تازہ جوان ہاشمی
ناز و کرشمہ پر ادا تازہ جوان ہاشمی
کہین گے سب یہ انبیا تازہ جوان ہاشمی

شاہد خستہ نیمجان عشق مین تیرے بیگمان
دل تو نثار کر چکا تازہ جوان ہاشمی

توہے محبوب سبحانی محی الدین جیلانی
تو شان شان سبے چونی تو سر دو زہ کتونی
تو جان مصطفےٰ معنی تو جسم مرتضیٰ ثانی
عجب دربار سلطانی ملایک زیر فرمانی
تو ردی شمس رعنائی تو اعجاز مسیحائی
توہی ہر حسن مین یکتا اک عالم تجھپہ ہی شیدا

توہی ہے قطب ربانی محی الدین جیلانی
توہی ہی غوث صمدانی محی الدین جیلانی
تو فخر جن و انسانی محی الدین جیلانی
کرے جبریل دربانی محی الدین جیلانی
تو دست شیر یزدانی محی الدین جیلانی
توہی ہی یوسف ثانی محی الدین جیلانی

تو عبد القادر نامی نہ رکھ شاہد کو ناکامی

رشک قمر ہوا اک ہو زہرہ جبا نمین
غنچہ دہن سے کچھ بھی تو ارشاد کیجیے

تمسا جہان مین کوئی نہ پایا ہو خوبرو
صورت تمھاری کعبہ مین پیدا کیجیے

جام مے وصال سے شاہد ہو سرفراز
محشر مین اے شفیع مرے امداد کیجیے

رخ انور سے تیرے ہر طرف پڑتی ہو روشنی
زلفون کو رخ پہ ڈالتی چھپتی ہو روشنی

کیا ہو مفید روشنی اندھون کے سامنے
اہل نظر کی آنکھون مین پھرتی ہو روشنی

چراغ نور عاشق خود جلاتے خانہ تن مین
باد فنا سے دلمین ادھر جلتی ہو روشنی

چراغ مقبلان ہرگز نہین ہوتا ہو گل یارو
سینے مین اونکے ہر گھڑی رہتی ہو روشنی

تلاش یار ہو جسکو وہ درویشون در آئے
برکت سے اونکے فیض کے ملتی ہو روشنی

مقام اپنا نصیر ایہ رہا کرتا ہو اب شاہد
جمال یار گرد یکھو یہان ہوتی ہو روشنی

مرشد کی میرے دلمین سمائی ہو روشنی
احمد کی ہمنے اسلیے پائی ہے روشنی

پھیلی جہان مین روشنی احمد کے نور سے
اہل نظر کی آنکھون مین بھائی ہے روشنی

دیکھو خدا کی روشنی چشم یقین سے تم
عالم مین خوبرویون نے پائی ہے روشنی

جلتا چراغ چشت مین ہو نور عشق سے
عشاق کے دلون مین سمائی ہے روشنی

دیر و حرم مین جس جگہ دیکھو ظہور ہے
شاہد اوسی کی خلق مین چھائی ہو روشنی

سارے جہان مین ہو مرے دلبر کی روشنی
محبوب خاص خالق اکبر کی روشنی

ہر انبیا کو فخر ہے احمد کے نور سے
ہر آنکھ مین ہو سید اطہر کی روشنی

اگر آنکھین خدا نے دین ہون تمکو
تو دیکھو اوسکا مُنہ شمس الضحیٰ ہے

اونھین کے حق مین ہی لولاک آئی
اونھین کے حکم مین ارض و سما ہے

اونھین کے نور سے پیدا ہے عالم
وہی سب خلق کا باعث ہوا ہے

جبین سا اوسپہ سب جن و بشر ہین
در احمد کا کیا رتبہ بڑا ہے

ادا کریگو اُس حضرت کی تسلیم
فلک کی اب تلک پشت دوتا ہے

رُخ انور سے ٹک برقع اوٹھاؤ
ترا شاہد یہ مشتاق لقا ہے

مصداق شان حق ہی جمال محمدی
مصباح معرفت ہی خصال محمدی

موسیٰ گئے تھے بھول تجلای طور کو
معراج مین جو دیکھا جمال محمدی

فضل خدا کے بعد اوسے جانتے ہین سب
کونین مین نہین ہے مثال محمدی

محشر مین اوسکو آتش دوزخ حرام ہی
دنیا مین جو کہ خاص ہی آل محمدی

آدم سے تا نبوت عیسیٰ جہا نمین
پایا نہین کسی مین کمال محمدی

دکھلاؤن نشۂ مَی وحدت کی کیفیت
مل جائے گر شراب وصال محمدی

شاہد نے دل سے غیر کو بالکل بھلا دیا
جب سے عزیز دل ہے خیال محمدی

ہی جان جہان وصل سے دل شاد کیجیے
مجکو غم فراق سے اب آزاد کیجیے

بوسہ لبون کا اک مجھے امداد کیجیے
قند و نبات دونون کو برباد کیجیے

ساقی شراب دیجیے دل شاد کیجیے
لیلی دکھا کے مجنون کو آباد کیجیے

صورت تمھاری دلمین بسی یاد کیجیے
اس خانۂ خدا کو بس آباد کیجیے

اے شاہد جہان مین ہین مہمان سبھی
گئے یان سے پیر و جوان کیسے کیسے

عجب تو نے جلوہ دکھایا مجھے — کہ خود مست و مجنون بنایا مجھے
کیا ہمکو واقف حقیقت سے اپنی — کہ ہر شے مین جلوہ دکھایا مجھے
ترے عشق سے مجکو سودا ہوا — کہ اپنون سے تو نے چھڑایا مجھے
مے جام وحدت کا جبسے پیا ہی — نہین تجھ سوا کچھ ہے بھایا مجھے

یہی راہ سیدھی جو شاہد نے جانی
کہ مرشد نے جو کچھ بتایا مجھے

ڈالے جو اُسنے کانین بالے نئے نئے — شمس و قمر مین پڑ گئے ہالے نئے نئے
افعی جو کالے یار نے پالے نئے نئے — ڈسنے کو میرے ہاے نکالے نئے نئے
ڈالی جو زلف یار نے عارض پہ یہ سمجھ — دو من ہین کیا ہی صاف او گالے نئے نئے
گشتے سے میرے اب تو صنم کام ہگیا — پیرو نمین میری پڑ گئی چھالے نئے نئے
وعدہ کیا تھا وصل کا وعدہ گذر گیا — کس منہ سے جھوٹ بول نکالے نئے نئے
غیرون سے مل کے یار تم ہمکو جلاتے ہو — بس آپ کے چلن ہین نرالے نئے نئے
چتون لڑا کے وہ صنم کرتا شکار ہی — تیر مژہ کے مارے ہین بھالے نئے نئے

فرقت مین تیری آہ و فغان کرتا ہی شاہد
آنکھون سے خون بہائے ہین نالے نئے نئے

محمد مظہر نور خدا ہے — محمد سرور ہر دو سرا ہے
کنایہ زلف سے اوسکی ہی واللیل — مہ نو اوسکے ابرو کو کہا ہے

ہوس باقی نہ رہیگی مرے دلمین مطلق
مئے وحدت سے اگر جام پلادے ساقی

اب تو رکھتا ہے یہی دلمین تمنا شاہد
اپنا دیدار تو مجھے آکے دکھادے ساقی

ہوا عشق تیرا جو دلمین ہمارے
نکلتے ہین ہر وقت دل سے شرارے

جدائی سے تیری تڑپتا یہ دل ہے
کہ جلدی دکھا مجکو دیدار پیارے

نہ جائے کہین دم بجز یار خالی
اسی دم مین جانان کو ہر دم پکارے

جو پی کر ہوا مست مے جام وحدت
وہ جامہ دوئی کا بدن سے اُتارے

کہان جاکے ڈھونڈے جہانمین تو شاہد
اسی دل مین تیرا نشان ہے ہمارے

وہ حسن دلربا کو دکھائے چلے گئے
اس عاشق بیدل کو لبھائے چلے گئے

اتنا غرور مت کرو تم اپنے حسن پر
کتنے ہی ماہرو یہان آئے چلے گئے

سکندر رہا نہ دارا نہ جمشید رہگیا
دنیا مین کام اپنا بنائے چلے گئے

پیدا ہوا جہان مین وہ نا پدید ہے ضرور
وعدے پر اپنے ہر کوئی آئے چلے گئے

شاہد عبث جہان مین لگائے کسی سے دل
مرشد تو راہ حق کی بتائے چلے گئے

جہان مین ہوئے انس و جان کیسے کیسے
کہ سلطان کشورستان کیسے کیسے

فریدون و جمشید و دارا سکندر
ملے خاک مین عز و شان کیسے کیسے

جو تھے قیس و لیلیٰ و فرہاد و شیرین
ہوئے عشق مین کامران کیسے کیسے

قطب غوث و پیر و پیمبر سبھی
ہوئے نامور بیگمان کیسے کیسے

عشق رکھ دل مین محمد مصطفےٰ کی شاہدا
سب سے اعلیٰ حشر مین دنیا سے دولت لیچلے

عصیان سے مری آنکھو نمین ہتی جو تری ہی
اس غم سے رہا کرتی مرے درد سری ہے

اے یارو مجھے فخر ہو محشر مین نہ کیونکر
احمد کی شفاعت سے گنہگار بری ہے

آتی ہے نظر شیشے مین جب آپکی صورت
مرشد مین فنا اسطرح صورت جو تری ہے

تو نور تو ہی نار تو ہی آب و ہوا خاک
اس اربع عناصر مین تری جلوہ گری ہے

جو دلمین گمان رکھتے ہین اونکی تو نکس ہی
اس شیشۂ دلمین تو مرے جائے پری ہے

پھر جائین سبھی مجھسے مگر تو نہ پھرے یار
غیرون کا مرے دلمین نہین خوف ذری ہے

شاہد تو مست رہتا پیتا نہین شراب
پر تیری محبت کی ان آنکھو نمین بھری ہے

مری صورت ہی مرشد کی تو شان مصطفائی ہی
خدا کی شان گر ہمنے اسی صورت مین پائی ہی

نقاب اپنی وہ چہرے سے اٹھاتا جھگڑتی رعنا
نظر آتی مجھے اُسدم عجب قدرت خدائی ہی

کرے پروانہ شوخی شمع سے کسطرح محفل مین
کہ ہمنے عشق مین تیرے بھی جان اپنی جلائی ہی

پڑھو تم زاہدو اکبار نماز عشق یان آکر
کہ ہمنے کوی جانان مین عبادت گہ بنائی ہی

اے شاہد ہمنے تو دیکھے ہزارون مہ جبین لیکن
وہی بھائے مجھے سب سے طبیعت جسپہ آئی ہی

ایک ساغر مئے اُلفت کا پلادے ساقی
اپنے در کا تو مجھے مست بنادے ساقی

جام کیا چیز ہی مجھ رند کے آگے ساقی
اپنے خم سی تو مرے مُنہ کو لگا دے ساقی

تشنگی حشر مین بھی مجکو نہو گی ہرگز
چشمک در کی اگر مئے تو پلادے ساقی

تیرا امکان کہان ہے ای لامکان والے
اپنا نشان بتادے ای بے نشان والے

ترچھی نگہ سے پیارے مارا ہی تونے مجکو
سیدھی نظر سے اپنی تم ہو جلانے والے

کس بیگنہ کے خون کا پیاسا ہوا ہی ظالم
ای تیغ و نیزہ خنجر تیر و کمان والے

بازار عاشقی مین کیونکر سبنے گا سودا
وہ ہین رقیب میرے جو ہین دکان والے

مت کر غرور شاہد وہ یاد حق مین ہر دم
محروم رہتے ہین وہ جو ہین گمان والے

تم دلربا ہمارے دل کے لبھانے والے
تم ہر طرح جہان مین جلوہ دکھانے والے

دل لے لیا ہمارا بو لا صنم یہ ہنسکے
واپس نہین ہین کرتے دل کے لیجانیوالے

صانع کی صنعتون پر دیکھو بغور عبرت
صورت بنانے والے پھر ہین مٹانیوالے

کس سے کہو نہین اپنا وہ راز درد پنہان
جا کر بسے عدم مین جو تھے سوجھانیوالے

اس میہمان سرا کا دیکھا عجب تماشا
آتے ہین آنے والے جاتے ہین جانیوالے

ساقی نے ہی پلایا جام شراب وحدت
مرشد کے جاؤن صدقے حق سے ملانیوالے

شاہد نثار اُن پر جو ہین حبیب داور
محشر مین عاصیون کے وہ ہین بچانے والے

ہم تو یارو مصطفے کی دلمین الفت لیچلے
زاہد و عابد یہ دونون تو عبادت لیچلے

بار عصیان سر پہ میرے حشر کا کچھ غم نہین
پیش حق ہم مصطفا کی بس شفاعت لیچلے

صدق دل سے جو پڑھے نام محمد پر درود
بس فرشتے لیکے تحفہ پیش حضرت لیچلے

حشر مین امت پہ اپنی ہون محمد مہربان
جام کوثر بس پلا کر سوے جنت لیچلے

عالم رویا مین تیری تو جھلک دیکھی نہین
اس لیے دنیا سے ہم تو دلمین حسرت لیچلے

غمزے سے تیرے جانان جاتی ہی جان عاشق | تیری نظر تو وہ ہے جادو دیا سحر ہے

ہوا کہ نظر ادھر بھی لطف و کرم کی تیرے
شاہد نظر کا تیری رہتا تو منتظر ہے

اور کو جلوہ دکھایا یار نے | ہم سے کیسا منہ چھپایا یار نے
اصل سے اپنی جدا ہمسکو کیا | پھر تماشا خود دکھایا یار نے
خاص قبلہ عاشقوں کا ہے یہی | جسطرف رُخ کو پھرایا یار نے
قتل عاشق ہو گیا اوسدم وہین | تیغ ابرو جب ہلایا یار نے
کیا کرین کعبہ مین جا ہم ڈھونڈنے | دل مین میرے گھر بنایا یار نے
اپنے رُخ سے جو لیا بُرقع اوٹھا | مست ہمکو خود بنایا یار نے

شاہد اب جاتی رہی دل سے دوئی
جام وحدت جب پلایا یار نے

ہاے تیرا محل خانہ دور ہے | بوسہ گاہ آستانہ دور ہے
تجھ تلک کیا جاسکے طائر خیال | ہاے تیرا آشیانہ دور ہے
جب ملے ہم سے تو یون کہنے لگے | ساتھ مین اور ونکے جانہ دور ہے
سخت منزل دور ہے میرا وطن | کیا کہون اپنا ٹھکانہ دور ہے
جو کہ تیرا قول ہے حبل الورید | ہم سے کرتا کیون بہانہ دور ہے
ہاتھ آئے قرب سے اوسکو شکار | کیا ملے جبکا نشانہ دور ہے

کرچکے شاہد سے وعدہ وصل کا
ہے ابھی تو وہ زمانہ دور ہے

شاہد مریض اُلفت اُسکا ہی اے طبیبو
صندل کے لگانے سے پھر دردسری کیون ہی

کہین ہم دیر مین گذرے کہین کعبہ مین جا ٹھہرے
نہین اک جا پہ ہم رہتے ہمارا نام ہرجائی
ہمارے عشق نے ظاہر کیا ہی عالم ہستی
فنا ہوتے نہین عشاق گر ظاہر مین مرتے ہین

خیال یار مین جس جا پہ ہم پہونچے ذرا ٹھہرے
دل عشاق مین گذرے کہین ہم لا ٹھہرے
اسی سے نیست ہوکر عالم باقی مین جا ٹھہرے
کیا خالی جو یہ خانہ تو اُس خانے مین جا ٹھہرے

ملے ہمراز گر شاہد اوسے بیشک سوجھا مین ہم
کہین شیر خدا نامے کہین ہم مصطفےٰ ٹھہرے

ازل سے تا ابد بس عشق کا آزار باقی ہی
چلائے تیر مژگان کے مرے سینے پہ ہین تمنو
نہ آئے یاد موسی بھی تری اس لن ترانی سے
وہ ہم سے کرتے ہین باتین ابھی نیچی نگاہون سے

یہی اب دلمین میرے آرزوے یار باقی ہی
مگر اک وار تیغ ابروے خمدار باقی ہی
کہ اب تک دلمین میرے حسرت دیدار باقی ہی
ہمارے درمیان اونکے حجاب عار باقی ہی

ابی شاہد عشق کا سودا کہان عقبیٰ مین پائیگا
ابھی عالم مین تیرے حُسن کی بازار باقی ہی

اے دل صنم کی ملتی نہین خبر ہے
اے لامکان والے تیرا مکان کہان ہی
کعبہ مین بتکدے مین ڈھونڈا صنم کو ہمنے
تیرا نہ گھر فلک پر رہتا نہ تو زمین پر
چشم یقین سے اوسکو دیکھو تو سب جہان مین

جسکے لیے جہان مین پھرتا تو دربدر ہے
مجکو پتا بتادے جس جا ترا گذر ہے
پایا نہین وہان بھی اے یار تو کدھر ہے
تو نے تو میرے دل مین اپنا بنایا گھر ہے
بیشک جمال اوسکا انسا نہین جلوہ گر ہے

تم ہو کلال خلق مصور بھی تمھین ہو
کس شان تجمل سے ہر اک شان مین آئے

سودا مجھے کیونکر نہ ہو خوبان جہان سے
تم موے سیہ زلف پریشان مین آئے

شاہد نے تمھین پایا ہے عالم صفات مین
تم تو ہو ہر اک بستی و ویران مین آئے

جلدی سے آؤ پیارے اب جان لب پہ آئی
تم مین تو شان وہ ہے اعجب از مسیحائی

اور دن پہ کس طرح سے رکھتے ہو مہربانی
ہم سے کھچے ہو کیسے کرتے ہو بے اعتنائی

کپڑے رنگے سے کیا ہو تن من رنگا نہووے
رنگ دوئی کو چھوڑ دے نے رنگ ایکتائی

دہوکا تم ہمکو دیتے ہم تم کو خوب سمجھے
مرشد کے اپنے صدقے کیا بات ہمین بتائی

صیقل اگر نہ ووے مرآت سے زنگ نہ چھوٹے
جب راہ ہمنے پائی تو کعبہ کی ہوئی صفائی

حیرت مجھے نہ کیون ہو مثل آئینہ کی صورت
صورت تمھاری پیارے ہر خلق مین سمائی

جلوہ گری ہے تیری عالم مین ہے تماشا
گہ تو ہی تاج شاہی گہ صورت گدائی

علم و عمل ہے ہرگز ملتا نہین صنم ہی
جب وہ خودی سے گذرے ملتی ہے تب خدائی

وجہ اللہ کے معانی شاہد نے ہین یہ جانے
باصر علی کی صورت جبسے ہے دیکھ پائی

عالم مین تیرے حسن کی یہ جلوہ گری کیون ہے
مہر تیری محبت کی اس دل مین بھری کیون ہے

ناز و ادا سے آنکھین کیا ہمکو تم دکھاتے
یو نہین تو نذر ہے دل جادو نظری کیون ہے

پہلے نظر کرم کی رہتی تھی ہم پہ پیارے
چتون تمھاری ہمسے اب ایسی پھری کیون ہے

حسرت صنم کی دل سے ملنے کی جلے کیونکر
رہتی ہے عاشقون کے آنکھون مین تری کیون ہے

صورت تمھاری پیارے دل مین بسی ہے سب کے
بس دل مین تمکو دیکھے آئینہ گری کیون ہے

تو دلبری ہنر مین تو غمزۂ نظر مین ‏ — تو حسن جلوہ گر مین جو کچھ کہ ہی سو تو ہے

وحدت کھلی یہ ہم پر عنصر مین تیرا مظہر — جان و تن و جگر مین جو کچھ کہ ہی سو تو ہے

تو روے ماہ تابان تو موے زلف پیچان — ہر شام و ہر سحر مین جو کچھ کہ ہی سو تو ہے

گلشن مین آکے دیکھا بلبل ہی گل پہ شیدا — ہر برگ و ہر شجر مین جو کچھ کہ ہی سو تو ہے

حور و ملک مین واللہ تیرا ظہور و جلوہ — تو جن مین اور بشر مین جو کچھ کہ ہی سو تو ہے

ذرے مین مہر انور قطرے مین ہی سمندر — تو سینہ و صدر مین جو کچھ کہ ہی سو تو ہے

ارض و سما مین کیسا تیرا ہے نور چمکا — کیا شمس اور قمر مین جو کچھ کہ ہی سو تو ہے

تو ہر لباس شاہی ہر بینوا گدائی — تو سمع اور بصر مین جو کچھ کہ ہی سو تو ہے

اس عشق نے ہی تیرا جلوہ مجھے دکھایا — تنویر ہر شرر مین جو کچھ کہ ہی سو تو ہے

جیسے صدف مین گوہر ہمکو ملا ہے دلبر — قلب و روح سن جگر مین جو کچھ کہ ہی سو تو ہے

مرشد نے ہی سو چھائی دل سے دوئی ہٹائی — تو نفع اور ضرر مین جو کچھ کہ ہی سو تو ہے

شاہد نے بس یہ جانا یکسو ہی زشت و زیبا
اہل نظر کے دل مین جو کچھ کہ ہے سو تو ہے

ای جان جہان تم تو ہر اک شان مین آئے — تم جلوہ نما صورت انسان مین آئے

مانند بوے گل کے ملا تجھ مین سب ہے صنم — گر دیکھ یقین دل سے تو پہچان مین آئے

بس ظاہر و باطن مین تو ہے قول تمھارا — در پردہ تھین تم ہو تن و جان مین آئے

پھیلا ہے ترے حسن کا عالم مین تماشا — موسیٰ بھی کوہ طور پہ حیران مین آئے

اس عشق نے کھویا ہمین بس دو نو جہان سی — کیا کفر کیا اسلام جب عرفان مین آئے

ہم عشق کے بندے ہین نہ کچھ کام مذہب سی — جانان پہ فدا دل ہو تو ایمان مین آئے

شاہد دانی الف تو دانائی

فدای جلوهٔ جانانه باشی — بمیدان وفا مردانه باشی
چو می با شیشه و پیمانه باشی — چو جان در تن در آجانانه باشی
دلا در بحر حسنش آشنا شو — ز شیخ خویشتن بیگانه باشی
ترا سیر گلستانش حرام ست — اگر بر بوی گل شیدانه باشی
بقید خانه تا عمر گذاری — فدای روی صاحب خانه باشی
خجل باشی به محشر پیش عشاق — اگر یک دم ازو بیگانه باشی

قدح بر گیر شاہد از مے عشق
به بزم عاشقان مستانه باشی

توئی عاشق توئی دلدار ہستی — توئی ہبینی توئی دلدار ہستی
انا من نور دیدم در حدیثے — توئی عالم ہمہ انوار ہستی
توئی باده توئی ساقی عالم — توئی مستان توئی خمار ہستی
توئی کعبہ توئی تبخانه داری — توئی مومن توئی زنار ہستی
توئی باد خزان فصل بہاری — توئی بلبل توئی گلزار ہستی
توئی عالم توئی قاضی و مفتی — توئی منصور بر سر دار ہستی
توئی اول توئی آخر ولیکن — توئی ظاہر توئی اسرار ہستی

بجز عشق خدا کارے ندارم
که شاہد را توئی مختار ہستی

تو مست و بیخبر مین جو کچھ کہ ہے سو تو ہے — ہشیار و باخبر مین جو کچھ کہ ہے سو تو ہے

یارسول اللہ جمال نور حق یکتا توئی
من رآنی شان بی صورت صمد توئی

بیگمان شان خدائی عین شان مصطفے
ما رمیت اذ رمیت کارہا مولے توئی

ہم ز چشم و دل وضو سوئے تو میخوانم نماز
ای حریم کعبہ ہم مسجد اقصی توئی

الذی اسری بعبدہ در حقت نازل شدہ
در شب معراج قرب قوس او ادنی توئی

قبلۂ و کعبۂ و عالم سوی شاہد بنگری
تو شفیع عاصیان و مالک فردا توئی

یارسول اللہ کریمی مولدی
یا حبیب اللہ رحیمی مرشدی

سید کونین ختم المرسلین
تو برائے جملہ عالم آمدی

جملہ عالم را ظہور از نور تست
گر نبودی جود فیض سرمدی

تکیہ گاہ و مسندت عرش برین
در مدینہ چون صدف گوہر شدی

یا شفیع المذنبین یوم نشور
جائے یابم در لوائے احمدی

یا نبی اللہ نمائی راہ حق
باز داری نفس من را از بدی

لطف فرما مر لبشاہد خستہ را
خبر گیری یا حبیب سیدی

بایقین دل بچشم بکشائی
مظہر کائنات مولائی

آنکہ معنے فثم وجہ اللہ
روئے عالم بخویش بنمائی

جان و دل را بہ تن فدا سازی
سوئے جانان شوی بسودائی

کیف مد الظل بہ بین درین عالم
کل شئ محیط السر مائی

الف بینی و ہم الف خوانی

در عشق ہر کہ فانی آن رفت در لقائی

وز دیدہ نگہ کرد بمن حجلہ نشینی
نازک بدنی شور جہان نمکینی

از ابرو مژگان بنشستہ پے صیدی
با تیر و کمان دشمن جان نکینی

بر دوش خود از کاکل پیچان بنہ دامی
کافر نگہی سنگدلی رہزن دینی

از پرتو رویش نہ بود چون ہمہ عالم
نامش پی دلہاست چو نقشی بہ نگینی

اول بفلک ہر صفتی بود نمایان
آخر چو گہر جلوہ نماشد بہ زمینی

محسود جہان مہر و صفا نور مجسم
مثلش بدو عالم نبود ہیچ حسینی

بشناس کہ این شاہد جان باختہ دارد
از سجدہ سنگ در او خط جبینی

بردہ دلم با غمزہ تازہ جوان ہاشمی
رنگ بہار اصطفی سرو چمان ہاشمی

ماہ عرب شاہ عجم جان جہان اتقی
نقش نگین اہتدا نام و نشان ہاشمی

چون نبود بذات او عز اب جد خودش
کز رخ او گرفت ضو جنس دوکان ہاشمی

نقد شکیب را ربود از نکتہ کرشمہ سنج
مہر سپہر اعتبار گوہر کان ہاشمی

شمع سبل شاہ امم فخر رسل دلیل کل
پرتو نور ایزدی روح روان ہاشمی

شاہد بینوای را صبر و قرار و عقل و ہوش
رفت بہ ہجر نورس گلشن جان ہاشمی

رباعی

شدم مست شوق جمال نبی
بدل ہست ذوق جمال نبی

نظر کن ای شاہد بعین الیقین
ہمہ تحت و فوق جمال نبی

ردیف ی

بجهان بجمال خود را بچه شکل شیدائی | ناگاه دلم ربودی با ناز و کج ادائی
از هجر دلفگارم که مرهمی ندارم | حکما چه نبض دیدند گفتند لادوائی
به نگاه تو قتیلم ز ابروی تو شهیدم | که مرا شکار کردی بجمال دلربائی
که فرمود اذکرکم با ذکر و یاد دستم | در حیرتم ای جانان ز خویشتن جدائی
زاهد بسوی مسجد راهب بدیر میرفت | از یار خالی دیدند نرسد کسی برسائی
هر صورتیکه دیدم جز یار خود نبینم | بیرون درون او خود در هر قبا در آئی
ای یار بی نصیبم در عشق تو خرابم | جرمم بگیر اکنون از بهر مصطفائی
بنظاره حقیقت خواهم شراب وحدت | مست الست سازی ز خودی بکن رهائی

شاهد بصدق باشی سازی در عشقبازی
هرگز خدا نیابی با خرقه ریائی

ای ترک کج کلاهی بجمال دلربائی | ای جلوه حق نمائی دل و جان من فدائی
از رخ تو مهر انور ای رشک مه لقائی | چه کنم که وصف حسنت بقسم خدا گواهی
دل زار من ربودی نکنی بمن جفائی | نظری بناز قربان بر من تو باز گاهی
درد فراق دارم ز دلم که دود آهی | در راه کوی جانان افتاد پر بلائی
آسان کسی نداند در عشق او تباهی | آن سرور دو عالم چون نام مصطفائی
بکسی که لطف سازی بگدا کنی تو شاهی | از عشق هر که خالی دور است از خدائی
گر حلقه میم آید تا حشر او پناهی | در هوای نقش بندم ز خودی بکن رهائی

شاهد مریض عشق است نه کند اثر دوائی

مین ہون غلام کمتر تیرے تو پاک در کا   مجکو تو مست و شیدا اپنا بنائے خواجہ

تم نور مصطفے ہو تم چشم مرتضے ہو   سلطان ہند و عالم حاجت روائے خواجہ

تم روح خواجہ عثمان تم دل ہو شاہ جیلان   قدرت سے مجکو اپنی صورت دکھائے خواجہ

ہے ذات سے تمھاری روشن چراغ چشتی   آنکھون مین دل مین میرے پرتو ضیائے خواجہ

دیدار سے تو اپنے مجکو کرو مشرف   رہتا ہے دل مین میرے شوق لقائے خواجہ

شاہد غریب خستہ تمسے یہ عرض کرتا
میری مراد دل کی جلدی بر آئے خواجہ

گنہ سے اپنے ہو شرمساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ   قبول توبہ تو کر ہماری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

عدم سے آنے فنا کے گھر مین نہ فکر کچھ بقا کی ہمنے   یہی ہو ذرات آہ و زاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

نہ کی عبادت خدا کی ہمنے نہ کی اطاعت نبی کی ہمنے   یہ یون ہی جاتی ہے عمر ساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

کڑی ہے منزل بروز محشر عذاب گور و صراط پل پر   مجھے بھروسا ہے ذات باری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

یہ عرض کرتا ہے تمسے شاہد نہ بھولو مجکو تم اب خدارا
تمھاری رہتی ہے یادگاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

جان و تن مین ظہور جانانہ   مالک الملک وحدہ خانہ

آب و گل سے نکل کے دیکھ ذرا   چاہ دل مین چھپا وہ جانانہ

شیشۂ دل مین کر تو روشن شمع   پھر ہو قربان مثل پروانہ

کعبہ کاشی بسائے دل مین   ہے اسی مین جمال جانانہ

شاہدا عشق مین فنا ہو تو
بقا حاصل ہو مثل حنانہ

نہ بھجوا غیر کے در پر یہی ہے آرزو دلبر
کہ اپنے در کا سگ مجکو بناؤ یا رسول اللہ

کرون فریاد کس سے جا نہین دنیا مین ہی متسا
بُرے اعمال کو میرے مٹاؤ یا رسول اللہ

خجل شاہد گناہون سے یہی امید ہی تمسے
عذاب حشر سے مجکو بچاؤ یا رسول اللہ

یارب مجھے دکھلاوے تجلای مدینہ
حامی ہوا اوسکا شہ والای مدینہ

کسطرح سے اون جانہو دل خلق کا روشن
جنت جسے کہیں وہ صحرا ہے مدینہ

اسواسطے ہی عرش پہ فخر اوسکو کہ گلشن
ہی قبلۂ کونین سے صحرا ہے مدینہ

کھُل جاتے ہین عقدے دل ناشاد کے اُس جا
کیونکر نہ ہون مین عاشق و شیدا ہے مدینہ

شاہد کو تمنا ہے خدایا کہ پس مرگ
مدفن ہو مرا ارض معلا ہے مدینہ

یارب یہ تمنا مجھے پہونچا ہے مدینہ
دیکھون مین تجلی شہ والا ہے مدینہ

مجھسے جو کوئی پوچھے تو کھاؤن مین یہ قسم
بس گلشن فردوس ہمین صحرا ہے مدینہ

کیا صلّ علےٰ شان نبی شان خدا ہے
جنت جسے کہتے ہین سہی جا ہے مدینہ

بیشک جو ترا در ہے وہ ہی قبلہ و کعبہ
کیونکر نہ ملائک ہون جبین سا ہے مدینہ

روضے پہ ترے چرخ تصدق ہوا کرتا
ہے زیر قدم عرش معلا ہے مدینہ

اللہ یہ ہے آرزو میری دم آخر
جب جان تن سے نکلے کہے ہاے مدینہ

شاہد تو ترے عشق مین رہتا ہی خستہ دل
کس دن وہ سے کہیگی یہ جا ہے مدینہ

منزل فنا بقا کی ہمکو دکھائے خواجہ
جان ہے نثار خواجہ دل ہے فدائے خواجہ

او سکو کنجی ملی ہے جنت کی
جامہ توحید ہے یہی کلمہ
علم حق گم ہوا ہے صوفی مین
دونو عالم کا ہے یہی قبلہ

جسنے دل سے کہا ہے الا اللہ
اس سے بس مدعا ہے الا اللہ
اونکے دل مین بسا ہے الا اللہ
سب کی حاجت روا ہے الا اللہ

لا الہ مین فنا تو ہو شاہد
با حصول بقا ہے الا اللہ

عشق دارم تو یا رسول اللہ
ہجر دارم تو یا رسول اللہ
باغ فردوس را نمی خواہم
تاج شاہی مراز خاک درت
ہر نفس غیرتِ زدل برخیز
روز محشر ترا شفیع دارم
جلوہ فرما بعالمِ رویا
عاشق آنست دل فدا سازد

بیقرارم تو یا رسول اللہ
دلفگارم تو یا رسول اللہ
خواستگارم تو یا رسول اللہ
خاکسارم تو یا رسول اللہ
یادگارم تو یا رسول اللہ
گنہگارم تو یا رسول اللہ
انتظارم تو یا رسول اللہ
جان نثارم تو یا رسول اللہ

کن مشرف زجلوہ شاہد را
چشم دارم تو یا رسول اللہ

بس اپنے عشق مین مجکو اوٹھاؤ یا رسول اللہ
کہ تم ساقی کوثر کے اور سرور دین و دنیا کے
نہ سمجھا کچھ حقیقت کو کہ حق کی معرفت کیا ہے

تماشا حق کی صورت کا دکھاؤ یا رسول اللہ
شراب عشق مولی کی پلاؤ یا رسول اللہ
مجھے اب خواب غفلت سے جگاؤ یا رسول اللہ

تمنے کہے اس زبان سے تو مُردے جلا دیے / سلطان شمس دین اور دنیا تمھین تو ہو

شاہد کو اپنے ناز سے مارا جلا دیے
بیشک ہمارے حق مین مسیحا تمھین تو ہو

خراب گشتم بشوق جانان چھپا لی انکھیان لگا کے ہمکو / بدہ تو جام شراب وحدت الست کر دے پلا کے ہمکو
اری جان عالم دلم تو دادہ دادہ سر بھی دینے کو ہون آمادہ / اگر نہ سر تن جدا چو منصور کہ بات حق پر سنا کے ہمکو

ونحن اقرب کہ خود بگفتہ پھر کیونکہ ہمسے چھپا تو رہتا
شاہد کہ غمگین فتادہ برخاک ملو تو میان اوٹھا کے ہمکو

ذاکر تو وہ نہین کہ جسے ذکر ہو نہو / گم ہو یہان تلک کہ جب ہین اور تو نہو
وہ شی جہا مین کون ہے جسمین کہ تو نہو / خالی وہ کون گھر ہے کہ جسمین سبو نہو
وہ دل نہین کہ جسمین تری آرزو نہو / وہ منہ نہین کہ جسمین تری گفتگو نہو
بلبل نہین چمن مین جسے جستجو نہو / وہ گل نہین کہ جسمین ترا رنگ بو نہو
ساغر ہو میکدہ ہو ساقی جو تو نہو / گلشن مین کیا مزا جو مرا ماہرو نہو
جنت مین نعمتین بھی ہین حور و قصور بھی / کیا لطف زندگی جو مرا خوبرو نہو
کیا خاک وجد پیدا ہو مجکو ای عارفو / محفل سماع مین مطرب ہو اور خوش گلو نہو

شاہد نماز کب ہو کہ جسکا وضو نہو
دیدار کب بھلا ہو اجو روبرو نہو

ردیف ہ

ہر مرض کی دوا ہے الا اللہ / جلوۂ حق نما ہے الا اللہ
قلب اس سے کھُلے ہے انسان کا / عاشقون کی غذا ہے الا اللہ

فلک گریاں جو اوسکے عشق میں ہے — بہایا اوسکے اشکوں نے یم کو
ہوا عرش بریں کو فخر اوسدم — شب معراج جب رکھا قدم کو
ہوا جو دل فدائے روئے جاناں — کریں کیا جا کے ہم دیر و حرم کو
مقام اپنا ہے اندر کوئے دلبر — کریں کیا لیکے ہم باغ ارم کو
تری فرقت سے میرا دل ہے مضطر — سہوں میں کب تلک تیرے ستم کو
عبث ہے کیا لگانے دل کسی سے — جو آیا وہ گیا ملک عدم کو
جمال اپنا دکھادے اے مسیحا — تو کر آزاد غم سے شاد ہم کو

ترے دیدار کا طالب ہے شاہد
نہ ملک و مال نہ جاہ و حشم کو

علم الیقین سے جانا واللہ مجھ میں تو ہے — عین الیقین سے دیکھا تیرا جمال ہر سو
عاشق وہی ہے کامل جز یار کچھ نہ دیکھے — مجنوں بجائے لیلیٰ دیکھے ہے چشم آہو
الفت میں تیری قمری گردن میں طوق ڈالے — پھرتی ہے جوش دل سے کرتی چمن میں کوکو
آئینہ دل میں دیکھی صورت جب اوسکی اوسدم — کر دور شرک دل سے پاوے تو اوسکو یکرو

دیکھے ہزاروں شاہد کیسے حسین لیکن
تمسا جہاں میں ہمنے پایا نہیں ہے خوشرو

عالم کے بوستاں میں تماشا تمھیں تو ہو — تم حسن دلربا دل شیدا تمھیں تو ہو
تم طور پر ضیا ید بیضا تمھیں تو ہو — مجنوں سے عاشق لیلے تمھیں تو ہو
تم عرش و چرخ و اختر و فرش زمیں ہو — تم خط پاک یثرب و بطحا تمھیں تو ہو
تم تو جہاں میں صورت مومن ہو برہمن — تم مسجد و ہم دیر و کلیسا تمھیں تو ہو

ردیف واو

از جمال حق عیان بر روے تو / قتل گشتم از خم ابروے تو

مہر تابان از رُخ نیکوے تو / مہ نو از خمِ ابروے تو

زکویت ہست پیدا باغ فردوس / ہست طوبی از قد دلجوے تو

مسلمان کعبہ را بتخانہ ہندو / عاشقان را قبلہ گاہ روے تو

شاہد آنرا عشق کامل در جہان
جان و دل را ہر کہ دارد سوے تو

اسم اعظم دعا ہے اللہ ہو / درد دل کی دوا ہے اللہ ہو

ذکر کُل انبیا ہے اللہ ہو / ذکر ہم مصطفیٰ ہے اللہ ہو

حامل عرش کا وظیفہ ہے / ہر ملک کی صدا ہے اللہ ہو

سب سے بہتر ہے شغل پاس انفاس / ورد کُل اولیا ہے اللہ ہو

زنگ دل سے یہی چھوڑاتا ہے / آئنہ دل کشا ہے اللہ ہو

نور حق جلوہ گر تو اونمین ہے / جنکے دل مین لکھا ہے اللہ ہو

گوش دل سے یہی صدا سُن لو / ہر طرف غل مچا ہے اللہ ہو

اپنی ہستی کو کر فنا اسمین / پھر تو حاصل بقا ہے اللہ ہو

ہر نفس ذکر کر تو شاہد یہ
راحت جان فزا ہے اللہ ہو

جہان مین فخر ہے شاہ عجم کو / محمد مصطفیٰ شافع اُمم کو

ترے در پر ملائک ہین جبین سا / نہین رتبہ یہ لوح و قلم کو

شہیدِ ناز کو تیرے بقائے جاودانی ہے | فنا ہو کر ہوے زندہ پئے دیدار رہتے ہین

نگاہون مین نظر مین دل مین شاہد کے ہو تم ہر دم
مکانِ یار کے پیچھے پس دیوار رہتے ہین

شاہ شہید دشت کرب و بلا سبطین | خون جگر محمد نور خدا اے سبطین
نور دل رسولان مصباح شاہِ گیلان | جان علی و زہرا چون حق نما اے سبطین
بالب مسیح عیسی آن ہم کلیم موسے | گویند ہمہ ملایک حمد و ثنا اے سبطین
لاریب شاہ خوبان سلطان تاز نینان | مثل جمال یوسف جلوہ نما اے سبطین
در عشق او فتادست اندر سرائے عالم | بشنو بگوش ہر سو ماتم صدا اے سبطین
از آب و گل بخوشبو تازہ بہار گلشن | میکرد ہر یک بلبل نغمہ سرا اے سبطین
ایمان و دین من این داریم حب سبطین | از مال و جان نثارم دل بن فدا اے سبطین

ای جسم ہاے قبلہ وی جانہای کعبہ
شاہد بدل تمنا شوق لقا اے سبطین

خالق کے ساری خلق مین پیارے حسین ہین | محبوب کبریا کے دولارے حسین ہین
لخت دل نبی و علی و بتول پاک | مشکل کشا جہانمین ہمارے حسین ہین
ہر دل عزیز ہر نبی سردار ہر ولی | جانباز عاشقون کے دولارے حسین ہین
نور نظر جناب رسالت مآب ہین | کونین مین خدا کے دولارے حسین ہین
لوگو کرو حسین کے غم مین تو چشم نم | دفتر گنہ کے دھونگے تمہارے حسین ہین
کیونکر نہ شاہ دین پہ دل ہو مرا نثار | ارض و سما بھی عاشق و زارے حسین ہین
رہتا ہے دل تو ہو شاہد کا اسلیے | محشر مین عاصیون کے سہارے حسین ہین

مرشد نے پتا اوسکا بتایا مجھے جب سے — بس نور محمد تو ہے چمکا مرے دل مین

سارے جہان مین ہمنے پایا نہین شاہد
پیارے مرے جانی ہے تری جا مرے دلمین

دل نادان کو ہم اپنے یہ سمجھاتے ہین — کہ سہل عشق نہین کسے قسم کھاتے ہین
عشقبازی مین کہان شرم وحیا رہتی ہو — جو کہ دانا ہین وہ دیوانہ بنے جاتے ہین
میرے دلبر کو خبر جاکے یہ کہدے کوئی — وہ تو دن رات ترے غم مین بسجاتے ہین
جو کہ عاشق ہین تری راہ مین صدمہ سہتے — پر زبان پہ ترا شکوہ نہ کبھی لاتے ہین

جان و دل مال فدا کرتے ہین شاہد عشاق
اپنے سرکو تو تری راہ مین کٹواتے ہین

ترے کوچے مین جو آتے نہین ہرگز وہ پھرتے ہین — نگاہ ناز سے تیرے تو وہ بے موت مرتے ہین
جہان مین تم مسیحا ہو جلاتے ہو تم مُردے — ترے عاشق جو بسمل ہین نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین
جہان پر شمع جلتی ہو وہان پروانے گرتے ہین — ہم حسن گاہ عالم مین سپئے دیدار پھرتے ہین
جُدا ہاہوت سے ہوکر یہان ناسوت مین آئے — دکھاتے دیکھتے جلوہ تماشا اپنا کرتے ہین
فنا فی الشیخ طے کرکے فنا ہو فی الرسول و سدم — سوم منزل مین جو آتے فنا فی اللہ کرتے ہین

اوسی دم سے تو پیدا ہو یہ سارا دمدمہ شاہد
جو آتے دم او جاتے ہین اوسیکا دم وہ بھرتے ہین

شراب شوق پینے سے ترے سرشار رہتے ہین — ہوے بیکار عالم سے تلاش یار رہتے ہین
غرض غوطہ لگانے سے ہو لبریز دریاے وحدت مین — براے جستجو معنی دُرِ شہوار رہتے ہین
مے وحدت کے پینے سے جو ہم بیہودہ بک جائین — سخن مستانہ کہتے ہین سُنے ہشیار رہتے ہین

جہان مین ہم نے اوسی کو پایا مسجد اور بتخانے مین
کیا بالا اور کیا پستی مین کیا بستی اور ویرانے مین

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہی باطن
جسی مین دیکھا اوسی کو پایا وہی تو ہے ہر خانے مین

دوئی کو دل سے نکال ڈالو پھر دیکھو جلوہ تم اوسکا ہر سو
فنا سے گذرو بقا مین آؤ جانان کے مل جانے مین

سب دیر و حرم مین ڈھونڈہ پھرے نہین پایا اوسکو ای یارو
جب غور کیا تب اوسکو پایا اپنے اس کاشانے مین

جب طور پہ اپنا نور دکھا کے موسئے کو بیہوش کیا
بس طور کو ایسا جوش ہوا تب سرمہ بنا جل جانے مین

گر عاشق ہو تو ایسا ہو معشوق پہ کر دے جان فدا
پھر شمع کو دیکھو تاب کہان کیا عشق ہے پروانے مین

مین بیشک اسکا شاہد ہون تم ساقی کوثر محشر ہو
پلا دے مجھے شراب طہور اب مست بنا میخانے مین

برلا مرے جانی یہ تمنا مرے دل مین
آجا مرے دل مین تو سما جا مرے دل مین

مجنون بھی اگر ہوتا کرتا وہ رشک ہم سے
ہوتا ظہور جلوۂ لیلے مرے دل مین

دیر و حرم و کعبہ مین ڈھونڈین کسے جا کر
رہتا ہی پری رو کا سراپا مرے دل مین

اندر وجود اپنے کے دیکھا تو ہے موجود
یثرب مرے دل مین ہی کلیسا مرے دل مین

ای اہل شرع حکم شرع کا نہ لگانا
ہی نعرۂ منصور انا الحق کا مرے دل مین

کر مست ہستم بحال مستان جو بے تمھارے شراب پنہان
بیک نگاہے دلم ربودی غم جدائی سے سینہ سوزی
ترا بخلوت اگرچہ یابم چھپاؤن سب سے مین تمکو سیان
بس جلوہ ریزی کنی تو بر من کہ مثل موسے دکھاوے درشن
بشوق دیدن تو بے قرارم سناؤن کسکو مین اپنی بتیان
زپردہ بیرون اگر درآئی پھر آوے او سدم نظر خدائی
بدو در عالم چو حشر برپا جو دیکھین او بھری تمھاری چھتیان
بر حال شاہد غریب بنگر نظر عنایت کی ہووے اسپر
من چہ گویم بیان احسان پیارے موری گہی ہین بھیان

سلطان ختم الانبیا صل علی یہ ہی تو ہین
وہ خواجۂ ہر دو سرا وہ شافع روز جزا
شیدا ہی جنپر کبریا وہ دلربا یہ ہی تو ہین
امت کو وان لینگے بچا وہ ناخدا یہ ہی تو ہین
وہ قبلۂ کون و مکان وہ کعبۂ ہر دو جہان
وہ نور چشم عارفان وہ نور قلب سالکان
وہ جان جان عاشقان وہ حق نما یہ ہی تو ہین
نور دل صاحبدلان شمس الضحی یہ ہی تو ہین
وہ صدر ایوان رسل وہ مخزن اسرار کل
سردار جملہ اولیا سالار سارے اولیا
وہ ہادی شمع سبل نجم الہدیٰ یہ ہی تو ہین
وہ مظہر خلق خدا بعد از خدا یہ ہی تو ہین
وہ دستگیر بیکسان وہ چارۂ دردنہان
لولاک جنکی شان ہی جنکی صفت قرآن ہی
پشت پناہ امتان خیر الوری یہ ہی تو ہین
جنپر فدا رحمن ہی وہ مصطفےٰ یہ ہی تو ہین

وہ خسرو خلق خدا وہ حامی شاہ و گدا
شاہد کے وہ حاجت روا مشکلکشا یہ ہی تم ہین

بتون کو ہے تم نے نہال کیا پھر کیونکہ ہمین محروم کیا
کرو لطف و کرم کی مجھ پہ نظر حضرت مخدوم اعز الدین

مقبول خدا و الاگوہر مرے دل کو کرو اب تو خوشتر
ہے چشمۂ فیض جہان یہ در حضرت مخدوم اعز الدین

اس عالم مین ہے کیا رتبہ گھستے ہین ترے در سے ماتھا
کیا حور و ملک کیا جن و بشر حضرت مخدوم اعز الدین

اولاد علی آل اطہر شہدا سے تمھین ہو نور بصر
شاہد کے پناہ روز محشر حضرت مخدوم اعز الدین

اشرف العارفین نصیر الدین
اکرم السالکین نصیر الدین

ہے چراغ خانۂ نظام الدین
نیّر صدر نشین نصیر الدین

ایک عالم تو ہے فدا تم پر
اے مرے نازنین نصیر الدین

جلوۂ نورِ مصطفےٰ تم مین
اے مرے مہ جبین نصیر الدین

کرو اس وقت تم مدد میری
حامی دین متین نصیر الدین

تم تو روشن چراغ دہلی ہو
اے مرے حق گزین نصیر الدین

مہر کرتے تمھین ہو ذرے کو
اے مرے شمس دین نصیر الدین

ہے نگہ تم مین شمس تبریزی
اے مرے کاملین نصیر الدین

کمترین یہ غلام شاہد ہے
اے مرے دل نشین نصیر الدین

چشم دیدم جمال جانان لگائے بیٹھے ہین تم سے نینان

نہ دل نہ ہوا نہ روح رسا ہوئی آجکی شب معراج تھین

مومن نہ کہے شاہد اوسکو جو دل مین کرے کچھ شک اپنے
کس طرح گئے تا عرش اعلے ہوئی آجکی شب معراج تھین

ہمین کافی ہے اے مرے ماہ لقا تیری ایک نظر پڑجانے مین
مرے دل کو ہے ایسا چور کیا جیسے شیشہ وسنگ ٹکرانے مین

کرو اب نہ ستم ذرا بولو صنم اس دل پر ہے اک کوہ الم
فرہاد کہا دیا تو نے لقب لب شیرین کے ہلجانے مین

کیا دیر و حرم سے کام ہمین جو مقام کیا کوئے دلبر مین
ہم حج وطواف اوسے جانے ہین بس جانان کے ملجانے مین

اسد غنی ترا حسن وجمال اک عالم کو کیا مائل ہے
بس عشق مین تیرے جلتا ہون جون شمع صفت لہرانے مین

مین شاہد ہون تیرا عاشق زار نہین دلکو مرے ہی صبر وقرار
گر نکلے آہ مرے دل سے تو اک درد او ٹھے کاشانے مین

اے مرد خدا شہ دین پرور حضرت مخدوم اعز الدین
رہے سایہ ترا میرے سر پر حضرت مخدوم اعز الدین

کرو میری مدد اسوقت آکر گھیرے ہے مجھے غم کا لشکر
اب بہر خدا لو جلد خبر حضرت مخدوم اعز الدین

کیا عرض کرون غم کا دفتر ہے بار الم میرے دل پر
تمسے نہ کہون کس سے جاکر حضرت مخدوم اعز الدین

دین و دنیا کی مری سب حاجتین برلائینگے
نار دوزخ سے وہان بیشک نہ مجھے لینگے بچا
سارے عالم کے لیے مشکل کشا یہ ہی تو ہین
عاصیون کے شافع روز جزا یہ ہی تو ہین

شاہد بھلا جائے کہان یہ آستانہ چھوڑکر
کونین کے خیر الوری حاجت روا یہ ہی تو ہین

اے صلِ علٰے محبوب خدا ہوئی آج کی شب معراج تمھین
سبحان الذی اسرے بخدا ہوئی آجکی شب معراج تمھین
اے صدر نشین قوسین ادنے جامہ توحید حق سے پہنا
کیا وصال ہوا اللہ اللہ ہوئی آجکی شب معراج تمھین
اس جلوۂ و شان سے رسول گئے وہ حُسن کو یوسف بھول گئے
ہے روے محمد روے خدا ہوئی آجکی شب معراج تمھین
موسے نے کہا کیا ہے دلبر ہے نور الٰہی زیر نظر
ایسا ہم نے دیکھا نہ سُنا ہوئی آجکی شب معراج تمھین
گیا خلد مین جب وہ ماہ لقا ہوے حور و ملک دل و جان سے فدا
سب بول اُٹھے سُبحان اللہ ہوئی آجکی شب معراج تمھین
نہ حور و ملک نہ جن و بشر وہان جلتے ہین جبریل کے پر
نہین کوئی بھی اُوس تک پہونچا ہوئی آجکی شب معراج تمھین
سدرہ پہ رہے جبریل امین رہے تینو ملائک بھی غمگین
رفرف بھی رہا قدرت بخدا ہوئی آجکی شب معراج تمھین
پائے عقل سمند کے لنگ ہوے تا عرش برین سب تنگ ہوے

تیر مژگان کا لگا ہے دل پہ کاری اندنون
اسلیے ہر دل کو میرے بیقراری اندنون

چین اکدم فرقتِ دلدار مین مجکو نہین
دن کو وحشت رات کو اختر شماری اندنون

بلبلو مژدہ سنو ہو باغ مین نغمہ سرا
باغ مین گلرو کی ہے آتی سواری اندنون

ساقیا مجکو نہین ہی خواہش جام ریا
بادۂ وحدت کی ہو مجکو خماری اندنون

بعد مردن وصل کا مژدہ سنایا یار نے
اسلیے مجکو تو ہو اب زیست بھاری اندنون

غیر اپنا بس نظر آتا نہین ہے عشق مین
دل سے اب جاتی رہی ہو شرمساری اندنون

اب یقین لازم نہین شاہد سے پردہ ہر رو
کر رہا ہے تم پہ وہ بس جان نثاری اندنون

لے فرش زمین سے عرش تلک کہین پایا کسی نے مکان نہین
وے رکھتا نشان وہ تو ہے صنم کرو دل سے یقین وہ کہان نہین
ایک جام کیسا پلا دیا تو نے سب کو دل سے بھلا دیا
ہر شئے مین جلوہ دکھا دیا کہ زبان پہ جسکا بیان نہین
شاہد سخن کو تو مانیے اسس خانہ خدا کو تو جانیے
پایا تو ہمنے اس دل مین ہے جو یہان نہین تو وہان نہین

خواجۂ ہر دو سرا خیر الوریٰ یہ ہی تو ہین
روی محمد مصطفےٰ شان خدا یہ ہی تو ہین

جملہ زمین و آسمان پیدا ہوے جنکے لیے
آج وہ نور خدا نور خدا یہ ہی تو ہین

رخسے تمے روشن ہوا فرش زمین سے عرش تک
چشم الیقین سے دیکھلو شمس الضحیٰ یہ ہی تو ہین

محبوب رب العالمین کرسی نشین ادنا کے ہین
بس سرور کل انبیا بدر الدجیٰ یہ ہی تو ہین

لولاک انکی شان مین جنکی صفت قرآن مین
پڑھتے ملائک اور خدا صل علیٰ یہ ہی تو ہین

کہ ہر شے مین شان اوسکی آکر سمائی
حقیقت مین ہولی ملا ہمکو یارو
کہ حق مین تو رہتی ہین مستونکی آنکھین

نہین جنکی آنکھین کہان دیکھتے ہین
ہر مظہر اوسیکا جہان دیکھتے ہین
جدہر دیکھتے ہین وہان دیکھتے ہین

دل نور وحدت سے کہتا ہے شاہد
بظاہر کہین ہم نشان دیکھتے ہین

تمھاری نگہ کے جو مارے ہوے ہین
ترے ناز سے جو کہ کشتہ ہوے ہین
مرے دل مین الفت جو تیری سمائی
مئے جام وحدت کا جسنے پیا ہے

شہیدون مین وہ تو شمارے ہوے ہین
وہ درجہ شہادت کا پائے ہوے ہین
تو دل سے سبھی کو بھلائے ہوے ہین
وہ دنیا و دین کو بھلائے ہوے ہین

جو دل کو دکھاتے ہین شاہد تمھارے
وہ عرش برین کو ہلائے ہوے ہین

محبت کا خنجر جو کھائے ہوے ہین
طواف اوسکا کیونکر نہوا ونکو ہردم
نہین غیر کا خیال لاتے ہین دل مین
عجب ناز و غمزے سے آمد ہے اونکی
خفا ہین وہ ہم سے خطا کیا ہوئی ہے
مئے جام الفت کا ایسا پلایا

وہ درجہ شہادت کے پائے ہوے ہین
جو اندر حرم کے در آئے ہوے ہین
وہ پردہ دوئی کا اٹھائے ہوے ہین
وہ عاشق کے دلکو بھائے ہوے ہین
جو برقع مین منھ کو چھپائے ہوے ہین
جو ہستی کو اپنی بھلائے ہوے ہین

شب و روز دنیا مین تھا جسکو ڈھونڈا
وہ شاہد کے دل مین سمائے ہوے ہین

فنا ہو تو شاہد مرے ذکر ہو مین
تو مجھ مین نہان ہو مین تجھ مین عیان ہون

فدائے جلوۂ حسن بتان ہون
فراق یار مین ایسا پھرا مین
عوارض عشق سے درد جگر ہے
حرم مین دیر مین کیسا پھرا مین
اگرچہ پیر ہون عمر رسیدہ
نگاہ یار کیا میٹھی چھری ہے

شہید خنجر و تیر و کمان ہون
کہ شکل چاند آخر ناتوان ہون
تری فرقت مین پیارے نیمجان ہون
کہ دل مین اپنے لب یا تا نشان ہون
سراسر عشق مین تیرے جوان ہون
ذبح ہون گر تو تو بھی نیمجان ہون

زلیخا کی طرح ہے عشق شاہد
بقید گیسوے ماہ کنعان ہون

حق تو راضی ہو عشقبازی مین
عاشقی کا نہین ہو کام آسان
خون دل سے کرین وضو عاشق
ہون جو عاشق نیاز سے اپنے
اُس سے غافل تو کیون ہوئے دلدار
تیرے درگا گدا ہوا ہون مین

گر حقیقی ہو یا مجازی مین
ملے معشوق جان گدازی مین
نور حق دیکھ لین نمازی مین
سر کو دیتے ہین بے نیازی مین
جس طرح طفل خاکبازی مین
کرلے تو اپنی دلنوازی مین

اے مرے بادشاہ ذی کونین
رکھ تو شاہد کو سرفرازی مین

صنم کا جو دلمین نشان دیکھتے ہین
کہ جلوہ ہم اوسکا عیان دیکھتے ہین

دین و دنیا کا مین نہین طالب
ہان طلبگار ہون تو تیرا ہون

نہ تو زاہد ہون اور نہ عابد ہون
پر گنہگار ہون تو تیرا ہون

نہ مین میخوار ہون نہ رند ہون مین
پر مین سرشار ہون تو تیرا ہون

کفش بردار ہون غلام ترا
ناز بردار ہون تو تیرا ہون

تیری زلفون مین پھنس گیا دل ہی
ہان گرفتار ہون تو تیرا ہون

تیر مژگان کمان ابرو سے
ہان دل افگار ہون تو تیرا ہون

تو جو چاہے تو دے شفا مجکو
کیونکہ بیمار ہون تو تیرا ہون

نہین جنت مین حور کی خواہش
ہان طلبگار ہون تو تیرا ہون

دے چکے دل کو ہم تجھے جانان
گرچہ غمخوار ہون تو تیرا ہون

دل سے شاہد تمھارا شیدا ہو
عاشق زار ہون تو تیرا ہون

بتاتا یہ تمکو مین اپنا نشان ہون
تمھارے ہی دلمین مین تیر فشان ہون

جدھر کو کرو رُخ ادھر دیکھو مجکو
مین ہر سمت قبلہ تمھارا عیان ہون

مین ارض و سما ہون مین عرش برین ہون
کہین ہون مکان ہون مین کون و مکان ہون

نہین مجھسے کوئی جگہ ہیگی خالی
جہان مجکو دیکھو وہان بیگمان ہون

کہین مین زلیخا دل و جان سے شیدا
کہین گرم بازار ماہِ کنعان ہون

کہین ہون مین لیلی کہین قیس مجنون
کہین ہون مین ناقہ کہین ساربان ہون

مین جان ہون مین تن ہون مین جسم و جان ہون
تمھین تم مین گم ہون تمھین مین عیان ہون

سرِ دار منصور بولا انا الحق
یہ میری زبان ہے مین اوسکی زبان ہون

جو دل مین گمان رکھتے ہین اونکو ہی کہان دید
پردے سے باہر آگئے ظہور اپنا دکھایا
کر دو مجھ پہ نظر مہر کی سلطان دو عالم
عالم مین جسے چاہو اوسے شاہ بنا دو
تم ہم سے کشیدہ ہو بھلا کس لیے رہتے
اودل نے تجھے ڈھونڈا کیے عالم مین پھرے ہم

ایسون کی وہ آنکھو نہین نظر آتے نہین ہین
پھر کسطرح کہتے ہین کہ ہم پردہ نشین ہین
تم نیر افلاک ہو ہم ذرہ زمین ہین
ہم تو ترے در کے ہین گدا خاک نشین ہین
کیا تیری محبت مین خطاوار ہمین ہین
آخر کو تری یاد مین ہم گوشہ نشین ہین

شاہد کی نگاہو نمین سمائے ہوے دل مین
میری رگ گردن سے بھی زیادہ وہ قرین ہین

یہ دل تو اب جان سے کہ رہا ہے کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون
یہ امر رب سنا رہا ہے کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون
کہ ہون مین شاخ درخت لاہوت ہون مین گلہای باغ ناسوت
ہر ایک بلبل تو خوشنوا ہے کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون
فلک پہ مہر و ماہ و اختر کہ تیرے رُخ سے ہین سب منوّر
ہر ایک ذرہ چمک رہا ہے کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون
جمایا ہر رنگ مین اپنا نقشہ عجب یہ قدرت کا ہے تماشا
کہین وہ ظاہر کہین چھُپا ہے کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون
جو بحر وحدت مین آگیا ہے تو شاہد اوسمین وہ گم گیا ہو
جون قطرہ دریا مین مل گیا ہے کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

عاشقِ زار ہون تو تیرا ہون
ہان طلبگار ہون تو تیرا ہون

باغ جہان مین آئی فصل بہار جانان ۔ ہر گل مین بو سمائی بلبل و نہار جانان
رخ سے تمھارے جانان روشن ہوا ہی عالم ۔ دیکھا ہے ہمنے جسکو پہنے شعار جانان
بس عشق نے تمھارے جلوہ گری دکھائی ۔ ہر چیز مین ہون پاتا نقش و نگار جانان
بھائی نہ سیر گلشن کیا ہو بہار جنت ۔ ہمکو فقط ہی بھاتا مسکن دیار جانان
جب سے شراب الفت ساقی نے ہی پلائی ۔ آنکھون مین دل مین میرے رہتا خمار جانان
ہر تار سے نکلتی آواز معرفت کی ۔ کر غور جان تن مین بولے ستار جانان
کعبہ یہی ہے میرا قبلہ یہی ہے ٹھیرا ۔ ہوتا ہو سجدہ اپنا سوئے وقار جانان

رکھتا نہ جاہ و حشمت دنیا مین مال و دولت
بس اے فقیر شاہد کر دل نثار جانان

بت کو بٹھا کے سامنے یاد خدا کرون ۔ اوسکا کرون طواف اور حج کو ادا کرون
کعبہ تو خالی یار سے پھر حج کو جائے کیون ۔ دل تو خدا کا گھر ہے اسی مین رہا کرون
کیا فکر ہو معاش کی کیا ہو تلاش دوست ۔ اس چند زندگی مین مین کیا کیا کیا کرون
مثل حیات خضر دل بریان ہو عشق مین ۔ درد فراق یار مین تڑپا کیا کرون
گر کر شمع پہ جل بجھا پروانہ لطف کیا ۔ جب تک جیو نمین عشق مین تیرے جلا کرون
دھوئین گنہ کی وصلیان ہین میری چشم نم ۔ ہر دم خدا کی یاد مین آہ و بکا کرون

شاہد نے پیش یار تو دل نذر کر دیا
اب کیا ہی میرے پاس جو اُسپر فدا کرون

ہم عاشق جانکاہ دل افسردہ حزین ہین ۔ معشوق بھلا کرتے ہین دل شادکہین ہین
بس ظاہر و باطن مین کھلی جنکی ہین آنکھین ۔ اُسکو تو وہی دیکھتے جو چشم یقین ہین

نازنینوں ہوں لو سودا مرا ‌‌ — دل نیچنے آئے سر بازار ہم
عرض کرتا ہوں تری درگاہ میں ‌‌ — دین و دنیا میں نہو وین خوار ہم
آپڑی کشتی مری منجدھار میں ‌‌ — کیسے اوتریں اب تو دریا پار ہم
اے خدا کیجیو مدد بہر حبیب ‌‌ — یا محمد کہکے اُتریں پار ہم
جبکہ پوچھیں قبر میں منکر نکیر ‌‌ — ق — بس کریں اونسے یہی تکرار ہم
عبد ہوں میں خالق عز و جل ‌‌ — اور غلام احمد مختار ہم
بال سے باریک راہ پل صراط ‌‌ — ہو مدد تیری تو اوتریں پار ہم
نیک و بد تولیں جو واں میزان میں ‌‌ — تول پوری ہو نہوں لاچار ہم
جب سوا نیزے پہ آوے آفتاب ‌‌ — تب ہوں ظل حیدر کرار ہم
تشنگی غالب ہو جبدم حشر میں ‌‌ — آب کوثر سے ہوں بس سرشار ہم

شاہد عاصی پہ ہو لطف نگاہ
تم سے کرتے یا نبی اظہار ہم

ردیف نون

روشن ہمہ عالم بہ ضیای عربستان ‌‌ — چشم و دلم مشتاق بہ لقائی عربستان
مائل نشوم جانب خوبان جہان ہرگز ‌‌ — باللہ دل ماست فدائی عربستان
جان و دل و ایمان خود را تبو دادند ‌‌ — راضی ہمہ عشاق برضائی عربستان
از جان بلال عاشق صادق رسول بود ‌‌ — دندان شکست اویس برائی عربستان
در شان علی لحمک لحمی شدہ نازل ‌‌ — خود را چہ فنا کرد بہ بقائی عربستان
شاہد نہ ہے قسمت کہ روی سوی مدینہ ‌‌ — بس گلشن فردوس ہمہ جائے عربستان

عشق ہے پروانہ سا دلمین مرے
مشتاق ہین دیکھین ترا رخسار ہم

ہو تجلی طور دل مین جلوہ گر
لیکے جائین حسرتِ دیدار ہم

پیش حضرت لیچلو تحفہ درود
تاکہ ہو وین سرخرو دربار ہم

عشقِ حضرت لیچلے ہم حشر مین
تا نہو وین زرد رو سرکار ہم

عشقِ احمد عین ہے عشقِ خدا
کفر ہو اسمین جو کرین انکار ہم

عشقِ ایسا ہو تجھے حنّانہ سا
تا رہین دائم مشغہ ابرار ہم

بادۂ وحدت سے رہتے مست ہین
کار دنیا سے ہوے بیکار ہم

ہم تو بحرِ عشق مین ڈوبے ہوے
مست رہتے ہین وے ہشیار ہم

دید کا جلوہ ترا ہر سو عیان
غیر کو دیکھین نہین زنہار ہم

جب سے بھولے ہین مزا قند و نبات
تب سے تیری سُن چکے گفتار ہم

پردہ ہم سے اب نکرا مخفی مکان
ہین بسے تیرے پسِ دیوار ہم

کیون ڈراتے ہو خم ابرو سے تم
رکھ چکے سر کو تہِ تلوار ہم

بعد مردن قبر پر گر ہو مسیح
جی اوٹھین سن لین تری رفتار ہم

سر پہ میرے اسقدر بارِ گنہ
کب اوٹھا سکتے گنہ کا بار ہم

تم شفیع المذنبین روز جزا
ہون مین عاصی تا نہون لاچار ہم

ہم شراب دنیوی پیتے نہین
مست رہتے ہین ترے سرشار ہم

دین و دنیا کی نہین خواہش مجھے
ہوے تیرے طالب دیدار ہم

اے طبیبو کیا بھلا اب ہو علاج
جو کہ رہتے عشق کا آزار ہم

وصل کا ساغر ملے تو ہو شفا
ہین جو تیرے عشق مین بیمار ہم

دل دادگون کو تم نے کیسا تو ہے جلایا
ہم جستجو مین تیری ہستی سے اپنی گذرے
دیکھو عجب تماشا عالم مین ہے یہ میرا
گہ شمع رو بہ محفل گہ پروانہ سوز دل
خندان وگاہ گریان غمگین وگاہ خرم

فریاد جا کرینگے روز حساب ہم
گہ دیر وگاہ کعبہ پھرتے خراب ہم
گہ طفل وگاہ پیر وگہ تو شباب ہم
گہ بلبل وگاہ گلشن گہ بو گلاب ہم
گہ وصل وگاہ فرقت کہتے حجاب ہم

شاہد زبان خموشی دل مین سمجھ تو اپنے
گہ آدم وگاہ حوا گہ بو تراب ہم

خود را بہ کوی جانان خستہ خراب دیدم
تیر نظر تو مارا مجروح سینہ کردی
بر اسپ شاہ خوبان آمد بسیر بازار
دل من حزین بحسرت جلوہ کنی بدگیر
با حسن خویش ایجان از من مکن تکبر
پروانہ عشق دارد بر رو شمع کہ ردشن

معشوق راز عاشق اندر حجاب دیدم
کز آہ سوز آتش دل را کباب دیدم
خلق حسد الشوق ہمراہ رکاب دیدم
محروم شد بدیدن بر رو نقاب دیدم
باشد کہ چند روزہ حسن و شباب دیدم
بلبل فدای از جان بر بو گلاب دیدم

شاہد کہ دل چہ بندی اندر سرای فانی
عمرت چنین بدریا مثل حباب دیدم

دل فدائے سید ابرار ہم
عشق احمد ہو جسے آئے سُنے
اک غلام کمترین امت سے ہون
تم ہو نور شمع بزم کبریا

جان نثار احمد مختار ہم
نعت مین کہتے ہین چند اشعار ہم
لا الٰہ کا کرتے ہین اقرار ہم
مثل تینگہ جلتے ہین ہر بار ہم

چو بزم مصطفےٰ آرای ز چشم اشکبار ریزد
چه گویم دل که مضطر بود شب جائیکه من بودم

بجلوهٔ و شان می آید درین بزم شه خوبان
قبا توحید در بر بود شب جائیکه من بودم

بیا شاهد درین محفل تماشا جلوهٔ حق بین
که ساقی جام کوثر بود شب جائیکه من بودم

غریق بحر وحدت ام کدامم من بچه مانم
ندانم نیست یا هستم که خود را من نمی دانم

نه دین مذهبی دارم مگر من کافر عشقم
نه گبرم من نه ترسا ام نه هندو نه مسلمانم

که عشقت در دلم دارم دگر چیزی نمی دارم
بنازت دل فدا سازم برویت جان قربانم

گر از کتم عدم آدم بر آوردی درین عالم
ز جلوهٔ خود عیان کردی ز رازِ سرِ پنهانم

توئی بالا و هم پستی توئی دریا و هم بری
توئی لولو و هم مرجان دگر چیزی نمی دانم

توئی رومی توئی شامی توئی مکی توئی مدنی
توئی شاه نجف اشرف توئی بغداد من دانم

توئی شاخ و ثمر دایم توئی برگ و شجر قائم
گل و خوشبو عنا دل را برای من گلستانم

منم رسوا و بدنامم ندارم چاره جز عشقت
منم رندِ خراباتم مقامم کوی جانانم

ندیدم صورت لیلی بجلوه خود دلم بردی
بآتش عشق دلسوزی چو مجنون دل پریشانم

بمکتب عشق من رفتم سبق اول همی خواندم
الف گفتم الف گویم الف دانم الف خوانم

نه بیند شاهد مسکین درین عالم بجز حسنت
ترا بینم ترا جویم ترا هر لحظه می خواهم

الفت کے میکدے سے پیتے شراب هم
خونِ غمِ جگر سے کرتے کباب هم

مکتب سے دل اٹھا ہی عالم سے جا کہنا
افسانه عشق گر کی پڑھتے کتاب هم

اس چند زندگی مین کیا کار هو دو عالم
دریا رواں کو دیکھا مثلِ حباب هم

شنیدم قصهٔ عشقِ زلیخا
گہ حسن گرم تو بازار دیدم
ولیکن زاہد لبظاہر بت پرستی
بہ تسبیح رشتۂ زنار دیدم
کہ دارد عشق بلبل سوز در دل
بخوشبوی گل گلزار دیدم

بیا شاہد درین ملک حقیقت
بہر صورت جمالِ یار دیدم

ای نبی آخر زمان مشتاق دیدار توام
وی باعث خلق جہان مشتاق دیدار توام
ای کعبۂ ہر دو جہان وی قبلۂ کون و مکان
ای سرور پیغمبران مشتاق دیدار توام
ای شفیع المذنبین وی رحمۃ للعالمین
ای ذمہ دار عاصیان مشتاق دیدار توام
ای سرگروہ انبیا وی خواجۂ ہر دو سرا
پشت پناہ امتان مشتاق دیدار توام

جبریل دربانی کند بر آستان مصطفیٰ
شاہد غلام ہیچدان مشتاق دیدار توام

بشوق روی جانانہ پئی دیدار میگردم
پئی سودای حسن او سر بازار میگردم
بہ گلشن سیر می بینم چو بلبل عشق من دارم
گل توحید می جویم نہ من بیکار میگردم
طوافِ کعبہ میسازند برای حج ہمہ حجاج
مرا ہر دم ہمین حاصل بگرد یار میگردم
ز دستِ ساقی جام شراب عشق می نوشم
بجوش حال مستانہ بکوی یار میگردم

خدایا کن نظر رحمت بشاہد بلگرامی را
غلام خواجگان چشتم قلندر وار میگردم

چہ روی حسن دلبر بود شب جائیکہ من بودم
غلام ماہ انور بود شب جائیکہ من بودم
بہ بین آن مصحف روی ز زلفش عنبرین بوئی
دماغم زان معطر بود شب جائیکہ من بودم

ہان ازل سے یان تو لائے درد دل
کیا کہون مین ماجرا لائے درد دل

ہان تمہارے عشق مین جلتا ہون مین
جان میری لیکے جائے درد دل

میرے دلمین درد ہی عشق بتان
ہی یہ جلوہ حق نمائے درد دل

تھے جو افلاطون و لقمان بو علی
پر نہ لائے وہ دوائے درد دل

اے طبیبو مین مریض عشق ہون
معالجہ سے کب جائے درد دل

اے مسیحا رحم کر مجھپر ذرا
کچھ دوا دے اب اسے درد دل

جو کہ محرم راز تھے وہ چلدیے
کسکو اپنا اب سنائے درد دل

مین شراب عشق احمد پی چکا
کیون نہ نکلے منہ سے ہائے درد دل

اک زمانہ ہو چکا اے سب بے خبر
کب سے ملک شاہد سنائے درد دل

مرا درد دل ہے سنانیکے قابل
سچتے کی ہین باتین تلانیکے قابل

محبت سہی تیری کیا جوش دل نے
کہ چھپتا نہین اب چھپانیکے قابل

مرے دل مین گھر جو بنایا خدا نے
تو دیر و حرم ہی بھلانیکے قابل

تری تیغ ابرو نے گھائل کیا ہی
ہو مرہم بھلا کیا لگانیکے قابل

کرو جلوہ مجھ پر بھلا اے مسیحا
ہی مردہ تمہارا جلانیکے قابل

سُنا وصف شاہد نے جب سے تمہارا
لگا دل ہے تم سے لگانے کے قابل

ردیف م

درین انسان جمال یار دیدم
بہر سو جلوہ دلدار دیدم

ردیف ل

از سوزِ دل دارم فغان بادردِ ہجران دربغل — اندر دل دردِ نہان باچشمِ گریان در بغل
من چہ گویم از کسے دردِ دل رازِ نہان — انچہ برمن میگذشت بادردِ نہان دربغل
ای شافعِ روزِ جزا دارم امیدے بر عفو — از جرم و عصیان منفعل سربدامان دربغل
ہرکہ نوشد جام وحدت آنکہ بیند نورِ حق — چون از درِ میخانہ گیرند جام مستان دربغل

من از مصوریافتم از بہرِ تسکین شاہدا
دارم چو مصحف نزدِ خود تصویرِ جانان دربغل

پہلو سے میرے کسلیے باہر نہ جائے دل — جویا ہی جسکا پاس جو اوسکو نہ پائے دل
دیوانگی کی اوسکو سزا کس طرح نہو — اُلجھا ہماری زلف سے وحشت جائے دل
مطلوب خود ہی کسکو کہان ڈھونڈتے پھرین — خلوت نشین نہین ہی کوئی ماسوائے دل
جسکی ہی آرزو وہ اسی مین ہی جلوہ گر — اظہار جاکے کس سے کرین مدعائے دل
ایک دل ہی سارے بت ہین محلِ ظہور ہی — رکھدیتے ورنہ سنگ اُٹھا کر بجائے دل
سب اہلِ قال حال سے ہوجائین مطلع — دامن کی دھجیان جو ہیانپر اُڑائے دل
خطرہ دوئی کا اپنی کہان سے بتائیے — ایزد نما ہے آئینہ خود نمائے دل
یہ انتہائے عشق ہی خود ہی نہین رہے — پہلی جو سر گذشت تھی کبتک سنائے دل
جوکچھ ہی دل ہی اور سوا اسکے کیا کہون — باہر ہی گفتگو سے یہان ماجرائے دل
شاہی ملی جو ہمنے خودی کو جلا دیا — اس جا پہ دودِ آہ ہی بالِ ہمائے دل

بن جائے عینِ شاہد مقصود آپہی
میری طرح جو عشق مین اپنا مٹائے دل

محروم کرنہ مجھکو دیدار سے تو اپنے
رکھے حجاب ہم سے صاحب غیوکب تک

پائی سزا تو ہمنے بس عشق مین تمھارے
محفل سے اپنی مجکو رکھوگے دور کب تک

شاہد نہ کر بھروسا عالم مین تو کسی کا
بس ہے مراد رکھے میر اغفور کب تک

ہون ازل سے مبتلائے غوث پاک
اک زمانہ ہی فدائے غوث پاک

ہین چمکتے لب وہ ہین کیجیو تو غور
جب زبان پر نام لائے غوث پاک

کب ضیائے چشم سرمہ طور سے
گر ہو سرمہ خاک پائے غوث پاک

کیون نہووے چرخ پر عیسیٰ کو رشک
جب ملک کرتے ثنائے غوث پاک

دو جہان مین کیا ہی اوسکے بھاگ مین
جام وحدت جب پلائے غوث پاک

وہ حبیب مصطفیٰ اور ہی خدا
جو فدا ہو اولیائے غوث پاک

بھول جائے حسن یوسف شاہدا
گر جمال اپنا دکھائے غوث پاک

ردیف گ

دیکھو فلک پہ کس طرح شمس و قمر الگ الگ
روز او رشب جدا جدا شام و سحر الگ الگ

گلشن مین جاکے دیکھ تو ہر ایک گل کی رنگ و بو
ہر برگ و شاخ سبزوار ثمر و شجر الگ الگ

انسان کی شکل دیکھ تو ہر ایک کی طرز و گفتگو
قدرت خدا کی سربسر جسمین نگر الگ الگ

کعبہ مین جاتے حق پرست دیر مین جاتے بت پرست
شرک و کفر جدا جدا اور خیر و شر الگ الگ

شاہد خستہ نیم جان عشق مین تیرے بیگمان
چشم و ادا جدا جدا جادو نظر الگ الگ

جبکہ ہو حشر مین مرا انصاف
ہون گنا ہون سے اپنے شرمندہ
کر دے جلد ہی گناہ عفو مرے
تو غفور الرحیم و قادر ہے
حشر جسدن کو تیرا بر پا ہو

کیجیو خیر مین مرا انصاف
بس نہو حشر مین مرا انصاف
بس نہو دیر مین مرا انصاف
بسکہ ہو خیر مین مرا انصاف
نہ ہو اندھیر مین مرا انصاف

دل مین شاہد کے یہ تمنا ہے
نہ ہو بس دیر مین مرا انصاف

ردیف ق

آدم کے جود ر آیا اندر وجود حق
سجدے مین گر پڑے تھے آدم کو سب ملک
کر دے وجود اپنا مرشد مین تو فنا
چشم یقین سے دیکھلے خانہ خدا کو تو جب

موجود ھینے پایا اندر وجود حق
دیکھا کہ ہے سمایا اندر وجود حق
بیشک ظہور پایا اندر وجود حق
خود خاص گھر بنایا اندر وجود حق

شاہد دلیل کیا ہے اسکی بیان کر تو
وہ نفحہ جو آیا اندر وجود حق

ردیف ک

اے ماہ رخ یہ تیرے قائم یہ نور کب تک
پی کر شراب وحدت ہوتے ہین مست دائم
مشتاق دید تیرے مدت سے ہو رہے ہین
تجھ بن نہین ہی مجکو دن رات چین ملتی

دیکھین تو ناز پر تو کرتا غرور کب تک
یہ ہے شراب دنیا رہتا سرور کب تک
دیکھین تو جلوہ مجھ پر کرتا ظہور کب تک
فرقت مین مین تمھاری رہتا ہون دور کب تک

اُس چمن مین جو کہ ہین کلیان کھلین ۔ اوسکی بو سے بس گیا میرا دماغ
رنگ گل پر جو کہ ہی بُلبل فدا ۔ قدر کیا خوشبو کی ہو وے پیش زاغ

ماہ رو کا کیا نشان شاہد کہے
دل مین اپنے جو کہ ہے پایا سُراغ

ردیف ف

افسردہ جان و دل حزین آشفتہ حالان ایکطرف ۔ چون موج ہی لف عنبرین یا حسن خوبان ایکطرف
کیا تفرقہ دیکھو میان عالم مین کیسا ہی پڑا ۔ تبخانہ ہندوا ایکطرف کعبہ مسلمان ایکطرف
کیا عشق مین دل پر اثر ہونا تھا تیرا سخن ۔ عاشق زلیخا ایکطرف وہ ماہ کنعان ایکطرف
ہین جستجو ہی مین پڑے سب راہ مین تیری صنم ۔ قاضی و ملا ایکطرف صوفی و زندان ایکطرف
دن تو جدا ہی رات سے دن سے نہین ملتی ہی شب ۔ ہی ماہ انور ایکطرف خورشید تابان ایکطرف
پر اشک سے بڑھکر نہین ہو گرچہ وہ خون شہید ۔ ہی ابر باران ایکطرف چون چشم گریان ایکطرف

تو شربت دیدار سے شاہد کو اب سیراب کر
ہے آب حیوان ایکطرف چاہ زنخدان ایکطرف

کرلے پہلے تو اپنے دل کو صاف ۔ پھر تو دیکھے گا ماہ رو کو صاف
زنگ ہی جب کہ آئینے مین لگا ۔ دیکھ پاتا نہین وہ رو کو صاف
بغض و کینے کو کر دے دل سے دور ۔ نور ربی تو دیکھ ہر سو صاف
جو کہ حاسد ہین نور سے محروم ۔ نہین کرتے وہ اپنے دلکو صاف

صاف دل ہو بذکر حق شاہد
دل کے آئینہ مین دیکھ پھر اوسکو صاف

یا نبی مجکو نہو سکرات موت
آبرو رکھ لیجیو وقتِ نزع

مکر شیطان سے رہون محفوظ مین
آشنا احسان کیجیو وقتِ نزع

تم سوا کس سے کرون فریاد مین
مجکو تم مت بھولیو وقتِ نزع

ہو جہان مین بیکسون کے دستگیر
دستگیری کیجیو وقتِ نزع

آرزو شاہد کی ہے تم سے یہی
جلوہ خود دکھلائیو وقت نزع

ردیف غ

خال و خط سے ہین ماہ رو پر داغ
ہجر سے عاشقون کے دل پر داغ

ہے یہ لیل و نہار ابلق رنگ
مہر و ماہ سے ہوے فلک پر داغ

آتش عشق سے ہے جلتا دل
جا بجا پڑ گئے بدن پہ بہا داغ

رخ گلشن پہ جب خزان آئی
ہو عنادل کے دل پہ مضطر داغ

شمع محفل مین جبکہ ہو خاموش
کیون نہ پروانے کے ہو دل پہ داغ

درد ہجرِ غم پیمبر سے
سنگ اسود کے ہے جگر پر داغ

پہنا کعبہ نے ہی لباس سیاہ
ہجر نبوی سے ہی یہ اوس پر داغ

ہی یہ تاثیرِ عشق میرے کی
آہِ غم سے ہوے فلک پر داغ

شاہد اب ہند مین تڑپتا ہے
ہجر یثرب سے ہے یہ دل پر داغ

شہ نصیرِ خواجۂ روشن چراغ
شہر دہلی جن سے ہی بس باغ باغ

جسنے باغ چشت کی ہی سیر کی
اوسکو بھاوے کب بھلا جنت کا باغ

ردیف ط

حق نے نبی کو بھیجا اپنا نگار خط
جبریل لے کے آئے کیا پُر بہار خط

خلق خدا مین دعوت اسلام کی ہوئی
حکم نبی سے پہونچا شہر و دیار خط

اسلام و دین تمام اکملت جب سُنا
حضرت کے بعد رُکن خلافت کو چار خط

ہے آیۂ لولاک تری شان مین اوتری
افضل سبھی پہ جائے مدینہ بہار خط

شاہد کی آرزو یہی خالق سے ہے صدا
یثرب مین جاکے آپ کا دیکھون بہار خط

ردیف ظ

یا محمد مجھے رکھو محفوظ
آفتون سے مجھے رکھو محفوظ

بحر غم مین پڑی مری کشتی
اس بھنور سے مجھے رکھو محفوظ

فوج غم نے مجھے تو ہے گھیرا
اس بلا سے مجھے رکھو محفوظ

نار دوزخ سے تم بچا دیجیو
ہر بلا سے مجھے رکھو محفوظ

خالقا ہے یہ مطلب شاہد
ہول محشر سے بس رکھو محفوظ

ردیف ع

یا مصطفٰے البس آئیو وقتِ نزع
جلوہ مجھ پر کیجیو وقتِ نزع

مخبر صادق ہو تم خیر البشر
بس خبر تم لیجیو وقتِ نزع

یاد آتا ہے مجھے وہ وقت سخت
مشکل آسان کیجیو وقتِ نزع

تن سے میرے جبکہ ہو پرواز روح
رونق افزا ہوجیو وقتِ نزع

اس زمانے مین ہین سبھی حارص | جو کہ قانع رہے اوسے شاباش

رہ تو شاہد بدل انا الحق پر
دار پر جو کہے اوسے شاباش

ردیف ص

حمد حق کے لیے جہان مخصوص | نعت احمد مین ہی زبان مخصوص
نفع اعمی کو دے کہان مشعل | اہل ایمان کو ہی قرآن مخصوص
روز و شب کو تو مہر و ماہ عزیز | دل شیدا کو ہی بتان مخصوص
شمع و پروانہ جیسے ہین عاشق | حق ہین بلبل کی بوستان مخصوص
رونق بزم ہو جو تم ...... آؤ | واسطے تن کے جیسے جان مخصوص
اپنی تقدیر پر تو رہ شاکر | لقمہ کھانیکو ہی دہان مخصوص

شاہد اور رکھ اسے مت بھول
اہل ایمان کو ہے قرآن مخصوص

ردیف ض

ہمکو تو اپنے خالق برتر سے ہی غرض | دنیا مین مجکو بس اوسی لب سے ہی غرض
مستون کو میکدے مین ہی مطلب شراب سے | اہل غرض تو رکھتے توانگر سے ہی غرض
پروانہ جان نثار تو ہے روے شمع کا | بلبل کو بوستان مین گل تر سے ہی غرض
زاہد تو اپنے زہد پہ رکھتا ہے توقع | ہمکو تو اپنے شافع محشر سے ہی غرض

مدت سے تیری چاہ مین شاہد ہی تشنہ لب
محشر مین مجکو ساقی کوثر سے ہے غرض

عشقبازی مین جوکہ مرجائے
گور ہو اور کفن نہو ہزار افسوس

خانہ داری مین یہ ضرورت ہی
مرد ہو اور زن نہو ہزار افسوس

چرخ پر ماہ ہو نہو خورشید
رات ہو اور دن نہو ہزار افسوس

شاہدا دل مین گرچہ عشق نہو
ہو زبان پر سخن نہو ہزار افسوس

ردیف ش

پردے مین اودہر ہی یار خاموش
عاشق بھی ادہر ہی زار خاموش

محفل ہین جاکے بیٹھے جب ہم
سب چلدیے ہمسے یار خاموش

بلبل کو پھنسایا کیسا گل نے
کیا اوسکو ملا شکار خاموش

بلبل تو نکر یون شور و گریہ
ہین باغ مین گل و خار خاموش

ہو در پہ تمہارے تیرا عاشق
بیٹھا جو ہے اشکبار خاموش

کچھ جمع نہ کر تو مال کھالے
بیٹھے گا پھر زر پہ مار خاموش

ہے شہر خموشان جائے عبرت
سوتے ہین عزیز و یار خاموش

جاہل کا فریب کیسے کھائین
عاقل تو ہین ہوشیار خاموش

شاہد یہ مثال تیر افگن
پڑتی ہے نگاہ یار خاموش

عشق مین جو مرے اوسے شاباش
جملہ عالم کہے اوسے شاباش

صبر ایوب ہے بہت مشہور
جو مصیبت سہے اوسے شاباش

راست گوئی پہ جو رہے قائم
سارا عالم کرے اوسے شاباش

شاہد وہی ہے دلربا آیا ہے جسپہ دل
ایمان و جان و دل سے وہی ہدگمان عزیز

کیا حسینون سے رکھے دلمین نیاز
بے نیازی تری تو ہے مشہور
دل عاشق ہوا ہے کشتۂ ناز
تجھ سے رکھتے سبھی ہین دلمین نیاز

غیر کی طرح سن او خوگر عشق
جلد جاتی ہے شب وصل صنم
اپنی نظرون مین رکھ مجھے ممتاز
نہین کٹتی ہے شب ہجر دراز

کیا سکے خوب زندگی شاہد
سلے تا دم اگر ترا دمساز

ردیف س

ذکر کر بس خدا کے پاس انفاس
بس محمد کو کر تو اندر دم
ذکر ہے مصطفے کے پاس انفاس
ہے یہی اولیا کے پاس انفاس

ذکر اللہ ہو کا بس کر تو
مثل آئینہ ہو ترا دل صاف
ہے یہی مصطفے کے پاس انفاس
گر تو اہل صفا کے پاس انفاس

کر تو صلوٰا علیک شاہد ذکر
ہے یہی مرتضے کے پاس انفاس

عشق ہو گلبدن نہو ہزار افسوس
ہو میخانہ گر نہ ساقی ہو
ہو عنادل چمن نہو ہزار افسوس
جام ہو میلبن نہو ہزار افسوس

گر ہو بتخانہ بت پرست نہو
خلق مین گر حیا و شرم نہو
کعبہ ہو مومن نہو ہزار افسوس
تن ہو اور پیرہن نہو ہزار افسوس

ای دل عزیز ہر نبی لے مقتدای ہر ولی
در شان تو فضل خدا یا غوث الاعظم دستگیر

محبوب سبحانی توئی و غوث صمدانی توئی
ای قطب عالم اولیا یا غوث الاعظم دستگیر

ای غمگسارِ مونسان وی چارۂ دردمندان
ای حامی شاہ و گدا یا غوث الاعظم دستگیر

در بحرِ غم افتادہ ام بر من نگر درماندہ ام
از قید غم من کن رہا یا غوث الاعظم دستگیر

بغداد می باشد قریب از مرقدت زیارت نصیب
شاہد ہمین دارد دعا یا غوث الاعظم دستگیر

سلطان العارفین ہین مخدوم لعل پیر
مصباح عاشقین ہین مخدوم لعل پیر

حافظ فقیہہ عالم عامل فقیر کامل
سر تاج سالکین ہین مخدوم لعل پیر

وہ آل مصطفے ہین اولادِ مرتضیٰ ہین
شہدا کے بس نگین ہین مخدوم لعل پیر

وہ وارث انبیا ہین وہ زمرہ اولیا ہین
عالم کے مہ جبین ہین مخدوم لعل پیر

ابر کرم حقیقت دریاے معرفت ہین
خالق کے ہمنشین ہین مخدوم لعل پیر

درگاہِ فیض عالی آتے غریب موالی
کعبہ مراد دین ہین مخدوم لعل پیر

دیکھے جو پاک مرقد پاوے وہ اپنا مقصد
شاہد کے دل نشین ہین مخدوم لعل پیر

ردیف ز

رشید کے دل مین جلوہ حسن بتان عزیز
ہے چشم عنادل مین تو بس بوستان عزیز

تسخیر خلق کی تو بتاتا ہون مین یہی
کر دے تجھے جہان مین شیرین زبان عزیز

حب الوطن وہی ہے مرا جس جگہ صنم
طایر جہان مین رکھتے ہین جو آشیان عزیز

قصہ جہان مین غیر کا بھاتا نہین مجھے
رکھتا ہون دل سے عشق کی بس داستان عزیز

اے محی الدین ہمارے بے خبر ۔ اے مرے رب کے دلارے بے خبر

تم تو جان مصطفےٰ اجسم علی ۔ قبلہ و کعبہ ہمارے بے خبر

تم گل گلزار ہو باغ حسن ۔ عندلیب کردگاری سے بے خبر

تم چراغ سید بغداد ہو ۔ دل تو قربان جان نثارے بے خبر

تم تو بیشک لاڈلے ہو بوسعید ۔ ہو گئے اب ہم تمھارے بے خبر

ہذا قدمی ہے تمھاری شان مین ۔ ہر ولی کے تم ہو پیارے بے خبر

شاد دل شاہد کا ہو دیدار سے
تم تو میرے غمگسارے بے خبر

اے مرے محبوب الٰہی بے خبر ۔ تو ہے شان مصطفائی بے خبر

تم تو نور حیدر کرار ہو ۔ جان شاہ کربلائی بے خبر

خواجہ اجمیری کے ہو تم نور عین ۔ اے قطب نور خدائی بے خبر

جسم و جان و روح ہو گنجشکر ۔ اے مرے شیرین بقائی بے خبر

جان و دل میرا فدا کیونکر نہو ۔ تجھ مین ہی نور خدائی بے خبر

دلمین میرے بس گئی صورت تری ۔ تو ہی تو دیتا دکھائی بے خبر

درد دل کی دے دوا شاہد کو اب
جان میری لب پہ آئی بے خبر

ای جسم و جان مصطفےٰ یا غوث الاعظم دستگیر ۔ ای نور چشم مرتضیٰ یا غوث الاعظم دستگیر

نور حسن صاحب لوا نور حسین کربلا ۔ نور نبی با صفا یا غوث الاعظم دستگیر

ای گوہر عالی نسب ای شیر بطحا حسب ۔ ای سرور آل عبا یا غوث الاعظم دستگیر

واہ کیا نام خدا اسکے بنائی چادر
واہ کیا خوب ردا نور کے سانچے مین ڈہلی
آئی نبیون کے لیے خاص یہی تھی پوشاک
نور رحمت کی ردا پہنے ہی میرا معشوق
مُنہ کو چادر مین چھپا کر یہی ہمسے بولے
رُخ انور سے ترے شمس و قمر ہے روشن

واہ کیا صلِّ علی بڑہ کے اوڑھائی چادر
حضرت آدم کے لیے خلد سے آئی چادر
سارے ولیون نے بڑے فخر سے پائی چادر
دل عشاق کی آنکھون مین سمائی چادر
پوچھو موسیٰ سے جو اکبار اوٹھائی چادر
جل گیا طور جو تجلی کی دکھائی چادر

دیکھ شاہد تو ذرا چشم یقین سے اوسکو
کیفَ مدَّ الظِّل تو ہے عالم مین بچھائی چادر

رُباعی

محمّد دو عالم سراج مُنیر
اے شاہ عرب جلوہ برمن کنی

تو ئی رونق کل شئے قدیر
کند عرض شاہد مسکین و فقیر

یا رسول اللہ ہماری لے خبر
صدقہ شاہِ حیدر و حسنین کا
اے مرے شاہ مدینہ کر نظر
بحر عصیان مین پڑی کشتی مری
فوج غم نے ہر طرف گھیرا مجھے
عشق مین مجنون کی تھی جو یہ صدا

اے مرے حق کے دولارے لے خبر
مشکلین حل کر ہمارے لے خبر
ہجر مین مرتا تمہارے لے خبر
موج سے کر دے کنارے لے خبر
تم سوا کسکو پُکارے لے خبر
ہائے لیلی کر پُکارے لے خبر

روئے انور خود دکھا شاہد کو اب
اے مرے احمد پیارے لے خبر

ردیف ذ

بھاتی مجھے صنم کی ہو شیرین زبان لذیذ
پڑھتا ہو جب سُنانے کو دور قرآن لذیذ

قند و شکر نبات و شہد میوہ جات سے
افضل ہے مجکو شیرین ادا کی زبان لذیذ

دیر و حرم سے کام نہ مطلب ہو اور سے
آنکھون مین عاشقون کے ہو حسن بتان لذیذ

نظرون مین عاشقون کے ہو سب مال و ملک ہیچ
کیونکر نہو زلیخا کو ماہ کنعان لذیذ

پروانہ جو ہو عشق وہ رکھتا ہو شمع سے
آنکھون مین بلبلون کے ہو بس گلستان لذیذ

کرتی ہے تازہ روشنی چشم مریض کی
اوسکو مفید سبزہ و آب روان لذیذ

بھاتا نہین ہے عشق مین افسانہ غیر کا
شاہد مجھے ہو یار کی بس داستان لذیذ

ردیف ر

باغ مین یار نے پھولونکی بنائی چادر
بھینی خوشبو سے عنادل کو بھی بھائی چادر

چرخ پر دیکھو ستارونکی بنائی چادر
ماہ و خورشید کی عالم مین بچھائی چادر

واہ کیا صلّ علی خوب ہو رنگ مین ڈوبی
اہل اللہ کی آنکھون مین سمائی چادر

نظر آنے لگی اوسدم تو خدا کی قدرت
یار نے جب رُخ انور سے اُٹھائی چادر

خواجہ عثمانی روا عشق کے رنگ مین تھی رنگی
خواجہ اجمیر نے اُس رنگ مین رنگائی چادر

دیکھو عالم مین عجب دھوم ہو سامان عروس
خواجگان چشت کے مرقد پہ اُڑھائی چادر

یہ ردا احمد مرسل سے علی کو پہونچی
عیب پوشی کیلیئے خلق مین آئی چادر

شاہد ارمان بھلا اب مرے دل کے نکلین
اپنے محبوب کی تربت پہ چڑھائی چادر

جو پھرتے ہین فلک پہ ماہ و خورشید
تو ورکہتے ہجر سے داغِ محمدؐ

اُوڑے فرقِ گدا پر شاہ ہووے
ہما سے بڑھکے ہے زاغِ محمدؐ

جُدا اوس باغ سے آئے یہان ہم
جو لالہ دلپہ ہے داغ محمدؐ

تمنّاء وصل گر شاہد ہو تجکو
بہ فیض پیرا بلاغ محمدؐ

عاشقان در کوی جانان میروند
سینہ بریان دل فروزان میروند

بر درِ تجنانہ ہندو دیدہ ام
بر درِ کعبہ مسلمان میروند

عاشقان را قبلۂ و کعبہ بدل
سوئی یثرب چشم گریان میروند

ساقیا آباد باشد میکدہ
جملہ میخواران چو مستان میروند

ای طبیبِ دافعِ امراضہا
بر درت جملہ مریضان میروند

میروند پروانہا بر روے شمع
بلبلان سوی گلستان میروند

شاہدا عشق مجازی نزدبان
در حقیقی حق نمایان سے روند

اگر بر خود سے تیغ لا میزند
زہے تیغ الا لبتا می زند

زخمدار ابرو کند دلفگار
کہ جان را بناز و ادا می زند

چو حُسن بُتان پرتوِ نورِ حق
بذوقِ دلِ مبتلا می زند

چو رفتم سپئے دیدنِ دلربا
ز من چشم و شرم و حیا می زند

ز روز ازل سے کند جوشِ عشق
کہ شاہد بنورِ خدا می زند

برگ و شجر و بار مین جلوہ ہو اُسیکا
آتی ہو ہر ایک پھول سے خوشبوی محمدؐ

لولاک لما آئی تو ہو شان مین اونکی
شیدا تو خدا ہے قد دلجوی محمدؐ

اُس نور مجسم مین نہین سایہ کا تھا نام
وہ نور جسے خدا ہی بخدا روی محمدؐ

فردوس برین خلد برین باغ ارم بھی
جنت جسے کہتے ہو سو ہو کوی محمدؐ

واللیل کی تفسیر مین لکھا ہو یہ شاہد
اللہ نے قسم کھائی ہے گیسوی محمدؐ

والجود کرم ہو قد یکتاے محمدؐ
روشمس و قمر ہو رخ زیباے محمدؐ

انسان کی زبان لال کہان تاب ثنا کی
جب حق ہی ثنا خوان ہو سراپاے محمدؐ

پہلے سوا اک نور وہان اور نہ کچھ تھا
یان جلوہ خدائی کیلیے آئے محمدؐ

طی کرچکا وہ منزل مقصود دنی سے
ہو زیر قدم عرش معلاے محمدؐ

کب چشم ضیا کحل جواہر سے ہو شاہد
گر سُرمہ ملے خاک کف پاے محمدؐ

خدا گو نہ خدا شان محمدؐ
خدا بھی ہے ثنا خوان محمدؐ

صفت اوسکی کرو مین کس زبان سے
زبان جسکی ہو قرآن محمدؐ

ذبیح اللہ نے اوسکے دیکھ ابرو
کیا اپنے کو قربان محمدؐ

جیے مرمرے ہین سُنکر قم باذنی
ہے رتبہ کیا غلامان محمدؐ

تمنا ہے یہ شاہد روز محشر
میرا ہو دست و دامان محمدؐ

ہے بڑھکر خلد سے باغ محمدؐ
نہ کیون بلبل کو ہو داغ محمدؐ

به میخانهٔ آتش جوشش دادند — شرابی را به مستان آفریدند

برنگ زلف لیلی لیلائی — چو مجنون دل پریشان آفریدند

بده ساقی مئے و ساغر بنوشم — ترا فیض فراوان آفریدند

زلیخا را شده محبوب یوسف — محمدؐ دوست یزدان آفریدند

تماشاگاه عالم خویش کردند — به دانا عقل حیران آفریدند

درین عالم ترا عینین دادند — بدیدن نور سبحان آفریدند

بروی حسن خوبان ناظره کن — ترا اینست قرآن آفریدند

ای شاهد عشق داری همچو بلبل
ترا سیر گلستان آفریدند

ای دل خونچگان بگو صل علی محمد — بیشک و بیگمان بگو صلِّ علیٰ محمدؐ

بلبل خوشنوا بگو سوسن بینوا بگو — سبزهٔ بوستان بگو صلِّ علیٰ محمدؐ

غنچهٔ تنگدل بگو نرگس مضمحل بگو — لالهٔ ارغوان بگو صلِّ علیٰ محمدؐ

آب روان بجو بگو باد صبا بکو بگو — آتش و گل بجان بگو صلِّ علیٰ محمدؐ

ای فلک برین بگو وہ کرهٔ زمین بگو — خاطر عرشیان بگو صلِّ علیٰ محمدؐ

دشت بجادها بگو بحر بموجها بگو — ابر بگریهٔ بهیان بگو صلِّ علیٰ محمدؐ

شاهد نیمجان بگو تا به تن ست جان بگو
یعنی که هر زمان بگو صلِّ علیٰ محمدؐ

ای قبلهٔ عالم رخ نیکوی محمدؐ — هر روی خداوند جهان روی محمدؐ

انوار رخ پاک سے روشن ہے دو عالم — جو ہے رخ حق ہے رخ نیکوی محمدؐ

ہین یہ آثار اوسکے جنت کے
بندہ ہونیکی یہ علامت ہے

جو کہ رکھتا ہے زاہدی برزخ
بندگی سے ہے عابدی برزخ

شاہدا تو ہوا ب فنا فے الشیخ
ہے یہ صورت محمدی برزخ

سُنّہ مرا دل سے ہی شیدا سوئے دلدار کے رخ
خون دل سے ہی وضو کرتا ہون اُسکی تکبیر
اسمین حیرت نہین ہی عشق کی اوسکے تاثیر
نہ تو جنت کی تمنا ہے نہ دوزخ سے ہی خوف

یہی کعبہ یہی قبلہ ہے مرا یار کے رُخ
اور نماز عشق کی پڑہتا ہون سدا یار کے رُخ
دل سے شیدا ہی جو بلبل گل گلزار کے رُخ
آنکھین مشتاق ہین تکتی تے دیوار کے رُخ

واسطہ ایزدِ غفّار کا اے فخرِ مسیح
اک نظر دیکھ ذرا شاہد بیمار کے رُخ

ردیف د

بہ بیت حرم دل کہ نامش برد
اگر عشق داری درین پاک دل
ای باد صبا سوی یثرب وی
اگر بحرِ توحید قطرہ چشی

چو ملک سلیمان مقامش برد
بنورِ حقیقت عدلہ امش برد
سلامیکہ از من پیامش برد
ز میخانہ خود شیخ جامش برد

بیاموخت شاہد ہمین علم حق
ز عشقِ حدیث و کلامش برد

بجمال روی خوبان آفرید ند
ز عشق در دہان آفرید ند

تسبیح تو ہو رہی ہے ارض و سما مین کیسی
کرتا نہین لے غافل دل سے شمار تسبیح

پڑہتے ریا کی تسبیح ہین زاہد اور عابد
کرتے ہین اہل دانا دل مین شمار تسبیح

تسبیح زبان پہ جاری دلمین خیال باطل
کیا ہو مفید اُسکو گرچہ ہزار تسبیح

دیکھو چمن مین اوسکی تسبیح تو ہو رہی ہی
ہر شاخ و ہر شجر مین کیسی بہار تسبیح

ہون محو اسقدر مین یاد خدا مین شاہد
جو رگ ہی تن مین میرے ہو جاے تار تسبیح

یار نے بنسی بجائی کس طرح
مرد و زن کرتے دوہائی کسطرح

مثل بنسی ہو گیا سینہ مرا
کوک بنسی کی سُنائی کسطرح

گر پڑے بیہوش موسے طور پر
جب تجلی خود دکھائی کسطرح

ہر کی بنسی لحن داؤد بولتی
ہم سے اُس سے پھر جدائی کسطرح

ہمنے دیکھی کیسی کیسی نازنین
خاک مین صورت ملائی کسطرح

جان آتی جسم مین دل کھینچتی
لحنِ داؤدی سُنائی کسطرح

جی مین اپنے سوچتا شاہد یہی
ہر کی بنسی تن مین آئی کس طرح

ردیف خ

جسکو حاصل ہو مرشدی برزخ
ہے وہ بیشک محمدی برزخ

اسی برزخ مین سارا عالم ہے
بنی آدم کی سرمدی برزخ

اسی برزخ مین ہی صنم دیکھا
جسکو دیکھا ہی احمدی برزخ

رکھ نہ ہرگز تو خود دوئی دلمین
ورنہ دوزخ مین ہو بدی برزخ

نہ روح الامین اور نہ مرکب بُراق
وہ خود سوے اللہ جاتا ہے آج

عبث تشنہ شاہد نہو حشر مین
نبی جام کوثر پلاتا ہے آج

پہونچا مرا محبوب جو بنکر شب معراج
رونق تھی عجب چرخ کے اوپر شب معراج
کہتے تھے سبھی خلد مین حوران بہشتی
کس دھوم سے آتے ہین پیمبر شب معراج
موسیٰ بھی وہان بھول گئے طور تجلّی
دل و جان سے فدا ہو گئے اُنپر شب معراج
عیسیٰ نے کیا مہر کو اُن پر سے تصدق
گردون نے کیے تارے نچھاور شب معراج

بخشش ہوئی امت کی خدا سے سن اے شاہد
مقبول دعا ہو گئی سرور شب معراج

دردِ فراق سے نہین دل کو قرار آج
میری ہو زندگی ہو اگر وصل یار آج
کیونکر قرار آئے مرے دل کو اے صنم
صورت پہ تیری دیکھی ہے دونی بہار آج
تیرے تو دام زلف مین آکر پھنسا ہے دل
کیونکر رہا ہو دل تو ہوا ہے فگار آج
پھر شکار نکلا ملا راہ مین صنم
ترچھی نظر سے کر دیا مجکو شکار آج
جس جس کو دیکھنا ہو بیانپر وہ دیکھلے
تجھ پر جمال نورِ خدا آشکار آج
منصور کی طرح سے ترا عشق ہے بنجھے
گر کفر ہو تو کھینچیو مجکو بھی دار آج

شاہد جہان مین کسلیے غافل ہے عشق سے
ہو بوستان مین گل پہ ہے بلبل نثار آج

ردیف ح

لیتا ہون نام تیرا لیل و نہار تسبیح
گلشن مین کر رہے ہین ہر گل و خار تسبیح

جان و دل تجھ پر فدا ہی مال کیا | راہ حق مین سر ہی حاضر الغیاث

دید کا وعدہ ہے تیرا حشر مین
اسلیے شاہد ہے مضطر الغیاث

مومنین سنتے ہین بیان حدیث | عارفین دیکھتے ہین شان حدیث
جو شناور ہین بحر وحدت کے | گوہر معنے ہین بیان حدیث
کہین شیطان لعین خبیث اسکو | جو برا جانتا زبان حدیث
خاص نائب رسول ہین علما | ہین جو واقف فقہ قرآن حدیث
ہو مین منسوخ سب کتب اگلی | جب سے نازل ہوا قرآن حدیث
اُس سے بیشک رسول و حق راضی | جو کہ موافق چلا قرآن حدیث

اہل ایمان کو فخر عربی سے
شاہدا ہے یہ حرز جان حدیث

ردیف ج

خدا اپنی قدرت دکھاتا ہی آج | محمد کو اپنے بلاتا ہے آج
بشب خواب شیرین و روح الامین | ادب سے نبی کو جگاتا ہے آج
یہ کی عرض حضرت سے جبریل نے | مسند الامکان پر بلاتا ہے آج
مچی دھوم ملکوت و جبروت مین | کہ محبوب خالق کا آتا ہے آج
عجب شان و شوکت سی محبوب رب | در میم احمد اُٹھاتا ہے آج
خدا نے ہے جنت کا وعدہ کیا | خود اُمت کو مژدہ سُناتا ہے آج
گیا عرش و کرسی و محفوظ پر | گناہون کے دفتر مٹاتا ہے آج

نورِ اسلام عرب سے ہوا روشن کیسا — کفر کا نور جہان سے تو ہوا آجکی رات
مژدہ رضوان نے سُنا کھولی ہین فردوس کے در — درِ دوزخ پہ دیا قفل لگا آجکی رات

وقت میلاد ہوا معجزہ ظاہر شاہد
خانہ کعبہ مین ہر اک بت تھا گرا آجکی رات

مرے مرشد نے پائی ہی رسول اللہ کی صورت — مرے دل مین سمائی ہی رسول اللہ کی صورت
کہ تھی صورت جو احمد کی وہی صورت سمجھ حقکی — بنی آدم مین آئی ہی رسول اللہ کی صورت
فنا فی الشیخ مین پا وجود ڈھونڈے اُسکو وہ پاوے — اسی صورت مین پائی ہی رسول اللہ کی صورت
اَنَا مِنْ نُورِ حق جانو اُسی باعث سے ہی عالم — عدم سے ہمکو لائی ہی رسول اللہ کی صورت

نہین بے عشق کچھ ملتا تو کر شاہد یقین دل سے
کہ ہر صورت مین آئی ہی رسول اللہ کی صورت

رباعی

بے صنم لطف زندگانی نیست — بے الم شوق کامرانی نیست
شاہد اورا ندید ہر کہ بدہر — حاصل اورا بجاودانی نیست

ردیف ث

اے مرے خلاق اکبر الغیاث — سن مری بہر پیمبر الغیاث
جلد لا کر دے دوا مجکو طبیب — ہو رہا ہی درد دل پر الغیاث
ہجر سے میرے یہ ہی درد جگر — دفع ہو از وصل دلبر الغیاث
سوز دل سے سن مری فریاد کو — کر رہا ہون تیرے در پر الغیاث
جلد بر لا تو مرے دل کی مُراد — کردیا اورونکو خوشتر الغیاث

بر شاخ دل سوختہ گلہا ہمہ داغ اند
جز خاک نشینی بہ نہالم ثمری نیست

از گلشن کوے تو کجا بلبل ناشاد
پرواز نماید کہ او را بال و پری نیست

گاہے سوے من یار نہ فرمود نگاہی
از نالۂ من آہ نمایان اثری نیست

ہرگز ز دل خود سر بہبود ندارم
کانرا بسر و دست ز خود ہم خبری نیست

تنہا نگذارم دل ناشاد کہ اکنون
در راہ فنا جز لقبنایت خضری نیست

شاہد بگذار از رہ بتخانہ کہ آنجا
بے ناز و ادا صورت ہندو پسری نیست

خود بخود گم گشتہ ام شہرت مرا در کار نیست
خویشتن را یافتم حجت مرا در کار نیست

عشق را نازم کہ خود کالای ہستی سوختم
محو دیدار خودم فرصت مرا در کار نیست

حشمتم گم گشتگی و صولتم خود رفتگی
خاکساری جوہرم رفعت مرا در کار نیست

دولت سرکار عشق اکنون ز دامم داغہا
دولت عشق تو دارم دولت مرا در کار نیست

وصلت من کثرتست و کثرت من وحدتست
آشنای یکتنم کثرت مرا در کار نیست

در جہان عشق مست خود بینی شب ہجران محو
خوگر عشق خودم حیرت مرا در کار نیست

شاہدا از عشق پرسیدم ز دل روزی بگفت
خود بخود گم گشتہ ام شہرت مرا در کار نیست

پیدا کعبہ میں ہوا نور خدا آج کی رات
بہر طواف حرم گرد پھرا آج کی رات

ذات احمد سے ہوا خانۂ کعبہ معمور
قبلۂ شام بھی مشتاق ہوا آج کی رات

عرش اعظم سے آئے فرشتے اکبار
باادب پڑھنے لگے صلّ علیٰ آج کی رات

پیدا اسکے میں ہوسے دبدبہ ایسا چھایا
جس سے کسریٰ کا محل جھکے گرا آج کی رات

نہ خلد کی خواہش ہے نہ ہی جاہ وحشم کی
مطلوب دو عالم نہین ہی یار سے مطلب

عابد کو تو ہے حشر مین تقوے کا بھروسا
شاہد کو ہی اُس ایزد غفار سے مطلب

واللہ ہے ہمین سیّد ابرار سے مطلب
عالم سے نہین کام ہمین یار سے مطلب

نہ دین کا طالب ہون نہ دنیا سے غرض ہے
ہمکو تو ہے محبوب کے دیدار سے مطلب

صدیقؓ و عمرؓ عادل و عثمانؓ غنی سے
کیونکر نہ رکھون حیدرؓ کرار سے مطلب

حضرت بلال حبشیؓ و خواجہ اویسؓ بھی
عاشق رسول تھے نہ کسی کار سے مطلب

محشر مین اپنے زہد پر زاہد تو ہے نازان
شاہد کو شفیع احمدؐ مختار سے مطلب

ردیف ت

خمر نوشان بر در میخانہ مست
بت پرستان بر در میخانہ مست

در وجودم ہست ظاہر شان او
امر ربّی تا لقبید خانہ مست

گر پرستی غیر حق کافر شوی
کفر از دل سوز شو مردانہ مست

گر بہ گلشن عشق دارد عندلیب
بر سر فانوس شد پروانہ مست

عاشقان کردند ہستی را فنا
از مئی وحدت شدہ مستانہ مست

من چگویم از نگاہ ناز او
من فدائی جلوۂ جانانہ مست

شاہدا بینی جمال ذوالجلال
بر جمال مصطفٰے شاہانہ مست

جز عکس رخت در دل زارم دگری نیست
جز نگہت زلفت بسرم ہیچ سری نیست

لاتقنطوا قول خدا سوی تو کردم چشم وا
جلوه کنی بر من شها از بهر شاه کربلا

ای سیّد خیر البشر بر حال شوریده نگر
بالطف کن بر من نظر ای خواجهٔ هر دو سرا

شاهد غریب و خسته جان از سوز دل اینک بخوان
بس صد صلوة و صد سلام بر روح پاک مصطفیٰ

ردیف ب

هر جا که رفتم یافتم ظل الٰهی آفتاب
در خویش دل بشناختم خانه خدای آفتاب

از عشق تو ظاهر شده نور محمد مصطفیٰ
از جلوهٔ نور رسل خلق خدای آفتاب

از پرتو حسنت نمودی خلق را عالم ظهور
از فرش تا عرش برین شد و ثنای آفتاب

عارفان را نیست حاجت کعبه و عرفات حج
در روی خوبان بنگری نور صفای آفتاب

از خود مرا کردی جدا با خود تماشا ساختی
کردی تماشا خلق را با مصطفای آفتاب

بس واحد و احمد توئی مشهود هم شاهد توئی
تو مرشد و هادی مرا هم رهنمای آفتاب

بلبل کو ہی دیکھو گل گلزار سے مطلب
پروانے کو ہی شمع کے رخسار سے مطلب

عاشق جو ہین اونکو کہان بھاتا ہی گلستان
محبوب کی گلیونمین خس و خار سے مطلب

بس چاہ مین یوسف کی زلیخا جو تھی ڈوبی
کب عاشق بدنام کو ہے عار سے مطلب

عقبیٰ کا نہ طالب ہون نہ دنیا کی طلب ہی
ہمکو تو فقط یار کے دیدار سے مطلب

دیکھو تو ہزارون ہین حسینان جہان مین
دل آیا جسپی پر اوسی دلدار سے مطلب

مطلوب مجھے قند و شکر کا نہین کچھ لطف
ہے یار کی شیرینی گفتار سے مطلب

بس تیغ شہادت کا طلبگار جہان ہے
ہمکو تو ترے ابرو و خمدار سے مطلب

دیر و حرم مین سب جگہ ہم ڈھونڈھ چکے ہین
جز دل ترا نشان تو پایا نہین جاتا

شاہد تھالے عشق مین ہو زندگی وبال
پر زہر اپنے ہاتھ سے کھایا نہین جاتا

مین راز اپنا کسے سناؤن نہین ہے ملتا حبیب میرا
یہ درد سینے سے جائے کیونکر نہین ہے ملتا طبیب میرا
عشق مین اوسکے خراب خستہ الم جدائی سے دل شکستہ
نظر مہر کی اگر ہو مجھپر فلک پہ چمکے نصیب میرا
جو گنج مخفی مین وہ چھپا تھا ہوا ایکایک ظہور اوسکا
وجود عالم مین دیکھ موجود وہ جانے دلبر قریب میرا
کبھی وہ رہتا ہے دور مجھسے کبھی وہ رہتا قریب مجھسے
ہر ایک شے مین وہی جھلکتا یہی ہے کہتا خطیب میرا

یہ زنگ دل سے ہو دور شاہد پھر آوے تجکو نظر وہ شاید
حریم کعبہ مین نور نازل ہے جلوہ کرتا حبیب میرا

محبوب رب العالمین سردار جملہ انبیا
سلطان ختم المرسلین وہی پیشوای اولیا
نور حدوث اولین نور ظہور آخرین
از ابتدا تا انتہا نور جمال کبریا
نور الہدی خیر الوری والشمس روی مرسلان
پشت پناہ اُمتان وی شافع روز جزا
ای نور چشم عاشقان وہی نور قلب عارفان
چون ماہتاب دو جہان ہی آفتاب حق نما
پی دید شوق لقای تو دل و جان مست فدای تو
قرآن ہمہ بہ ثنای تو وی راز دار ہل اتی
ہر سمت قبلہ من توئی ہر سوی کعبہ من توئی
ای جسم و جان من توئی وی نور چشم مرتضی

عشق مین بسکہ رکھ قدم اپنا ڈھونڈہ اس راہ مین صنم اپنا
ہون مین راضی مرضیِ مولا پئے تسلیم سر سے ہے خم اپنا
جھاڑون پلکون سے در بچھاؤن دل رکھ جو گھر مین مرے قدم اپنا
نہین مٹتا ہے حرف مبرم سے ہوتا ہے وہ جو ہے رقم اپنا

شاہدا اسکی کیا شکایت ہے
لکھ چکا جو کہ ہے قلم اپنا

نہو تو عشق مین ضامن کسیکا کسی کا دوست ہو دشمن کسیکا
قلوب المومنین عرشِ برین ہی ہلاتا کیون ہے دل مسکن کسیکا
نگاہِ یار تو جب سے پڑی ہی مجھے بھاتا نہین جتون کسیکا
مثال برق ہی تیری نظر تو جلا دیتا ہے دل خرمن کسیکا
تو اپنے حسن پر مت کر تکبر نہ دایم بس رہا جوبن کسیکا
نہ ہو گر حشر مین تیرا وسیلہ پکڑلے یان تو پھر دامن کسیکا

رہا کرتا ہے غم بلبل کو شاہد
ہمیشہ کب رہا گلشن کسیکا

اب ہم سے بار ہجر اوٹھایا نہین جاتا کیا جام وصل ہمکو پلایا نہین جاتا
ہی آگ تیرے عشق کی دلمین بھڑک رہی پھر دل جلے ہوے کو جلایا نہین جاتا
غیرون کے تم گھرون کو تو آباد کرتے ہو یہ گھر گرا ہوا ہے بنایا نہین جاتا
قاتل نے مجکو قتل کیا مثل کربلا دشمن کسیکا ایسا بنایا نہین جاتا
مرے تو اشتیاق مین رہتی ہی چشم وا چہرے سے اپنے برقعہ اٹھایا نہین جاتا

رَبِّ ارنی کہکے موسیٰ گر پڑے
جلوہ ہوتے طور سارا جل گیا

حضرت آدم کو رتبہ تب ملا
خاک مین جب نور احمد مِل گیا

شاہد ہمکو فخر ہی کونین مین
جب سے احمد حق کا پیارا مل گیا

دلبرون پر دل تو میرا آگیا
حسن خوبان دل کو میرے بھا گیا

عشق کی گرمی سے دلمین نور ہی
مثل گل کے دل مرا کھِلا گیا

اک نگاہ ناز سے دیکھا مجھے
مُرغ بسمل کی طرح تڑپا گیا

جمع تھے اغیار اوسکی بزم مین
میرے جاتے کیون صنم شرما گیا

راحت و تکلیف ہی انسان کو
عسر یسرا جو کہ وہ فرما گیا

رات دن رہتا ہے شاہد بیقرار
جب سے صورت وہ مجھے دکھلا گیا

مرشد نے ہمکو نکتۂ وحدت بتا دیا
سارے جہان مین یار کا جلوہ دکھا دیا

نقشہ تمھارا دل مین مرے جم گیا جناب
نا گہ تمھارے عشق نے سبکو بھلا دیا

اسرار احمدی سے ہی واقف کیا مجھے
ہر شی مین اپنا یار نے جلوہ دکھا دیا

بے مے پیے ہم آپہی نشے مین چور ہین
جب سے کہ اپنا جام محبت پلا دیا

پایا مزا زبان پہ شراب طہور کا
دل آئینہ سے زنگ کو بالکل چھوڑا دیا

مثل حباب زندگی دنیا ہی بے ثبات
اگلون کو زیر خاک مین کیسا ملا دیا

شاہد نے تیری زلف سیہ جب سے دیکھلی
زنجیر میرے پیر مین گویا پنھا دیا

سقا ہم رہیں دنیا مین اس شاہد کو ہو حاصل
اگر ہو لطف شاہانہ جناب شاہ مینا کا

مری آنکھون مین پھرتا ہی جمال شاہ باصر کا
مرے دل مین تو بستا ہی جمالِ شاہ باصر کا

وجہ اللہ کے معنی ہمین سمجھے ہمین بوجھے
کہ جب سے ہمنے دیکھا ہی جمالِ شاہ باصر کا

جہانمین غور کر دیکھا کہ جو کچھ ہو تمھین تم ہو
دوئی دل سے مٹاتا ہی جمالِ شاہ باصر کا

فدا یسین قلندر ہون غلام قدرت اللہ ہون
عجب قدرت دکھاتا ہی جمالِ شاہ باصر کا

کرو دیدار سے اپنے مشرف اب تو شاہد کو
زبس مشتاق رہتا ہی جمالِ شاہ باصر کا

از نور خدا جلوۂ انسان شدہ پیدا
در خلق جہان صورت جانان شدہ پیدا

ہر کس بجہان با تن عریان شدہ پیدا
آخر بکفن چہرۂ پنہان شدہ پیدا

نو ماہ فلک از خم ابروے تو پیدا
از پاک رخت مہر درخشان شدہ پیدا

شرمندہ گہر در صدف ست از در دندان
وز لعل لبت لعل بدخشان شدہ پیدا

دیوانگی و وحشت عاشق نہ ز دل شد
از دست جنون چاک گریبان شدہ پیدا

در حسرت چہ کنم از دہن آن جان جہان را
ایمان مرا آن شہ خوبان شدہ پیدا

شاہد تو درین عصر بجز عشق چہ گفتی
الہام ز غیب آمدہ دیوان شدہ پیدا

وہ پری رو جو یکایک مل گیا
مثل غنچہ دل ہمارا کھل گیا

ایک نگاہ ناز سے بسمل کیا
تیغ ابرو وار دل پر چل گیا

تجھ مین ایسا ہے جمال دلربا
مثل غنچہ دل تو میرا کھل گیا

جمالِ حُسن گیتائی باعجازِ مسیحائی
جسے دیکھو وہ مرتا ہی شہ قتال راجو کا

جمالِ احمدی اونمین کہ شانِ حیدری اُنمین
کہون کیا رُتبہ اعلی ہو شہ قتال راجو کا

جسے چاہا اس عالم مین کیا ابدال اک دم مین
کہ شاہد نام لیتا ہے شہ قتال راجو کا

جہانمین رنگ پھیلا ہی شہ مخدوم سارنگ کا
جسے دیکھو رنگیلا ہی شہ مخدوم سارنگ کا

دورنگی سے چھڑاتا ہی وہ یکرنگی دکھاتا ہی
مجھے یہ رنگ بھاتا ہی شہِ مخدوم سارنگ کا

وہ بے رنگی کو رنگ دیتا جو آتا بزم رنگین مین
وہی یکرنگ یکتا ہی شہِ مخدوم سارنگ کا

وہ سچنہ رنگ رنگتا ہی دورنگی سی چھڑاتا ہی
نہ رنگ وہ خام رنگتا ہی شہِ مخدوم سارنگ کا

مُرے تن من کو رنگدے تو سراسر جو ترا رنگ ہو
وہ شوخی رنگ رنگتا ہی شہ مخدوم سارنگ کا

مئی اُلفت کا دے ساغر کہ ہل شاہد کا ہو مطلب
جہانمین فیض پہونچا ہی شہ مخدوم سارنگ کا

جسے دیکھو ہی مستانہ جنابِ شاہ مینا کا
رہے آباد میخانہ جنابِ شاہ مینا کا

جو چشمہ فیض چشتی کا جہانمین اُنسے ہی جاری
عجب ہی فیض استانہ جنابِ شاہ مینا کا

اودھر سے جو ادھر آئے جمال مصطفے دیکھے
ہو رشید امثل جنانہ جنابِ شاہ مینا کا

اگر خاک درِ مینا لگائے چشم بینا ہون
یہ سرمہ طور فیضانہ جنابِ شاہ مینا کا

کیا حق نے ازل سے قطبِ عالم اولیا پیدا
جسے دیکھو ہی دیوانہ جنابِ شاہ مینا کا

شمع عرفان اونکی بزم کی تا حشر ہو روشن
فدا ہون مثل پروانہ جنابِ شاہ مینا کا

جسے پینا ہو پی لے بس ہے میخانہ حضرت سے
کہ ہی لبریز پیمانہ جنابِ شاہ مینا کا

صفی ور سعد مینا سے خدا کرتا ہی حل مشکل
جو لیتا نام یا کانہ جنابِ شاہ مینا کا

در سلطان پہ گر جائے جمال حق نظر آئے
جو نعمت چشت کی چاہے وہ دہلی جا کے بس لائے
جو آیا فیض کو پہونچا نظام الدین عالی کا
کھلا رحمت کا دروازہ نظام الدین عالی کا

نہین ہے خوف شاہد کو گنہ سے روز محشر مین
وسیلہ جو کہ ہے پایا نظام الدین عالی کا

چراغ عالم مین روشن ہی نصیر الدین دہلی کا
چمن وحدت مین جو گئے وہین وہ مست ہوجائے
کرین ادنی سے وہ اعلی کرین خورشید کو ذرہ
خطاب حق سے ملا خواجہ ہوے مخدوم کے راجہ
بہار خلد گلشن ہی نصیر الدین دہلی کا
عجب شجرون پہ جوبن ہی نصیر الدین دہلی کا
جہان مین فیض روشن ہی نصیر الدین دہلی کا
کہ جنت مین تو مسکن ہی نصیر الدین دہلی کا

تمنا ہی یہ شاہد کو ترا محشر مین درشن ہو
مرا تو دست و دامن ہی نصیر الدین دہلی کا

بڑا عالم مین شہرا ہی جلال الدین بخاری کا
وہ خاص آل پیمبر ہی وہی اولاد حیدر ہی
وہی باغ سیادت ہی وہ نخل سر وحدت ہی
جوان شجرونکی شاخین ہین تمام عالم مین پھیلی ہین
جو شجرہ خاص انکا ہی محمد سے وہ ملتا ہے
جسے دیکھو وہ شیدا ہی جلال الدین بخاری کا
وہ نور خاص زہرا ہی جلال الدین بخاری کا
کہ ہر ہر شاخ میوہ ہی جلال الدین بخاری کا
جو آتا پھل وہ کھاتا ہی جلال الدین بخاری کا
یہی میرا وسیلہ ہی جلال الدین بخاری کا

بس اب شاہد جو خوشدل ہی اسی شجرے مین داخل ہی
ہر اک شجرے سے ملتا ہے جلال الدین بخاری کا

جسے دیکھو وہ شیدا ہی شہ قتال راجو کا
اک عالم ہی فدا انپر جسے دیکھو وہ ہی مضطر
وہ حسن حیرت افزا ہی شہ قتال راجو کا
مرے سر مین تو سودا ہی شہ قتال راجو کا

کہون کیا درجہ اعلی ہے معین الدین چشتی کا

فلک پر جو کہ چمکا ہے قطب اقطاب کاکی کا
جو سعد اکبر ستارا ہی قطب اقطاب کاکی کا

کہ مہر و ماہ و اختر ہا فلک پر جو چمکتے ہین
تو سب پر غالب آیا ہی قطب اقطاب کاکی کا

دو عالم کو وہ بھولا ہے مئی میخانہ حضرت سے
پیا جسنے پیالہ ہے قطب اقطاب کاکی کا

فدا ہون خواجہ ہارونی معین الدین اجمیری
جہان مین فیض پہونچا ہی قطب اقطاب کاکی کا

بجھے کب نور اللہ کا اگرچہ ہے جہان سارا
چراغ چشت جلتا ہی قطب اقطاب کاکی کا

کیا حق نے قطب اپنا ازل سے اولیا پیدا
جسے دیکھو وہ شیدا ہی قطب اقطاب کاکی کا

مئی وحدت کا بھر کر جام دے شاہد کو ہوئے کام
یہی میخانہ پورا ہے قطب اقطاب کاکی کا

بھرا وحدت سے میخانہ فرید الدین بابا کا
جسے دیکھو ہی مستانہ فرید الدین بابا کا

شراب چشت نعمت ہی جو پیتا اُسپہ جمت ہے
جسے دیکھو ہی دیوانہ فرید الدین بابا کا

جو بیعت چشت مین آئے وہ دولت سرمدی پائے
ہوا اس نعمت کا شکرانہ فرید الدین بابا کا

وہ خطۂ پاک من ہی بہار خلد گلشن ہی
کہ ہے دربار شاہانہ فرید الدین بابا کا

کرے کیا وصف شاہد اب کہ ہی دل عالم سب
ہی جنت جسکا استانہ فرید الدین بابا کا

جہان مین نام ہی پیارا نظام الدین عالی کا
جسے دیکھو ہوا شیدا نظام الدین عالی کا

ازل سے حق نے دی خوبی ہی انکین شان محبوبی
کہون کیا درجۂ اعلی نظام الدین عالی کا

جو بیعت چشت مین آئے ہوا وہ خلد کی کھالے
بہار خلد ہی کوچہ نظام الدین عالی کا

دل و جان سے مین قربان ہون معین الدین قطب الدین
فرید الدین بابا کا نظام الدین عالی کا

محشر مین زاہدون کو بھروسا ہو زہد پر
مجھکو تو آسرا ہے مدینہ رسول کا

پائی نجات آدم و حوا نے اوس گھڑی
جب نام لے لیا ہے مدینہ رسول کا

شاہد مریض عشق مین اونکے ہو خستہ دل
بیمار کی دوا ہے مدینہ رسول کا

کیون نہون بس مین دیوانہ یار کا
مبتلا ہے اک زمانہ یار کا

چشم مخمور نگاہ ناز سے
کیا ستم ہے دلربانہ یار کا

گنج گوہر مخفیا ہے یہ خبر
دل مین میرے ہی خزانہ یار کا

پان کی سرخی لبون پر بھا گئی
کس ادا سے مسکرانہ یار کا

تیر مژگان سے وہ کرتا ہو شکار
ہو گیا ہون مین نشانہ یار کا

بس نہین بھاتا ہے شاہد ذکر غیر
دل مین ہے ہر دم فسانہ یار کا

چمن وحدت کا پھولا ہو معین الدین چشتی کا
دل بلبل اُسکا شیدا ہو معین الدین چشتی کا

جو اس کوچے مین در آئے یہ فردہ مجھسے سن جائے
بہار خلد کو حسرت ہو معین الدین چشتی کا

جو اس گلشن مین آ دیکھا تو شجرہ چشت کا پھولا
ہر ایک پر شاخ میوہ ہو معین الدین چشتی کا

جو باغ چشت مین آئے وہی وحدت کا پھل کھائے
وسیلہ جسنے پایا ہو معین الدین چشتی کا

عجب رونق ہے روضہ پر جو دیکھے وان کوئی جاکر
سراسر نور جھڑتا ہو معین الدین چشتی کا

دریا قدین پہ جو آئے مرادین دل کی وہ پائے
جہان مین فیض پھیلا ہو معین الدین چشتی کا

برہمن شرک کو چھوڑے اور کافر کفر کو توڑے
جو دل سے نام لیتا ہو معین الدین چشتی کا

اے شاہد جو کہ چلتے ہین وہ سر اپنا جھکاتے ہین

دنیا ہی مین گناہ سے ہوتے جو سب بری
ہر فرد بشر کے لیے محشر نہین ہوتا

طائر خیال دل کو اُڑاتے یہان ہر ایک
پر حیطۂ توحید سے باہر نہین ہوتا

ممکن نہین جو طے کرے دریائے معرفت
کوزے مین گرچہ لائے سمندر نہین ہوتا

تیرے مریض عشق کو ہوتی نہین شفا
پروانہ کوئی عشق سے جانبر نہین ہوتا

عارض کا ترے عکس نہ پڑتا جو فلک پر
تابان کبھی خورشید منور نہین ہوتا

تقدیر کا لکھا ہوا مٹتا نہین **شاہد**
زائد تو اس سے بال برابر نہین ہوتا

تبرک سر پہ لے ایسے ولی کا
کہ جنت نام ہے جسکی گلی کا

نہو محشر مین اُسکو خوف ہرگز
جو رکھتا ورد ہے نادِ علی کا

دوئی کا حال کچھ مرشد سے پوچھو
تو واقف رمز ہو مخفی جلی کا

خدایا التجا میری ہی تجھ سے
کہ بر لا تو مرے مقصد دلی کا

نہین **شاہد** کو بھائے باغ فردوس
مقام اپنا تو ہے تیری گلی کا

کیا مرتبہ بڑا ہی مدینہ رسول کا
مقبول کبریا ہے مدینہ رسولؐ کا

کعبہ خلیل کا ہے سلیمان کا قبلہ ہی
یہ خاص گھر خدا ہے مدینہ رسولؐ کا

کعبہ کسی کا دیر کلیسا کسیکا ہی
مین نے تو رُخ کیا ہے مدینہ رسولؐ کا

ایمان پر وہی ہے کامل جہان مین
گر جان سے فدا ہے مدینہ رسولؐ کا

جنت کی آرزو ہے نہ حور و قصور کی
دل مین مرے بسا ہے مدینہ رسولؐ کا

کیا خوش نصیب اُسکے جو دیکھے مزار کو
بس جلوہ حق نما ہے مدینہ رسولؐ کا

یکایک وہ صنم ہمکو نظر کیت سجل آیا
تو فوراً جلوۂ جانان پہ میرا دم نکل آیا

تو خود دست حنائی سے ہزارون خون کر قاتل
تری نازک کلائی پر ہمارا دل نکھل آیا

عجب یہ عشق آفت ہی لگا دی آگ پانی مین
یہ کیا نہ سمجھے حسینون پر لگانا دل پھسل آیا

خزان آئی جو گلشن مین کرے فریاد یہ بلبل
نہ گل آیا ہی نخلون مین نہ ہم قسمت سی پھل آیا

ترے ملنے کی حسرت سے پھرا کرتا ہون خستہ دل
تپ فرقت سے تجھ بن تو ہمین اکدم نہ کل آیا

بروز حشر کچھ ہمکو نہین عصیان سے ہی خطرہ
جو ہی شافع وہ ہم سب کے لیے ختم رسل آیا

نہین امید اورون سے تو ہی بخشے جو شاہد کو
سیہ اعمال باعث ہون ترے در پر خجل آیا

گر عشق خدا باعث دلدار نہوتا
عالم کا کہین کچھ بھی تو آثار نہوتا

گر جلوۂ حق سے رخ دلدار نہوتا
والشمس جہانتاب نمودار نہوتا

وہ کاکل مشکین جو نہوتی رخ دلبر
دل عاشق بیدل کا گرفتار نہوتا

تو ماہ فلک پر تو نہوتا کبھی ظاہر
گر مہ جبین پر ابروِ خمدار نہوتا

وہ حسن دلربا نہ دکھایا مجھے تونے
کیونکر بھلا رسوا سر بازار نہوتا

گر عشق خدا کو جو نہوتا بس اے شاہد
محبوب خاص احمدِ مختار نہوتا

خالق کو جو اظہار پیمبر نہین ہوتا
یہ نقشۂ عالم کبھی ظاہر نہین ہوتا

محبوب اگر ساقی کوثر نہین ہوتا
عالم مین کوئی مست قلندر نہین ہوتا

یکتا تو ہی خدائی مین حق نے تجھے کیا
تم سا کوئی جہان مین ہمسر نہین ہوتا

پہچانتے اگر چہ پیمبر کی شان کو
ہفتاد دو ملت مین کبھی شر نہین ہوتا

خاکت اگر رسید بسرکار مصطفیٰ

ہو دید خدا جلوۂ دیدار مصطفیٰ
فرمان حق وہی جو ہی گفتار مصطفیٰ

اُسنے خدا کے نور کو دیکھا ہی بالیقین
دیکھا ہی جسنے جلوۂ دیدار مصطفیٰ

بیشک خدا کی راہ مین کامل شہید ہی
جو ہے قتیل ابروِ خمدار مصطفیٰ

جسنے گزارا جان کو حضرت کے عشق مین
اُسکو ملی حضوری دربار مصطفیٰ

ہوتی ادا ہی اُس جگہ عشاق کی نماز
محراب طاق ابرو خمدار مصطفیٰ

لیجائے گر طواف مدینہ مین جس گھڑی
قربان گرد روضۂ انوار مصطفیٰ

اُتنی کہان ہی مہر منور مین روشنی
جتنی ہی تاب جلوۂ رخسار مصطفیٰ

ہرگز نہ ہوتی ظاہر کونین مین خدائی
یہ سب ظہور باعث آثار مصطفیٰ

شاہد کو یہ جہان مین بیشک یقین ہی
محشر مین میرے ہونگے مددگار مصطفیٰ

وہ دلربا جو سامنے میرے نکل آیا
گویا کہ چرخ سے مہ نو نکل آیا

سجدے کیلیے آگے جو اُس بت کے گرے ہم
کہتے ہین وہ اسلام مین تیرے خلل آیا

وہ تیر مژہ کھینچ کے ابروے کمان سے
کس شان سے وہ قتل کو میرے نکل آیا

غیرون سے بے تکلفی کرتا ہی وہ صنم
پکڑا جو ہاتھ اُسکا تو ہمسے مچل آیا

تیرا تو عشق ہوگیا پروانہ سا مجھے
اُس شمع رخ صنم پہ مرا دل تو جل آیا

اے ماہ منور تری صورت کے ہو قربان
مانند چکور اُڑکے مرا دل نکل آیا

جب سے تمہارے عشق مین شاہد نے دل دیا
چون دیگ اب دل ہمارا ابل آیا

وہ چاند کی صورت نورانی وہ گوری چوڑی پیشانی
وہ کھلی نشانی ربانی وہ حبیب داور صلِ علےٰ
سلیے سے تھا وہ پاک بدن وہ عرق مین بوئے مشک ختن
وہ قند لبون مین سیب ذقن وہ دندان گوہر صلِ علےٰ
طٰہٰ یٰسین حق مین اون کے لولاک لما بس ہے جنکے
وہ رہبر وہادی ہین سب کے وہ ساقی کوثر صلِ علےٰ
وہ ذات ہین اونکی شان خدا نہین عرش برین کو ہو رتبہ ملا
کعبہ سے بڑھکر ہے اعلیٰ وہ قبر پیمبر صلِ علےٰ
آدم سے مسیح عیسےٰ تک نہین پہونچا کوئی نبی ابتک
نہ جن و بشر نہ حور و ملک بر خالق اکبر صلِ علےٰ

فرماتا خدا ہے آمنوا صلوا علیہ وسلموا
شاہد نہ بھول تو پڑھ اسے ہر شام و سحر صلِ علےٰ

چشمی کہ دید جلوہ رخسار مصطفےٰ
گردید نست نگہت گلزار مصطفےٰ
بنگر تراست دیدہ حق ہین اگر دلا
دیدار حق عیان ز دیدار مصطفےٰ
دامان آرزوئی جہان و جہانیان
پُر در نمودہ است گہربار مصطفےٰ
باشد دوئی بذہب دلدادگان حرام
رست از خیال غیر گرفتار مصطفےٰ
ہر کس بقدر منزلت خویش ہرہ یافت
از آستان منبع انوار مصطفےٰ
کی آرزوی سیر ریاض ارم کند
ہر کس کہ بار یافت بدربار مصطفےٰ

شاہد عجب مدار کہ اکسیر یان بر خد

نہ پایا کوئی تمھارا ہمسر جہان مین ہر اک دیار دیکھا

ہین جو کہ احمد شفیع محشر اور دین و دنیا کے ہین وہ سرور
تمام عالم کا ہے وہ شاہد اوسی پہ سب کو نثار دیکھا

ذکر ہر دم ترا رہتا ہو دکھا دے جلوہ اے مے ماہ لقا

ترے حسن خداداد پہ پڑھون صل علی یہی ہو میری صدا

تیرے دام محبت کا گرفتار ہون مین طالب دیدار ہون مین

دیکھ لے بھر کے نظر میری طرف بہر خدا یہی ہے مہر و وفا

تری ناز و ادا پر ہو مری جان قربان ای مرے جان جہان

مجھے تیغ نگاہ سے تو کرے قتل بجا نکلے ارمان بھلا

مجھ ایسے ترے سیکڑون مجنون ہین پڑے ہم تو ایک جانے تجھے

نقد دل تھا جو مرے پاس ہو گیا تجھ پہ فدا اب نہ کچھ پاس رہا

راز وحدت تو کھلا اُن پہ جو ہین نکتہ چین اور ہین اہل یقین
دیکھ شاہد تو ہر اک شی مین ہی شان خدا کہ سمایا ہر جا

وہ شکل مصفا مہر لقا وہ ماہ منور صل علے

وہ نور مجسم شان خدا وہ عاشق و دلبر صل علے

سلطان عرب وہ شاہ عجم وہ جان جہان قبلہ عالم

بشیر و نذیر فخر آدم وہ شافع محشر صل علے

وہ نور قدیم مظہر کل وہ شفیع امم وہ شاہ رسل

وہ مہر نبوت ختم رسل وہ جسم مطہر صل علے

تمنا ہے یہی شاہد کی یارب
اونھین کے ساتھہ ہو محشر ہمارا

جمال محمد دکھائے چلا جا
تجھے مست و مجنون بنائے چلا جا

نقاب اپنے رخسے اوٹھا اے صنم تو
نظر بھر کے جلوہ دکھائے چلا جا

مری چشم مشتاق تیرے لقا کی
تو پردہ دوئی کا اوٹھائے چلا جا

ترا نام ہرجائی کہتے سبھی ہین
نشان اپنا مجکو بتائے چلا جا

مجھے قتل منظور کرنا تجھے ہو
وہ خمدار ابرو ہلائے چلا جا

کھلین مجھپہ معنی مازاغ البصر کے
باندازِ چتون لڑائے چلا جا

نہ پرواہی لعلِ بدخشان کی مجکو
وہ شیرینی لب کو ہلائے چلا جا

گنہگار محشر ترا سنہ تکین سے
شفاعت کے لب کو ہلائے چلا جا

نہ کر دیر ساقی تو شاہد کے دل مین
مئے جام وحدت پلائے چلا جا

تمہارے کوچے مین ہمنے دلبر عجیب یہ باغ و بہار دیکھا
کہین پہ بلبل چہک رہی ہے کہین پہ گل کا سنگھار دیکھا

اسی سے عاشق تو جان بلب ہین جو نیم بسمل بخاک غلطان
نگاہ جادو کمان ابرو مژہ کو تیر دو سار دیکھا

گذر جو محفل مین اوسکی اپنا ہوا بشوق لقای جان بخش
مخاطب اغیار جو اوسکو پایا طرف سے اپنے غبار دیکھا

تمہاری صورت کے جاؤن قربان کہ جسپہ جلوہ ہے نور حق کا

عفو کردیگا گناہ میرے خداوند کریم ۔ شافع روز جزا جبکہ وہ سرور ہوگا

اہل عشاق کو وان خوف نہوگا ہرگز ۔ جلوہ یار سے ہر اک وہان خوشتر ہوگا

شور محشر مین یہی ہوگا کہ آتے ہین حبیب ۔ یہ بھی عاصی پئے دیدن وہان حاضر ہوگا

بحر رحمت نے ترے دھوئیے جامہ عصیان ۔ کیا کرم مجھپہ وہان خالق اکبر ہوگا

تشنہ لب حشر مین ہرگز نہ رہیگا شاہد
جب وہ امت کے لیے ساقی کوثر ہوگا

تری نظرون نے جو اکبار مارا ۔ تو عاشق کو وہین بیکار مارا

لگے نشتر رگ لیلی کے جسدم ۔ رگ مجنون او دھر سوفار مارا

عجب تو نے مئی وحدت پلاکر ۔ ادے آخر بروی دار مارا

وہ حسن دلربا اپنا دکھاکر ۔ مجھے تو نے سر بازار مارا

نہ کیونکر عشق ہو شاہد کے دل مین
دل بلبل گل گلزار مارا

وہ صلی اللہ علیہ انور ہمارا ۔ ہے فخر الانبیا سرور ہمارا

انا من نور فرماتے نبی ہین ۔ کہ چمکا نور ہے سب پر ہمارا

شب معراج یہ جبریل بولے ۔ تو بیشک ہادی و رہبر ہمارا

کہا جبریل سے اکدن نبی نے ۔ بتانے ہو کوئی ہمسر ہمارا

چھکادیگا ہر اک امت کو اسدن ۔ وہ مالک ساقی کوثر ہمارا

خدا کا جو نشان دیتے نبی تھے ۔ وہ جلوہ دیکھلے آکر ہمارا

نہ اٹھیگا ترے کوچہ سے عاشق ۔ جو دل سے جمگیا بستر ہمارا

جو تیرے عشق نے سبکو بھلایا
مری نظرون مین ہے تو ہی سمایا

تو ہی کعبہ مین تو ہی میکدے مین
جہان دیکھا وہان تجکو ہی پایا

تو ہی ظاہر مین اور باطن مین تو ہی
تو ہر شی مین مری نظرو نہین آیا

وصال یار کا ہوا وسکو ممکن
جو اپنے آپ کو بالکل مٹایا

جدا ہوتا نہین دریا سے قطرہ
اگر دریا مین ہے قطرہ ملایا

نہین قابو مین دل موسیٰؑ کے مانند
رخ انور سے جب برقع اوٹھایا

گدا سے بادشاہ تونے کیا ہی
ملک سے پھر گدا تونے بنایا

نگاہ لطف سے شاہد پہ کر تو
کہ یہ محتاج تیرے در پہ آیا

گر در جانان پہ جانا ہو گیا
اپنے مرنے کا ٹھکانہ ہو گیا

اک نگاہ ناز سے مارا اسنے مجھے
تیرا اوسدم مین نشانہ ہو گیا

بوے مشک عطار سے چھپتی نہین
جابجا تیرا ---- فسانہ ہو گیا

جب سے صورت حسن کی دیکھی تیرے
مثل مجنون مین دیوانہ ہو گیا

شاہدا بے عشق حق ملتا نہین
دل تو اپنا عاشقانہ ہو گیا

وہ دن آئیگا جب ہنگامہ محشر ہو گا
ہم گنہگارون کا عجب حال وہانپر ہو گا

نفسی نفسی تو کہینگے وہان ہر ایک نبی
امتی امتی احمد کی زبان پر ہو گا

عاشقون کے تو تمنا رہیگی دل مین
جلوہ فرمائیگا اوسدن مرا دلبر ہو گا

فرق اقدس پہ وہان تاج شفاعت کا دھرے
بخشش امت کیلیے میرا پیمبر ہو گا

بس حسن پر تو اپنے کرتا غرور کیون ہی
ہے آج تجپہ جوبن کل جائیگا سد ہانا

لیتا خبر نہین ہے او بیوفا تو میری
مدت سے یاد کرتا شاہد تو ہے بچارا

گلشن مین ہمنے رعنا گل یکتا تھی کو دیکھا
بلبل چہ خوشنوا دل شیدا تھی کو دیکھا

شریعت اور طریقت حقیقت کو کرکے طے
پھر بحر معرفت سے او چھلتا تھی کو دیکھا

غمزے سے اپنے تمنے مردے تو ہین جلائے
بیشک جہان مین ہمنے مسیحا تھی کو دیکھا

نابالغی سے اپنی آنکھین جب ہمنے کھولین
گریان وگاہ خاموش ہنستا تھی کو دیکھا

سجدے مین سب ملک گرے آدم کی تب سے
اندر وجود خاک چمکتا تھی کو دیکھا

دیر و حرم مین ہمنے پائی نہ شان وحدت
مرشد کی شان مین یہ جھلکتا تھی کو دیکھا

باغ جہان مین شاہد کیا رنگ وہ دکھاتا
سونگھا ہر ایک گل کو مہکتا تھی کو دیکھا

دار فانی مین نے مجھے کس لیے آباد کیا
پھر ترے عشق نے کیسا مجھے برباد کیا

کچھ عجب ناز سے بسمل کو کیا ہی زخمی
کیا ستمگر نے مجھی پر ستم ایجاد کیا

بے وفائی ہی سراسر کہ ہمین بھول گئے
اپنے اقرار سے مجکو نہ کبھی یاد کیا

شاد دل کرنے سے ملتا تو ہی حج اکبر
میرے دل کو تو کبھی تونے نہین شاد کیا

یاد تیری تو مرے دل مین رہا کرتی ہی
ہم نے کعبہ کو تری یاد سے آباد کیا

راز وحدت تو وہین کھل گیا مجھپر فوراً
جو کہ مرشد نے مرے کان مین ارشاد کیا

عشق جس دل مین ہی محبوب خدا کا شاہد
او سکو دوزخ سے خدا نے وہین آزاد کیا

تاثیر یہ دکھائی مرے دود آہ نے — پیر فلک کے رنگ کو نیلا بنا دیا
عاشق کا دل نہ توڑیو رنج و الم سے تم — دل کو خدا نے عرش معلی بنا دیا
کشتے کو زندہ کرکے دکھاؤ جمال کو — تجھکو تو ہے خدا نے مسیحا بنا دیا

احمد کے نور ہی سے ہوا خلق سب جہان
شاہد کو حق نے اسلیے شیدا بنا دیا

انسان میں جلوہ گر ہے آیا جمال تیرا — ترچھی نگہ سے پہلے پایا جلال تیرا
مرشد کی شکل جو ہے نقشہ محمدی ہے — گر رمز سے ہے واقف فہم و خیال تیرا
جو اہل معرفت ہیں انکو ہو قرب حاصل — جسکے دوئی ہے دل میں ملنا محال تیرا
پہلے خودی کو مٹیے ہستی کو پھر وہ دیکھے — منزل فنا کی طے ہو جب ہو وصال تیرا
وحدت کے غنچے دیکھو گلشن میں کھل رہے ہیں — ہر بو و رنگ و برگ و ثمر و نہال تیرا
ناز و ادا نے تیری چھینا ہی دل کو میرے — جاتا نہیں ہے میرے دل سے خیال تیرا

شاہد بے عشق وہ ہے عالم میں خشک زاہد
عارف کے جوش دل میں رہتا ہی حال تیرا

دل ہاتھ ہی سے جاتا کرتا جو تو نظارا — ناز و ادا نے تیرے بس ہائے مجکو مارا
آنکھوں میں دل میں جسکے پردہ پڑا ہوا ہو — پھر کب جمال دلبر دیکھے وہ آشکارا
مجکو غنا ہے حاصل کیا کام سلطنت سے — دل ہی مرا سکندر تن ہی مثال دارا
کب نور حق کو دیکھے جسکے خودی ہی دل میں — الفت میں تیری ہمنے ہستی کو ہی گذارا
محشر میں عاصیوں کے شافع تمھیں تو ہو گے — بیشک تمھارا اسدن ہمکو تو ہے سہارا
تیرے تو جاؤں صدقے قربان ہو نہیں تیرے — کونین میں تو سب سے محبوب ہی ہمارا

مین شہید ناز ہون اسی پر ستم
کیا قلم تقدیر سے کھینچیے گا
راز حق سے لوگ تو واقف نہین
کھولنے فصد آیا درد عشق مین
بعد مردن بھائیون یہ کیا کیا
ایک ہی دورے مین تیرے ساقیا

کیون گلو پر میرے خنجر رکھدیا
ہان ازل مین لکھکے دفتر رکھدیا
میرے دل مین نور اظہر رکھدیا
تونے کیون فصاد نشتر رکھدیا
میرے سینہ پر جو پتھر رکھدیا
جام وحدت ہم نے پی کر رکھدیا

لطف احمد دیکھا شاہد وہان
بس پلاکر جام کوثر رکھدیا

بازار محبت مین صنم آکے یہ بولا
مجمع عام مین وہ ناز سے بولا اک بار
صدق دل سے یہ ہر ایک شوقین ہوئے عشاق
اپنی میزان مین ہر ایک نے دل کو جو تولا اُسنے
واہی قسمت کہ جسکا ہو اپلہ ہلکا

میرے سودے کو یہان ہے کوئی لینے والا
کوئی عاشق ہو مرا ناز اوٹھانے والا
کوچۂ یار سے یان کون ہے پھرنے والا
دونون پلون مین کم و بیش کو دیکھا بھالا
ایسے سودے کو وہ ہرگز نہین لینے والا

شاہدا جانیو جسکا ہو اپلہ بھاری
جنس اعلی کا ہوا شوق سے لینے والا

یکتا خدا نے کوئی نہ تمسا بنا دیا
تمکو خدا نے نور کا پتلا بنا دیا
حور و پری کہے کہ فرشتہ کہے تھین
مجنون یہ دیکھ کہتا تھا آہو کی چشم کو

کہدے کوئی جہان مین کہ ایسا بنا دیا
یوسف کے مرتبے سے دوبالا بنا دیا
شمس و قمر ہو یا تھین زہرا بنا دیا
تسکین دل کے واسطے لیلےٰ بنا دیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

ہر شے مین اپنا یار نے جلوہ دکھا دیا
دل سے ہمارے غیر کا نقشہ مٹا دیا

بھاتا نہین مجھے جو وہ کرتا ہی ذکر غیر
ہم نے تو دل مین یار کا نقشہ جما دیا

وہ حسن دلربا ہی تمھارا جہان مین
لیلی دکھا کے اسلیئے مجنون بنا دیا

موسی کو کوہ طور پہ جب تجلی ہوئی
پھر رخ سے اپنے یار نے برقہ اوٹھا دیا

آرام و عیش سے وہان ملک عدم مین تھے
لا کر کے دام عشق مین ہمکو پھنسا دیا

دنیا کے میکدے مین تو سوتے تھے بیخبر
سوتے سے بسکہ یار نے ہمکو جگا دیا

بیت الحرم مین دیر مین جو کچھ رہی تو ہی
مومن کوئی جہان مین برہمن بنا دیا

اک دن تمھاری بزم کے دوری مین ساقیا
جام مئے توحید کا ہمکو پلا دیا

شاہد کے دل سے اسلیئے جاتی رہی دوئی
مرشد نے ہمکو برزخ صغرا بنا دیا

بار الفت اوسنے دل پر لکھدیا
ہر صدر مین بحر کو ہر رکھدیا

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون
کتاب شاہدی